



حضور انا محمد داود غزوی

حضور انا محمد اسماعیل سلفی

مسک
الحق حد
کادائی

لاہور
الحق حد

مرکزی جمعیت
الحق حد
پاکستان
کارتھال

جلد: 47 | ۸ تا ۱۴ جمادی الثانی ۱۴۳۷ھ 18 تا 24 مارچ 2016ء | شماره: 12

یہ دنیا عمر فاروق رضی اللہ عنہ... مراد فی سنیہ

شہادت
احسان الہی ظہیر
مدیرین تجھے گلشن کی فضا یاد کرے گی

اسلامی جمہوریہ پاکستان

پاکستان اور اسلام لازم و ملزوم،
یہاں لبرل ازم کی کوئی گنجائش نہیں۔

امیر محمد شاہ مجاہد

سوال اللہ

غیر مسلم مفکرین کا آپ کو خراج تحسین!



بھائی کی موجودگی میں بھانجے کا حصہ؟!

فضائی حادثہ میں ہلاکت.....؟!

جوڑوں کا صدقہ.....؟!

قرآن مجید
پیش رو

درس قرآن

جناب پروفیسر احمد رحمان

اعتدال کی اہمیت

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَكُنْ لَكَ جَنَّاتُ مَقْصُورَاتٍ مَّتَّوِيَّةً وَفَاكِهَةٌ كَالْشَّجَرِ مِنْ أَشْجَادٍ عَلَى الْغَابِثِ وَيَكُونُ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا﴾ (ال عمران: 143)
 ”اور اسی طرح ہم نے تمہیں ایک معتدل امت بنایا ہے تاکہ تم لوگوں پر گواہ بنو اور اور رسول ﷺ تم پر گواہ ہوں۔“

اسلام نے اپنے پیروکاروں کو حسن اخلاق کی جو تعلیم دی ہے اس میں ایک صفت اعتدال اور میانہ روی ہے۔ اسلام اس خاص صفت کی بدولت دوسرے ادیان اور مذاہب سے منفرد اور ممتاز ہے۔ اسلام اپنے ماننے والوں کو زندگی کے تمام معاملات میں افراط و تفریط سے بچنے اور میانہ روی اختیار کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ زندگی کا کوئی بھی گوشہ ہو چاہے وہ معیشت و معاشرت ہو یا رسوم و رواج، کھانا، پینا اور پہننا ہو یا خوشی، غمی کے اوقات ان سب معاملات میں میانہ روی کی تعلیم و تلقین کی گئی ہے۔ آیت مبارکہ میں بھی اسی بات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ یعنی اے امت مسلمہ کے افراد! آپ کا مذہب اور دین افراط و تفریط کے درمیان ایک راہ راست پر قائم ہے۔

عبادات میں میانہ روی کی مثال دعا میں آواز کو بالکل پست یا بہت بلند کرنے کی بجائے حکم ہوتا ہے:

﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافُتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا﴾

”تم اپنی نماز (دعا) میں نہ بہت زور سے پکارو اور نہ بہت ہی چپکے چپکے پڑھو بلکہ ان دونوں کی درمیانی راہ تلاش کرو۔“ (الاسراء)

چال ڈھال میں میانہ روی اختیار کرنے کا حکم دیتے ہوئے ارشاد ہوتا ہے:

﴿وَأَقْصِدْ فِي مَشْيِكَ وَاعْظُضْ مِنْ صَوْتِكَ ۚ إِنَّ أَنْكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ﴾ (لقمان)

”درمیانی چال چلو اور اپنی آواز دھیمی رکھو بلاشبہ سب سے بری آواز گدھے کی آواز ہے۔“

یعنی آپ کی چال نہ اتنی تیز ہو کہ اس میں متانت، سنجیدگی اور وقار باقی نہ رہے اور نہ اتنی سست ہو کہ ریاکاروں یا بیماروں کی سی بن جائے۔ اسی طرح آواز میں بھی اعتدال ہونا چاہیے نہ تو چیخ چلا کر بات کرو، اور نہ ہی بالکل دھیمی آواز سے بات کرو کہ سننے والے کو سننے میں دقت ہو۔ اسی طرح کھانے پینے، پہننے اور خرچ کرنے میں بھی اسراف و تبذیر کی بجائے درمیانی راہ اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ حد سے تجاوز کرنے منع کیا گیا ہے۔ اس لیے بحیثیت مسلمان ہمیں اسلام کے اس امتیازی وصف کو اپنی زندگی کے ہر کام اور عمل میں اپنانا چاہیے جس کے نتیجے میں تمام افراد معاشرہ کے لیے سہولت اور آسانی پیدا ہوگی۔

درس حدیث

جناب پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی

حسد کے نقصانات

[عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: "إِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ، فَإِنَّ الْحَسَدَ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ"۔] (ابوداؤد، ابن ماجہ)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”اپنے آپ کو حسد سے بچاؤ اس لیے کہ حسد نیکیوں کو یوں کھا جاتا ہے جس طرح آگ ایندھن کو کھا جاتی ہے۔“ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

دل کی روحانی بیماریوں میں سے ایک بیماری حسد ہے۔ حسد، بغض، عناد، کینہ، نفاق اور لالچ، ایسی چیزیں ہیں جو نقصان کے علاوہ کچھ نہیں دیتیں۔ اسی بنا پر رسول اکرم ﷺ نے ان سے منع فرمایا ہے۔ حسد کے بارے میں خاص طور پر فرمایا کہ اپنے آپ کو حسد سے بچاؤ اس لیے کہ حسد کی وجہ سے نیکیاں ضائع ہو جاتی ہیں جس طرح آگ لکڑی کو جلا کر راکھ بنا دیتی ہے۔ وہ راکھ کسی کے کام نہیں آتی، اسی طرح حسد کرنے والے کی نیکیاں بھسم ہو جاتی ہیں۔ حسد دل کی بیماری ہے جس کی وجہ سے حسد کرنے والا کسی کی بھلائی یا اس کی خوشی کو برداشت نہیں کرتا بلکہ خواہش کرتا ہے کہ یہ بھلائی اور نعمت اس سے چھین جائے اور مجھے مل جائے۔ بعض لوگ بلاوجہ کسی کی عزت و شہرت کو دکھ کر اپنے دل میں تنگی محسوس کرتے ہیں یہ حسد کی ایک شاخ ہے جس میں اکثر لوگ مبتلا ہیں۔

حسد کے مقابلے میں رشک ایک عمدہ خصلت ہے، کسی مسلمان بھائی کی عزت و تکریم دیکھ کر خوش ہونا نیکی ہے۔ اسی نوعیت کا حسد (رشک) کرنے کی رسول اللہ ﷺ نے اجازت دی ہے۔ فرمایا کہ دو قسم کے لوگوں پر حسد (رشک) کیا جاسکتا ہے: ایک وہ شخص جو علم حاصل کرتا ہے پھر اس علم کو آگے پھیلا رہا ہے اور دوسرے وہ شخص جس نے اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے مال کو اپنی ذاتی کاوش خیال نہیں کیا بلکہ اللہ کا فضل سمجھ کر اسے اس کی راہ میں خرچ کیا۔ اس طرح کے دو اشخاص قابل رشک ہیں۔ کسی کی عزت، دولت اور صحت کو دیکھ کر جل جانا اور دل میں تنگی محسوس کرنا اور یہ خواہش کرنا کہ یہ سب کچھ مجھے مل جائے، ناپسندیدہ فعل ہے۔

اسی لیے آپ ﷺ نے فرمایا کہ جاہ و حشمت کا طلب گار تباہ ہوا، درہم و دینار کا بندہ تباہ ہوا، کامیاب وہ شخص ہوتا ہے جو خالص اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے دین میں محنت کرے اور اپنے دل کو حسد، بغض، کینہ، لالچ اور عناد سے پاک کر لے، اس لیے کہ حسد کی وجہ سے تمام نیکیاں ضائع ہو جاتی ہیں۔

فرد قائم ربط ملت سے ہے.....!

اسلام میں اتفاق و اتحاد کی اہمیت اور عصر حاضر میں اس کی ضرورت و اہمیت سے ہر باشعور شخص بخوبی آگاہ ہے۔ آج اسلامیان عالم جن نازک پر خطر اور ناگفتہ بہ حالات سے دو چار ہیں ان کا تقاضا یہ ہے کہ وہ اسلام کی تعلیمات کے مطابق بنیان موصول بن جائیں۔ کیونکہ اسلام ہی ہماری قوت اور ہماری سربلندی کا سرچشمہ ہے۔ اس کے بغیر ہماری تمام کوششیں اور توانائیاں رائیگاں ہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ اختلافات جب بھی سر اٹھاتے ہیں مسلمانوں کو اسلام سے دور لے جاتے ہیں۔ اسلام دلوں کے قریب ہو تو ہمارے دل بھی قریب ہو جاتے ہیں۔ حقیقی بات یہ ہے کہ اسلام جس قدر اتحاد و یکا نگت اور بھائی چارے کا درس دیتا ہے اسی قدر ہم اس نعمت سے محروم ہیں۔ حالانکہ اتحاد و یکجہتی وقت کا اہم تقاضا ہے جس کے بغیر اپنے مسائل کو حل نہیں کر سکتے۔

آئیے! ذرا تاریخ کے اوراق پلٹ کر دیکھیں کہ اتحاد کے سبب ہم دنیا کے جلال و جمال کے کس طرح وارث بن گئے۔ دنیا جاتی ہے کہ ظہور اسلام سے قبل عالم انسانیت سیاسی معاشی معاشرتی اور مذہبی اعتبار سے مختلف طبقوں اور فرقوں میں بٹی ہوئی تھی۔ سیاست میں آمریت اور جور و استبداد کا دور دورہ تھا۔ معاشرت میں انسان اونچ نیچ میں تقسیم تھے۔ معاش میں امیر و غریب کا فرق اور ظالم و مظلوم طبقوں کا وجود قائم تھا۔ مذہبی عقائد پر مبنی فرقوں کی وجہ سے انسانیت مختلف اور متضاد گروہوں میں تقسیم ہو چکی تھی۔ قرآن پاک نے ﴿ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اِيْدِي النَّاسِ﴾ کہہ کر ان دیگر گوں حالات کی نشاندہی فرمائی ہے۔ آخر کار انسانیت کو ظلم کی اس تاریک اور طویل رات سے نجات ملی اور اسلام کی صبح جاں نواز امن و سلامتی انسانی وحدت اور اتحاد و یکا نگت کا پیام دلنواز لے کر طلوع ہوئی۔ آدمیت کو احترام و توقیر کی نعمت ملی۔ سیاست میں جبر و تشدد کی بجائے باہمی مشاورت سے معاملات حکومت طے پانے لگے اور ظالم حکمرانوں سے انسانیت کو نجات حاصل ہوئی۔ معاشرے میں کمزور و قوی کا فرق ختم ہوا اور عدل و انصاف کا دور شروع ہوا۔ معاشی طور پر ترجیح یافتہ اور مظلوم طبقوں کی غیر انسانی تفریق ختم ہوئی اور ہر مسلمان اپنے حق سے بہرہ ور ہوا اور واضح طور پر حکم آیا ﴿وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا﴾ کہ ”اے مسلمانو! تم اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور آپس میں فرقہ فرقہ نہ بن جاؤ۔“ پھر یہ بھی تنبیہ فرمائی کہ ”اے مسلمانو! تم مشرکوں کی طرح نہ ہو جانا جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور فرقہ فرقہ بن گئے۔“ اسلام نے تو ”سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لیں۔“ کا درس دے کر واضح کر دیا ہے کہ نجات انہی دو اصولوں میں ہے اور اتحاد بھی انہی پر قائم ہو سکتا ہے اور برقرار رہ سکتا ہے ﴿وَلَا تَفَرَّقُوا﴾ اور جدا جدا نہ ہو کہہ کر فرقہ بندی سے روک دیا گیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر مذکورہ دو اصولوں سے انحراف کرو گے تو تمہارے درمیان پھوٹ پڑ جائے گی اور تم الگ الگ فرقوں میں بٹ جاؤ گے۔“ (احسن البیان)

اسلام کا قرآن اول ہماری تاریخ کا عہد زریں ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عقیدہ و عمل کی بنیاد اللہ کی کتاب اور رسول اللہ ﷺ کی سنت مطہرہ تھی اور اسی پر متحد تھے۔ آج بھی اگر اپنے اختلافات ختم کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں کتاب و سنت کی طرف رجوع کرنا ہوگا۔ قرآن پاک کا یہی حکم ہے: ﴿فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ﴾ کہ ”اپنے متنازعہ امور کو اللہ اور اس کے رسول کی طرف لوٹا دو۔“ یعنی انہیں اپنا حکم تسلیم کر لو تو پھر تمہارے اختلافات ختم ہو جائیں گے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: (ترجمہ) کہ ”کتاب و سنت کو بیروی اختیار کرو تم گمراہ نہیں ہو گے۔“ آج ہمارے اختلافات کا سبب یہ ہے کہ ہم نے کتاب و سنت کی بجائے شخصیات کو اپنے فکر و عمل کا مرکز قرار دے لیا ہے۔ حالانکہ کتاب و سنت کو ہی اپنے فکر و عمل کا محور بنانے میں دین و دنیا کی فلاح و کامرانی کا راز مضمر ہے۔

اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ یہ دور انفرادیت کا دور نہیں اجتماعیت کا دور ہے جو اجتماعی کوشش و اجتماع جد و جہد اور اجتماعی عمل و کردار کا متقاضی ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ اسلام اور اہل اسلام کے خلاف سازش کرنے والی سامراجی طاقتوں کے نقابوں کو نوج کر پھینک دیا جائے لیکن یہ اس وقت ممکن ہے جب مسلمان ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو جائیں۔ اتحاد و اتفاق کو پوری طرح اپنالیں۔ دین کی ایک لڑی میں منسلک ہو جائیں ﴿وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا﴾ پر عمل پیرا ہو جائیں۔ تفرقہ بازی اور تنازعہ سے اجتناب کریں۔ ﴿رَحْمَةً بَيْنَهُمْ﴾ اور ﴿لِيُشَدَّ أَعْلَى الْكُفَّارِ﴾ کا نمونہ بن جائیں اور قرآن و حدیث کو مشعل راہ بنائیں۔ علامہ اقبالؒ نے کہا ہے۔

فرد قائم ربط ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں
موج ہے دریا میں اور بیرون دریا کچھ نہیں

مدیر اعلیٰ
بشیر انصاری
ایم اے

☆ رانا محمد شفیق خاں پسروری
☆ پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد

مجلس
ادارت

اس شمارہ میں

- 1 درس قرآن و حدیث
- 2 ادارہ
- 3 احکام و مسائل
- 4 اسلامی معاشرے میں یکجہتی اور اتفاق (خلیبہ)
- 6 رسول اللہؐ..... غیر مسلموں کے احترامات
- 10 سیدنا عمر فاروق..... مراد مصطفیٰ
- 11 مرد و زن کی مساوات..... فطرت کے معانی
- 14 علامہ احسان الہی علیہ رحمۃ
- 16 گائے کا گوشت
- 17 رد قادیانیت پر علماء اہل حدیث کی خدمات
- 19 سید محمد احسان شاہ فی ذمۃ اللہ
- 20 طلب و محنت
- 21 شعار اللہ کا مفہوم و مقصود
- 22 اخراج الجماعہ
- 24

ادارہ سے جملہ خط کتابت ایڈٹر کے نام
اور ترسیل زرینجر کے نام کی جائے

ہفت روزہ ”اہل حدیث“

چوک اہل حدیث (المعرفہ نئی چوک)

106، راوی روڈ لاہور۔ 54000

فون: 042-37725525 فیکس: 042-37720257
email: weeklyahlehadith@yahoo.com

بدل اشتراک

سالانہ	6000/- روپے
ششماہی	350/- روپے
بذریعہ دی پی	650/- روپے
بیرونی نمائند سے	6000/- روپے
فی پرچہ	20/- روپے

سینئر پروفیسر ساجد میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے لئے ”لٹریچر پرنٹ ان“ شاہ خالد ناؤن جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور سے چھپوا کر 106 راوی روڈ لاہور سے جاری کیا۔

پاکستان اور اسلام لازم و ملزوم ہیں یہاں لبرل ازم کی کوئی گنجائش نہیں۔ پروفیسر ساجد میر

مغرب سے زیادہ اسلام عورتوں کے حقوق کا محافظ ہے۔ نسواں بل نے اسلام کے عائلی نظام پر نقب لگائی ہے۔ مسترد کرتے ہیں۔ ملک کو سیکولر نہیں بنے دیں گے

امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ پاکستان اور اسلام لازم و ملزوم ہیں یہاں لبرل ازم کی کوئی گنجائش نہیں۔ مغرب سے زیادہ اسلام عورتوں کے حقوق کا محافظ ہے۔ نسواں بل نے اسلام کے عائلی نظام پر نقب لگائی ہے۔ اسے مسترد کرتے ہیں۔ ملک کو سیکولر نہیں بنے دیں گے، کسی ایک دینی جماعت نے بھی نسواں بل کی حمایت نہیں کی۔ دین اور دینی اقدار کے تحفظ کے لیے ہر قسم کی قربانی دیں گے۔ اس امر کا اظہار انہوں نے جامعہ سلفیہ کے فاضلین کے کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ اسلام کی فطرت ہے کہ اسے جتنا کوئی دبائے گا یہ اتنا ہی ابھرے گا۔ پاکستان اسلام کے نام پر بنا تھا اسکی بقا بھی اسلام میں ہے۔ دینی مدارس اسلام کے قلعے ہیں انہیں ہمسار کرنے والے خود مٹ جائیں گے۔ آج دشمن کو اتنا باریک بینی سے نہیں دیکھا جا رہا جتنا علماء کو دیکھا جا رہا ہے۔ نیشنل ایکشن پلان کے تحت زیادہ نشاندہ دینی طبقہ بنایا جا رہا ہے۔ آئے روز علماء اغوا ہو رہے ہیں۔ سیکورٹی اداروں کو کوئی پوچھنے والا نہیں، بعض سیکورٹی ادارے سول اتھارٹی سے بالاتر ہو چکے ہیں۔ پروفیسر ساجد میر نے علماء پر زور دیا کہ وہ تبلیغ اور دعوت کے میدان میں اعتدال کی راہ اپنائیں۔ انتہا پسندی اور فرقہ واریت سے اجتناب کریں۔ انہوں نے کہا کہ عمل کے بغیر علم وبال ہے۔ بعد ازاں میڈیا کے وفد سے گفتگو کرتے ہوئے انکا کہنا تھا کہ مذہبی جماعتیں ملک میں دینی اقدار کے تحفظ کے لیے ایک بڑی تحریک کا سوچ رہی ہیں اس مقصد کے لیے 15 مارچ کو منصورہ میں دینی قیادت کا مشاورتی اجلاس ہو رہا ہے۔ کنونشن سے مولانا عبداللہ ناصر رحمانی، مولانا ارشد الحق اثری، مولانا محمد یونس بٹ، مولانا عبدالعزیز علوی، پروفیسر یلین ظفر نے بھی خطاب کیا۔ اس موقع پر پنجاب اسمبلی کے منظور کردہ نسواں بل کو قرآن و سنت کے منافی قرار دے کر اسکے خلاف متفقہ قرارداد بھی منظور کی اور فوری طور پر بل کی واپسی کا مطالبہ کیا گیا۔

حقوق نسواں کے واعظوں کی چرچوں اور مندروں کو زیادہ ضرورت ہے۔ پروفیسر ساجد میر

امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ ہندوستان میں عورتوں کو خاوندوں کے ساتھ زندہ جلایا جاتا ہے لیکن کبھی مغربی میڈیا ہندو معاشرے کو خواتین کا دشمن قرار نہیں دیتا۔ آزادی حقوق نسواں کی ساری یلغار اور نزلہ اسلام کے خلاف نکلتا ہے۔ حقوق نسواں کے واعظوں کی چرچوں اور مندروں کو زیادہ ضرورت ہے۔ اسلام عورتوں کے حقوق کا سب سے بڑا محافظ ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے خواتین کے عالمی دن کی مناسبت سے اپنے بیان میں کیا۔ انہوں نے کہا کہ اسلام میں عورتوں کو وراثت سے محروم کرنا، عورت کو مارنا پیٹنا، عورت پر بے جا الزام لگانا، عورت کے مال پر قبضہ کرنا عورت کو بے جا طلاق دینا، عورت کی جبری شادی کرنا، عورت کو ونی کی جھینٹ چڑھانا، کاری کرنا اور اسکی شادی قرآن سے کرنے کی قطعاً گنجائش نہیں۔ عورتوں کو عزت و احترام دینے والا اسلام آج پوری دنیا میں مورد الزام ٹھہرایا جاتا ہے، جو مذہب عورت کے حق میں متعصب ہے اسے آج عورت کے خلاف متعصب سمجھا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایک سازش کے تحت این جی اوز نے بڑے پیمانے پر سماجی تبدیلیوں کے لئے کوششیں شروع کیں۔ پنجاب میں نسواں بل بھی اسی سلسلے کی کڑی ہے۔ مغرب زدہ این جی اوز چاہتی ہیں کہ پاکستانی عورت گھر سے باہر نکلے، برقعہ کو دور پھینکے، جم، بار اور کلب کی طرف رخ کرے، بیوٹی کنسرٹ میں حصہ لے اور پاکستانی معاشرے کو لبرل بنا دیا جائے۔ ہم پاکستانی معاشرے کو مغرب زدہ نہیں بننے دیں گے اور نہ ہی حقوق نسواں کے نام پر عورتوں کے حقوق پر ڈاکہ ڈالنے کی اجازت دی جاسکتی ہے۔

امسال حج پالیسی کا اعلان رواں مہینے کیا جائے گا قائمہ کمیٹی کا اجلاس 10 مارچ کو طلب کیا جائے گا

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے ناظم اعلیٰ اور قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی برائے مذہبی امور و حج کے چیئرمین ڈاکٹر حافظ عبدالکریم نے کہا ہے کہ حج پالیسی 2016 کا اعلان رواں مہینے کر دیا جائے گا اس مقصد کے لیے قائمہ کمیٹی کا اجلاس 10 مارچ کو طلب کیا گیا ہے۔ اس امر کا اظہار انہوں نے مرکزی دفتر 106 راوی روڈ میں حج آرگنائزر ایسوسی ایشن آف پاکستان (ہوپ) کے وفد سے گفتگو کرتے ہوئے کیا جس کی قیادت مرکزی چیئرمین ندیم شریف اور پنجاب کے چیئرمین شفیق کاشف نے کی۔ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم نے کہا کہ آئندہ سے قائمہ کمیٹی میں ہوپ کے نمائندوں کو بھی شرکت کی دعوت دی جائے گی تاکہ پرائیویٹ حج ٹور آپریٹر کے ساتھ مربوط پالیسی بنائی جاسکے۔ انہوں نے کہا کہ ماضی کے تناظر میں پرائیویٹ ٹور آپریٹرز کے طریقہ کار اور سہولتوں کی عدم فراہمی پر حکومت کو تحفظات ہیں۔ عازمین حج کی سہولتوں خصوصاً کرایوں میں توازن پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ حکومت سہولتیں دینے کے لیے تیار ہے۔ وفد میں ہوپ کے دیگر عہدیداران شفیق رفیق احمد، حاجی مقبول احمد، طالب حسین اور جمشید مسرت بھی شامل تھے۔

جناب
مولانا
حافظ
ابو محمد عبدالستار احمد
مرکز الدراسات الاسلامیہ

سلطان کالونی میاں جنرل نثار اقبال پاکستان
فون: 0300-4178626 - 065-2663317
Email: hammad3316@yahoo.com

احکام و مسائل

جوڑوں کا صدقہ

سوال

میں نے کسی حدیث میں پڑھا تھا کہ انسان کو اپنے جوڑوں کا صدقہ دینا ضروری ہے کسی قدر صدقہ دینے سے انسان اس سے بری الذمہ ہو جاتا ہے نیز زندگی میں ایک مرتبہ دینا ہے یا کہ ہر روز یہ کام کرنا ہوگا۔ وضاحت کریں؟

جواب

انسان پر اللہ تعالیٰ کی بہت نعمتیں ہیں اور اس کی ہر نعمت پر اس کا شکر ادا کرنا ضروری ہے۔ انسانی وجود بھی کئی ایک جوڑوں پر مشتمل ہے تاکہ انسان نقل و حرکت کر سکے اور کسی چیز کو آسانی سے پکڑ کر اس سے اپنی مرضی کے مطابق کام لے سکے اگر انسان کا وجود ایک تختہ ہوتا تو اسے کس قدر مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا؟ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت بڑی نعمت ہے اور اس نعمت کا شکر ادا کرنا بھی واجب ہے۔ اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ”انسان کے اندر تین سو ساٹھ جوڑ ہیں اس پر واجب ہے کہ وہ اپنے ہر جوڑ کے بدلے صدقہ دیا کرے۔“ (مسند احمد: ج ۵ ص ۳۵۴)

ایک دوسری حدیث میں صراحت ہے کہ یہ صدقہ ہر روز دینا ہوتا ہے۔ (ابوداؤد الطیوس: ۱۲۸۶)

رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نیکی کرنے کے بہت حریص تھے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اپنے جوڑوں کے بدلے ہر روز صدقہ دینے کی کون ہمت رکھتا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے مختلف کارہائے خیر کو اس صدقے کا بدل قرار دیا جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

- لوگوں کے درمیان عدل کرنا (بخاری: ۲۷۰۷)
- مسجد میں پڑا ہوا بلغم فتن کرنا (مسند احمد: ج ۵ ص ۳۵۴)
- راستے میں پڑی ہوئی اذیت ناک چیز مثلاً پتھر، کانٹا اور بڑی وغیرہ دور کر دینا۔ (بخاری: الجہاد: ۲۹۸۹)
- سہارا دے کر کسی کو سواری پر بٹھا دینا۔ (بخاری: الجہاد: ۲۸۹۱)
- کسی کا سواری پر سامان لا دینا۔ (بخاری: الجہاد: ۲۹۸۹)
- نماز پڑھنا، روزہ رکھنا اور حج کرنا۔ (ابوداؤد الطیوس: ۱۲۸۶)
- اپنے ملنے والوں کو سلام کہنا۔ (ابوداؤد الادب: ۲۳۳)
- نیکی کا حکم دینا اور بُرائی سے منع کرنا۔ (مسلم: المسافرین: ۸۴)
- خود کو شتر سے روکے رکھنا۔ (مسلم: الزکاة: ۵۵)
- اپنی بیوی سے ہم بستر ہونا۔ اس پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اللہ کے رسول! انسان اپنی نفسانی خواہش پوری کرے تو یہ کیسے صدقہ ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”بتاؤ اگر وہ یہ خواہش حرام جگہ پوری کرے تو کیا اسے اس پر گناہ ہوتا ہے؟ اسی طرح اگر وہ اسے حلال جگہ پوری کرتا ہے تو اس کے لیے اجر ہے۔“ (مسلم: الزکاة: ۵۳)
- اچھی بات منہ سے نکالنا۔ (بخاری: الجہاد: ۲۸۹۱)
- کسی کو راستہ بتانا۔ (بخاری: الجہاد: ۲۸۹۱)
- ایک دفعہ الحمد للہ کہنا، ایک دفعہ بحان اللہ کہنا، ایک دفعہ اللہ اکبر کہنا اور ایک دفعہ لا الہ الا اللہ کہنا۔ (مسلم: المسافرین: ۸۴)
- ایک دفعہ استغفر اللہ کہنا۔ (مسلم: الزکاة: ۵۳)

اس کی فضیلت بیان کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے جوڑوں کی تعداد کے مطابق اچھے کام کیے تو وہ اس طرح چلے گا گویا وہ خود کو دوزخ سے آزاد کر چکا ہوگا۔“ (مسلم: الزکاة: ۵۴)

رسول اللہ ﷺ نے اس امت پر احسان کرتے ہوئے مزید فرمایا: ”ان تمام امور کی جگہ جو انسان چاشت کی دو رکعت پڑھتا ہے وہ اس کے لیے کفایت کرتی ہیں۔“ (مسلم: المسافرین: ۸۴)

اس سلسلہ میں دو باتوں کو پیش نظر رکھنا ہوگا:

- اشراق کے دو نفل انسان کو فرض عبادات سے کفایت نہیں کریں گے فرض عبادات کو بہر حال ادا کرنا ہوگا۔
- چاشت کی ادائیگی سے بندے پر واجب شکر کا حق ادا ہو جاتا ہے مگر اس کو پڑھ لینے سے انسان مالی صدقات سے بری الذمہ نہیں ہو سکے گا۔
- جوڑوں کا صدقہ ہر روز ادا کرنا ہوگا اس لیے نیکی کے مذکورہ کام ایک دفعہ کر لینے سے کام نہیں چلے گا بلکہ انہیں ہر روز کرنا ہوگا۔ واللہ اعلم!

بھائی کی موجودگی میں بھانجے کا حصہ

سوال ہمارے ہاں ایک غیر شادی شدہ آدمی فوت ہوا اس کے والدین پہلے سے فوت شدہ ہیں اس کی دو بہنیں بھی پہلے فوت ہو چکی ہیں البتہ ان کی اولاد موجود ہے۔ مرنے والے کے صرف تین بھائی موجود ہیں۔ بہنوں کی اولاد میت کی جائیداد سے وراثت کی طلبگار ہے کیا انہیں شرعی طور پر کچھ ملے گا؟

جواب شریعت اسلامیہ میں وراثت کے متعلق حسب ذیل بنیادی اصول ہیں:

- ✽ صاحب ترکہ کی وفات کے وقت وہ زندہ موجود ہوں جو پہلے فوت ہو جائیں انہیں میت کے ترکہ سے کچھ نہیں ملتا۔
- ✽ میت کے قریبی رشتہ داروں کو حصہ دیا جاتا ہے قریبی قرابت داروں کی موجودگی میں دور والے عزیز و اقارب محروم رہتے ہیں۔
- ✽ تجہیز و تکفین، ادائیگی قرض اور نفاذ وصیت کے بعد جو کچھ باقی بچے اسے شرعی ورثاء میں تقسیم کیا جاتا ہے۔
- ✽ اس تمہیدی وضاحت کے بعد ورثاء کی حسب ذیل تین اقسام ہیں:

اصحاب الفرائض..... وہ ورثاء جن کے حصے کتاب و سنت میں متعین کر دیئے گئے ہیں۔ مثلاً میاں بیوی ماں اور بہن وغیرہ۔

عصبات..... میت کے وہ قریبی رشتہ دار جن کے حصے متعین نہیں ہیں بلکہ اصحاب الفرائض سے بچا ہوا ترکہ لیتے ہیں ان کی عدم موجودگی میں تمام ترکہ کے وارث بنتے ہیں۔ مثلاً بیٹا، بھائی وغیرہ

✽ وہ قریبی رشتہ دار جو اصحاب الفرائض یا عصبات میں سے نہ ہوں مثلاً ماموں اور خالہ وغیرہ۔ اگر کسی کا کوئی وارث نہ ہو تو ترکہ اسلامی حکومت کے بیت المال میں جمع ہو جاتا ہے۔ اگر شرعی بیت المال کا نظام نہ ہو تو ترکہ ان غریب رشتہ داروں میں تقسیم کیا جاتا ہے جو شرعی وارث نہیں ہیں۔

صورت مسئلہ میں میت کے بھائی اور بھانجے بھانجیاں موجود ہیں ان میں سے بھائی عصبات ہیں جو تمام ترکہ کے حقدار ہیں۔ ان کی موجودگی میں اس کی پہلے سے فوت شدہ بہن کی اولاد کو کچھ نہیں ملے گا۔ کیونکہ ان کا تعلق ذوی الارحام ورثاء سے ہے۔ وہ اس وقت وارث بنتے ہیں جب مقررہ حصے لینے والے اصحاب الفرائض اور عصبات وغیرہ نہ ہوں۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے ماموں کو اس وقت وارث بنایا ہے جب دوسرا کوئی وارث موجود نہ تھا۔ آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ”ماموں اس وقت وارث ہوگا جب کوئی دوسرا وارث موجود نہ ہو۔“ (ابوداؤد الفرائض: ۲۸۹۹)۔ واللہ اعلم!

فضائی حادثہ میں ہلاکت

سوال میرے چچا اور ان کے شادی شدہ بیٹے کی وفات ایک فضائی حادثہ میں ہوئی ہے بچا کی بہو اس کی وراثت سے حصہ مانگتی ہے جبکہ اس کی شادی کو چند ماہ ہوئے ہیں۔ قرآن و حدیث کی رو سے اسے کچھ ملتا ہے یا نہیں وضاحت فرمائیں؟

جواب ہم نے پہلے بھی لکھا تھا کہ کسی حادثہ میں فوت ہونے والے حضرات ایک دوسرے کے وارث نہیں ہوتے جبکہ ان کی اموات کے متعلق تقدیم و تاخیر کا علم نہ ہو بلکہ ان کے ورثاء جو زندہ ہوں وہ ان کے وارث ہوں گے جیسا کہ سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا: سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انہیں جنگ یمامہ اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے طاعون عمواس میں فوت ہونے والوں کے بارے میں حکم دیا کہ زندوں کو فوت شدہ کا وارث بنائیں اور ان کو آپس میں ایک دوسرے کا وارث نہ بنائیں۔“ (بیہقی: ج ۲ ص ۲۲۲)

اس روایت کے پیش نظر جو لوگ کسی حادثے میں ایک ساتھ ہلاک ہو جائیں مثلاً مکان کے نیچے دب کر یا آگ میں جل کر یا پانی میں ڈوب کر مر جائیں اور یہ معلوم نہ ہو سکے کہ کس کا پہلے اور کس کا بعد میں انتقال ہوا ہے تو وہ ایک دوسرے کے وارث نہیں بنتے اور نہ ہی ایک کی جائیداد سے دوسرے کو کوئی حصہ دیا جاتا ہے۔

صورت مسئلہ میں ایک فضائی حادثہ میں باپ بیٹے کی ہلاکت ہوئی ہے اور یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ بیٹے کا انتقال باپ کے بعد ہوا ہے تو بیٹا اپنے باپ کی جائیداد کا وارث نہیں ہو گا۔ جب بیٹے کو باپ کی جائیداد سے کچھ نہیں ملتا تو اس کی بہو کو کیسے مل سکتا ہے؟ ایسے حالات میں بہو کو اپنے سر کی جائیداد سے کچھ نہیں ملے گا۔ مردوں میں دوسرے ورثاء کی وضاحت نہیں اگر کوئی دوسرا وارث موجود نہیں ہے تو سائل جو مرنے والے کا حقیقی بھتیجا ہے عصبہ ہونے کی حیثیت سے تمام جائیداد کا حقدار ہے۔ البتہ باپ کے ساتھ فوت ہونے والے شادی شدہ بیٹے کا اگر کوئی ترکہ موجود ہے تو اس کی جائیداد سے بیوہ کو چوتھا حصہ ملتا ہے۔ جیسا کہ قرآن میں ہے: ”اگر تمہاری اولاد نہ ہو تو تمہاری عورتوں کا ترکہ میں سے چوتھا حصہ ہے۔“ (النساء: ۱۲)

چونکہ مرنے والے بیٹے کی اولاد نہیں اس لیے بیوہ کو اپنے خاوند کی جائیداد سے چوتھا حصہ دیا جائے۔ اس سلسلہ میں ہم یہ مشورہ ضرور دیں گے کہ اگر بیٹے کی کوئی جائیداد وغیرہ نہیں تو مرحوم کی بیوہ کو اس کے سر کی جائیداد سے کچھ نہ کچھ ضرور دیا جائے تاکہ اس کی اشک شوقی اور حوصلہ افزائی ہو جائے۔ واللہ اعلم!



اسلامی معاشرے میں یکجہتی اور اتفاق کا کردار

مترجم: جناب محمد اجمل بھٹی

فقر جانی

جناب حافظ یوسف سراج

تاریخ

24 جمادی الاولیٰ 1437ھ / 14 مارچ 2016ء

حمد وثناء کے بعد:

اے لوگو! میں اپنے آپ کو اور تمہیں اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے کی نصیحت کرتا ہوں۔ لہذا تم اللہ سے ڈرو، یقیناً تقویٰ ہی نجات کا ذریعہ ہے، پرہیزگار بہت تھوڑے ہیں اور تقویٰ سے غافل لوگوں کی ہلاکت کا خطرہ ہے۔ دلوں کو کیا ہوا ہے کہ یہ غور و فکر نہیں کرتے۔۔۔ آنکھیں عبرت کیوں نہیں پکڑتیں۔۔۔ کیا انہیں لمبی امیدوں نے دھوکے میں ڈال دیا ہے؟ یا دلوں پر تالے پڑ گئے ہیں؟

یقیناً اللہ نے مخلوق کو بے مقصد پیدا نہیں کیا اور نہ انہیں بے مہار چھوڑا ہے،۔۔۔ ہرگز۔۔۔ ہرگز نہیں۔۔۔ تیرے رب کی قسم! ان سے ضرور بالضرور رسول اللہ اور

رب العالمین کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ ان سے قرآن اور اس کے نازل کرنے والے کے بارے میں ضرور سوال ہوگا۔ دنیا میں ابن آدم کے جرائم اور اعمال کے بارے میں ضرور پوچھا جائے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”پس یہ ضرور ہو کر رہنا ہے کہ ہم اُن لوگوں سے باز پرس کریں، جن کی طرف ہم نے پیغمبر بھیجے ہیں اور پیغمبروں سے بھی پوچھیں (کہ اُنہوں نے پیغام رسانی کا فرض کہاں تک انجام دیا اور انہیں اس کا کیا جواب ملا) پھر ہم خود پورے علم کے ساتھ سرگزشت ان کے آگے پیش کر دیں گے، آخر ہم کہیں غائب تو نہیں تھے اور وزن اس روز میں حق ہوگا جن کے پلڑے بھاری ہوں گے وہی فلاح پائیں گے اور جن کے پلڑے ہلکے رہیں گے وہی اپنے آپ کو خسارے میں مبتلا کرنے والے ہوں گے کیونکہ وہ ہماری آیات کے ساتھ ظالمانہ برتاؤ کرتے رہے تھے۔“ (الاعراف: 9-6)

برادران اسلام! انسانوں کے بارے میں اللہ کا

طریقہ یہ ہے کہ اس نے انسانوں کو مختلف ذوق، الگ الگ فہم و بصیرت اور مختلف طبیعتیں دی ہیں، کوئی گرم مزاج ہے تو کوئی نہایت پرسکون طبیعت والا، کوئی جلد باز ہے تو کوئی صابر و مطمئن، اس طرح ہر شخص کا اپنا نقطہ نظر، سمجھ بوجھ اور فہم و فراست ہے۔ اس پر جبر نہیں کیا جاسکتا اور نہ اسے اپنے فہم کو تبدیل کرنے پر مجبور کیا جاسکتا ہے، کیونکہ جو چیز ایک شخص کے لیے بہت بہتر ہوتی ہے، ضروری نہیں وہ دوسرے کے لیے بھی یکساں مفید ہو، اللہ کے بندوں میں سے کچھ وہ ہیں جنہیں مالدار ہی بھاتی ہے۔ اللہ اگر انہیں فقر و فاقے میں مبتلا کر دے تو یہ کافر ہو جائیں اور کچھ بندگان الہی ایسے بھی ہیں کہ انہیں فقر و فاقہ ہی موزوں ہوتا ہے۔ اگر انہیں مال و دولت کی فراوانی نصیب

اتحاد و اتفاق سے مل جل کر رہنا بھائی چارے کو فروغ دیتا ہے۔ معاشرے میں اتحاد و اتفاق کی بنیادی وجہ اخوت، دلوں کی صفائی، مساوات، محبت و الفت، حق کی نصیحت اور صبر و رحمت کی باہمی تلقین ہے۔

ہو جائے تو وہ متکبر ہو جاتے ہیں۔ اس طرح اللہ نے صورت کو جمال بخشنے کیلئے مختلف رنگ عطا کیے ہیں، ہر تصویر کی تکمیل اور حسن و جمال کے پورا ہونے میں ہر رنگ کی اپنی اہمیت ہے اور پانچوں انگلیاں برابر نہیں ہوتیں کیونکہ ان کا استعمال بھی مختلف ہے۔

اس طرح اللہ کے بندو لوگوں کا مختلف ہونا، نسلوں، قوموں اور طبقوں کی کسی فضیلت یا امتیاز کی بنیاد پر نہیں، بلکہ لوگوں کی صلاحیتوں اور ان کے نفع بخش ہونے کے اعتبار سے ہے۔ ان کی پہچان اور ثقافت دراصل نیکی کے کاموں میں سبقت لے جانے اور عزت و اکرام میں جلدی کرنے کے طور طریقوں کی بنا پر ہوتی ہے اور اسی بنا پر لوگوں میں فضیلت و برتری قائم ہوتی ہے، یہ فیصلے اور مختلف طبقے باہمی تعارف کیلئے ہیں جبکہ بعض لوگ انہیں باہم مذاق بنا لیتے ہیں۔ یاد رہے کہ فضیلت و برتری کا

معیار صرف اور صرف تقویٰ اور نیک اعمال ہیں۔ برادران اسلام! ایسا حکمت بھرا طریقہ وہ جو اللہ کے طریقے کے مطابق ہو، معاشرتی رنگارنگی کو سامنے رکھ کر اختیار کیا جائے، گہرے غور و خوض کے بعد اختیار کیا جائے، کیونکہ تنگ سوچ ہمیشہ تنگ نظریات کو جنم دیتی ہے۔ کسی دوسرے کی رائے سے یہ لازم نہیں آتا کہ اسے ضرور قبول ہی کیا جائے۔ اگر آپ کی رائے مختلف نہ ہو تو کسی دوسرے کو بھی آپ سے اختلاف کیسے ہو سکتا ہے؟ اگر دو آدمی ہر چیز میں متفق ہوں تو پھر کسی کیلئے بھی اختلاف کی گنجائش نہیں رہتی۔

محبان اسلام! باہمی اتفاق اور مل جل کر جینے کا جذبہ حسین انسانی شعور ہے۔ اس سے مثبت تعلقات فروغ پاتے ہیں اور معاشرے کے افراد کی فلاح و بہبود ہوتی ہے۔ اس طرح وہ ایک دوسرے کے لیے ایک عمارت کی مانند ہو جاتے ہیں جس کی ایک اینٹ دوسری کو مضبوط کرتی ہے۔ یا وہ ایک جسم کی طرح ہو جاتے ہیں جس کے ایک حصے میں درد ہو تو سارا جسم رات بھر بخار میں جلتا رہتا ہے۔

اتحاد و اتفاق سے مل جل کر رہنا بھائی چارے کو فروغ دیتا ہے۔ معاشرے میں اتحاد و اتفاق کی بنیادی وجہ اخوت، دلوں کی صفائی، مساوات، محبت و الفت، حق کی نصیحت اور صبر و رحمت کی باہمی تلقین ہے۔

لوگوں میں مساوات کا مطلب ہر چیز میں ایک جیسا ہونا نہیں ہوتا، بلکہ مساوات کا مطلب تکمیل ہے۔ مساوات، عصیت، گروہ بندی، جاہلی حیمیت اور جاہلانہ نعروں کی نفی کرتی ہے۔ مساوات سننے اور اطاعت کرنے، مسلمانوں کی جماعت کو مضبوطی سے تھامے رکھنے اور ان کے خلاف بغاوت نہ کرنے کی تاکید کرتی ہے۔

ہم آہنگی اور بقائے باہمی کا مطلب ایک معاشرے اور ایک ہی ملک میں دوسرے شخص کے جینے

کے حق کو تسلیم کرنا ہے۔ انسان دین، شرافت، حیا اور اتحاد کی وجہ سے باہم مل جل کر رہتے ہیں۔

بقاء باہمی لوگوں کی مختلف طبیعتوں اور الگ الگ مقاصد کے باوجود مل جل کر رہنے کا نام ہے۔ یہ دوسروں کی نفی نہیں بلکہ دوسروں کے حق کا اعتراف ہے۔ بقاء باہمی درحقیقت وسائل زندگی کو لوگوں میں ترتیب دینے کا نام ہے۔ میرے دینی بھائیو! اتحاد اور بقائے باہمی سے محبت والفت، تعاون اور باہمی رابطوں کو فروغ ملتا ہے۔ عمل اور جدت کو تازگی ملتی ہے۔ ہم آہنگی ملک کو انحراف، باطل افکار اور دشمنانہ نظریات سے بچاتی ہے۔ یہ مسلمانوں کے عزم کو کمزور بنانے والے اثرات اور جماعت کو توڑنے والے باطل افکار کے مضراثرات کو کم کرتی ہے۔

برادرانِ اسلام! کسی کی سوچ بدلنے سے پہلے اس کے دل کو مسخر کرنا ضروری ہے۔ رائے کے اتحاد سے پہلے دلوں کا متحد ہونا ضروری ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے اپنے بھائی

ہارون علیہ السلام کو جو کہا تھا، اس پر غور کرو، انہوں نے فرمایا:

﴿قَالَ يَهْرُونَ مَا مَعَكَ إِذْ دَانَيْتَهُمْ ضَلُّوا ۖ آلَا تَتَنَبَّهْنَ ۚ أَفَقُصِّيتَ أَفْصَرِي ۖ﴾ (طہ)

”موسیٰ (قوم کو ڈانسنے کے بعد ہارون کی طرف پلٹا اور) بولا: ”ہارون، تم نے جب دیکھا تھا کہ یہ گمراہ ہو رہے ہیں تو کس چیز نے تمہارا ہاتھ پکڑا تھا کہ میرے طریقے پر عمل نہ کرو؟ کیا تم نے میرے حکم کی خلاف ورزی کی؟“

برادرانِ اسلام! دین اسلام میں احکام اور فرائض اس وقت فرض کیے گئے، جب مہاجرین اور انصار مدینہ منورہ کے معاشرے میں پرسکون طور پر بسنے لگے اور معاشرے کے تمام اجزاء مکمل ہو گئے۔ کچھ اہل علم نے ذکر کیا ہے کہ ہجرت کے مقاصد میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اسلامی حکومت کے زیر سایہ اتحاد اور امت کی تشکیل ہو سکے۔

مدینہ منورہ کا معاشرہ باہم ہم آہنگ تھا حالانکہ اس میں موسیٰ، منافق، یہودی اور مشرکین وغیرہ سبھی رہ رہے تھے۔ ہجرت سے پہلے مومنوں کو مکہ مکرمہ میں یہ حکم دیا گیا تھا:

”تم نے ان لوگوں کو بھی دیکھا جن سے کہا گیا تھا کہ اپنے ہاتھ روکے رکھو اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ

دو؟ اب جو انہیں لڑائی کا حکم دیا گیا تو ان میں سے ایک فریق کا حال یہ ہے کہ لوگوں سے ایسا ڈر رہے ہیں جیسا خدا سے ڈرنا چاہیے یا کچھ اس سے بھی بڑھ کر کہتے ہیں خدا یا! یہ ہم پر لڑائی کا حکم کیوں لکھ دیا؟ کیوں نہ ہمیں ابھی کچھ اور مہلت دی؟ ان سے کہو، دنیا کا سرمایہ زندگی تھوڑا ہے، اور آخرت ایک خدا ترس انسان کے لیے زیادہ بہتر ہے، اور تم پر ظلم ایک شہرہ برابر بھی نہ کیا جائے گا۔“ (النساء: 77)

اور جب وہ مدینہ منورہ آ گئے اور اہل مدینہ کے ساتھ رہنے لگے تو یہ حکم دیا گیا:

﴿لَا يَنْهَكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَكُمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَ لَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ أَنْ تَبَرُّوهُمْ وَ تُقْسِطُوا إِلَيْهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ﴾ (الستحنة)

”اللہ تمہیں اس بات سے نہیں روکتا کہ تم ان

لوگوں کے ساتھ نیکی اور انصاف کا برتاؤ کرو جنہوں نے دین کے معاملہ میں تم سے جنگ نہیں کی ہے اور تمہیں تمہارے گھروں سے نہیں نکالا ہے اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔“

اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب کے بارے میں اپنے نبی کو راہنمائی دی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”پھر یہ ان کا اپنے عہد کو توڑ ڈالنا تھا جس کی وجہ سے ہم نے ان کو اپنی رحمت سے دور پھینک دیا اور ان کے دل سخت کر دیے اب ان کا حال یہ ہے کہ الفاظ کا الٹ پھیر کر کے بات کو کہیں سے کہیں لے جاتے ہیں، جو تعلیم انہیں دی گئی تھی اُس کا بڑا حصہ بھول چکے ہیں، اور آئے دن تمہیں ان کی کسی نہ کسی خیانت کا پتہ چلتا رہتا ہے ان میں سے بہت کم لوگ اس عیب سے بچے ہوئے ہیں (پس جب یہ اس حال کو پہنچ چکے ہیں تو جو شرارتیں بھی یہ کریں وہ ان سے عین متوقع ہیں) لہذا انہیں

معاف کرو اور ان کی حرکات سے چشم پوشی کرتے رہو، اللہ ان لوگوں کو پسند کرتا ہے جو احسان کی روش رکھتے ہیں۔“ (المائدہ: 13)

معاف کرنے سے مراد یہ ہے کہ گناہ پر مواخذہ ترک کرنا اور درگزر کرنے سے مراد دل میں اس کا اثر نہ رہنے دینا ہے اور جب منافقوں نے اپنی مشہور بات کہی:

﴿يَقُولُونَ لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ ۚ وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَلَكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ﴾

”یہ کہتے ہیں کہ ہم مدینے واپس پہنچ جائیں تو جو عزت والا ہے وہ ذلیل کو وہاں سے نکال باہر کرے گا حالانکہ عزت تو اللہ اور اس کے رسول اور مومنین کے لیے ہے، مگر یہ منافق جانتے نہیں ہیں۔“ (المنفقون)

تو صحابہ کرام نے آپ سے ان منافقوں کو قتل کرنے کی اجازت مانگی، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”نہیں اس کی اجازت نہیں، لوگ باتیں کریں گے کہ محمد ﷺ اپنے ساتھیوں کو بی قتل کر دیتے ہیں۔“

یہ کیا شاندار خطاب ہے اور کیسی واضح راہنمائی ہے۔ اللہ کی پناہ! ان لوگوں سے جو لوگ اپنی والدہ، والد، اقرباء اور عام مسلمانوں کو قتل کر دیتے ہیں۔ وہ اس نبوی ہدایت سے کتنے دور ہیں؟“

برادرانِ اسلام! صحابہ کرام کے نزدیک اجتماع اور اتحاد عظیم نیکی اور بہت بڑا خیر و برکت کا کام ہے اسی لیے انہوں نے ہر اس شخص کی پیروی کی جو امیر بن گیا۔ امام ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”صحابہ کرام اور تابعین عظام میں سے کوئی بھی اپنے امام کے پیچھے نماز پڑھنے سے نہیں رکھا۔ حتیٰ کہ انہوں نے حجاج بن یوسف، حبیش بن ذہب، عتبہ بن الحارثی، مختار ابن ابی عبید اور ہر اس امام کے پیچھے نمازیں پڑھیں جس پر کفر کا الزام لگ چکا تھا۔“

مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ جو شخص ان کی طرح نماز ادا کرے، ان کے قبیلے کی طرف منہ کر کے نماز پڑھے، ان کا ذبیحہ کھالے تو وہ مسلمان ہے۔ اس کے دل کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے۔ اس کا حساب اللہ کے ذمے ہے۔

نہ دلوں کو چر کر دیکھنے کی ضرورت ہے نہ اولین مسلمانوں کے خلاف حسد و کینہ رکھنے کی۔ مسلمانوں کے درمیان بڑے بڑے ناموں اور القابات کی بنا پر تفریق نہیں کی جائے گی، جیسے مہاجرین اور انصار، بلکہ یہ القابات بطور تعریف، محبت کے اظہار اور ان کے تعارف کیلئے ہیں۔

مسلمان مخلوق کی ہدایت کے حریص ہیں، ان کے عیب چھپاتے ہیں، ان کی خامیاں تلاش نہیں کرتے۔ اہل علم کی خطاؤں کی تشہیر نہیں کرتے، سوائے حق کے بیان کے لیے یا طعنہ زنی کے لیے نہیں بلکہ ترجیح بیان کرنے کے لیے۔ جہاں تک ممکن ہو ان کا عذر قبول کرتے ہیں۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”تاویل کرنے والے شخص کا مقصد اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ہو تو اس کی اجتہادی غلطی کی بنا پر اسے کافر کہنا درست نہیں۔ بلکہ اسے فاسق بھی نہیں کہا جائے گا۔ یہ مسئلہ لوگوں کے ہاں علمی مسائل میں معروف ہے۔ البتہ عقیدے کے مسائل میں غلطی کرنے والوں کو بہت سارے لوگوں نے کافر کہا ہے۔ حالانکہ یہ قول صحابہ کرام، تابعین عظام اور

تابع تابعین میں سے کسی کا نہیں۔ ائمہ اربعہ میں سے کسی نے ہر بدعتی کو کافر قرار نہیں دیا، بلکہ ائمہ کے اقوال اس کے الٹ ہیں۔ کبھی ایسا بھی ممکن ہے کہ کسی امام نے کسی ایسے شخص کو کافر کہا ہو

تو اس کا مقصد ہو کہ یہ قول کفر ہے اس سے بچو!! اگر وہ قول کفر ہو تو بھی ضروری نہیں ہر جاہل اور تاویل کرنے والے شخص کو اس قول کی بنا پر کافر قرار دیا جائے، کیونکہ کسی خاص شخص کے حق میں کفر کا ثبوت ایسے ہی ہے جیسے اس کے حق میں اخروی عذاب کو ثابت کیا جائے۔ ایسا کہنے کی بہت ساری احتیاطیں اور رکاوٹیں ہیں۔“ یہاں شیخ رحمۃ اللہ علیہ کا کلام ختم ہوا۔

سلف صالحین سے یہ بھی منقول ہے کہ ”اگر دو مسلمان ہر اختلاف کی وجہ سے ایک دوسرے سے قطع کلامی کرنے لگیں تو پھر مسلمانوں میں اخوت و عصمت ختم ہو جائے گی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس فرمان کو عملی زندگی کا حصہ بنانا کیسا شاندار ہوگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں نے عبداللہ بن جدعان کے گھر ایک معاہدے میں شرکت کی۔ مجھے اس شرکت کے بدلے حرمِ آونٹ بھی محبوب

نہیں، اگر اسلام میں کسی ایسے معاہدے کے لیے مجھے بلایا جائے تو میں ضرور شرکت کروں گا۔“

بلاشبہ یہ معاہدہ ہے جس سے حقوق محفوظ ہوتے ہیں۔ مظلوم کی مدد ہوتی ہے، محروم کی حمایت ہوتی ہے اور عوامی مفاد کا تحفظ ہوتا ہے۔ تصادم سے بچا جاتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”اللہ اس کتاب میں تم کو پہلے ہی حکم دے چکا ہے کہ جہاں تم سنو کہ اللہ کی آیات کے خلاف کفر کا جا رہا ہے اور ان کا مذاق اڑایا جا رہا ہے وہاں نہ بیٹھو جب تک کہ لوگ کسی دوسری بات میں نہ لگ جائیں اب اگر تم ایسا کرتے ہو تو تم بھی انہی کی طرح ہو یقیناً جانو کہ اللہ منافقوں اور کافروں کو جہنم میں ایک جگہ جمع کرنے والا ہے۔“ (النساء: 140)

اگر وہ دیگر کسی گفتگو میں مشغول ہو جائیں تو ان کے ساتھ بیٹھنے میں حرج نہیں۔

بندگانِ الہی! اسلام تمام مسلمانوں کو اپنے سائے تلے لے لیتا ہے، اسلام کی وسعت اور رحمت انہیں کافی

عقل مند وہ ہے جو اپنے بھائی کی بھاری بھر کم نیکیوں کی موجودگی میں اس کی معمولی لغزشیں معاف کر دے، لوگوں کے حقوق پورے ادا کرے، ان کی کسی چیز میں کمی نہ کرے۔

ہو جاتی ہے۔ مسلمان اسلام کے پر شفقت سائے تلے کئی صدیاں گزار گئے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ کی مدد و حمایت متعصب گروہوں پر نازل نہیں ہوتی اور نہ اللہ فرقوں میں عی قوم کی مدد کرتا ہے۔

بلاشبہ سختی اور پھر انفرادی اور اجتماعی فاصلوں سے اتحاد پارہ پارہ ہو جاتا ہے اور ہم آہنگی ریزہ ریزہ ہو جاتی ہے۔ لہذا عقل مند وہ ہے جو اپنے بھائی کی بھاری بھر کم نیکیوں کی موجودگی میں اس کی معمولی لغزشیں معاف کر دے، لوگوں کے حقوق پورے ادا کرے، ان کی کسی چیز میں کمی نہ کرے۔

بلکہ لوگوں سے اسی طرح معاملات کرے جیسا وہ اپنے ساتھ سلوک پسند کرتا ہے، اس لیے اسے صرف الفاظ اور کلمات کی بنا پر پکڑ نہیں کرنی چاہیے بلکہ کوئی اپنے قول کی وضاحت کر دے تو اسے قبول کرنا چاہیے۔

بندگانِ الہی! اچھی بات اور اچھا معاملہ کسی الگ دین اور مذہب کے ساتھ خاص نہیں بلکہ یہ تمام لوگوں کا حق ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا﴾ (البقرة: 83)

”لوگوں سے بھلی بات کہنا۔“

نرمی، انصاف، محبت و مسکراہٹ، حسن ظن، پاکیزہ دل، صاف سینے اور دوسروں کے احترام اور اکرام کے ذریعے ہم آہنگی اور معاشرتی محبت کو بڑھایا جاسکتا ہے۔ آپ اپنی حفاظت اس وقت تک نہیں کر سکتے جب تک اپنے بھائیوں کی حفاظت نہ کریں، کیونکہ آدمی اکیلا ہوتا ہے جبکہ اپنے بھائیوں کے سنگ وہ کئی گنا ہو جاتا ہے، زندگی جوڑے میں ہے۔ انفرادیت اور اکلاپے میں نہیں۔ سارے لوگوں کو ایک ہی سوچ کے تابع کرنا اللہ کے طریقے کے خلاف ہے، باہمی مکالمہ ایک دوسرے کے ساتھ تعارف، ایک دوسرے کو سمجھنے کا اور بقائے باہمی کا ذریعہ ہے۔ یہ دوسروں کو اپنی آراء کا پابند بنانے کا وسیلہ نہیں۔

﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَوٍ وَأُنْثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا﴾
﴿إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ﴾ (الحجرات)

”لوگو، ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور پھر تمہاری قومیں اور برادریاں بنا دیں تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو اور حقیقت اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تمہارے اندر سب سے زیادہ پرہیزگار ہے یقیناً اللہ سب کچھ جاننے والا اور باخبر ہے۔“

دوسرا خطبہ:

برادرانِ اسلام! ہم آہنگی اور مخالف کے رد کرنے میں فرق کرنا بھی ضروری ہے۔ مخالف کے رد کا باب بڑا وسیع ہے۔ اس میں حکمت و دانائی، مصلحت اور عمدہ نصیحت کے اسلوب اختیار کیے جاتے ہیں۔ مخالفین کے دلائل کا توڑ اور ان سے جدالِ سنجیدگی اور حکمت سے کیا جاتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کی مختلف آبادی کو ان کے مختلف نظریات و آراء کے ساتھ قبول کیا ہے جبکہ قرآن حق کے بیان اور مخالفین کے رد کے لیے نازل ہو رہا تھا۔ اسی طرح صلح جو اور باغی و خائن کے درمیان فرق کرنا

بھروسا ہے۔ وہ اس کی دعوت پر لبیک کہتے ہیں اور اس کے ساتھ معاہدوں میں بخوشی شریک ہوتے ہیں۔

ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ معاشرتی اتحاد و اتفاق اور وحدت امت کے لیے ضروری ہر چیز کا اہتمام کرے، اس مرحلے میں ہر قسم کے جھگڑے اور اعتراضات سے اجتناب کرے۔ اصلاح کو خراب کرنے والے فساد سے بچے اور ان تقریروں، پیغامات اور اعلانات سے بچے جو اتفاق و اتحاد کو نقصان پہنچائیں۔

اسے یہ کام حسن دین، محبت، اخلاص، عقل و حکمت، دینی غیرت، وطن کی محبت، اہل وطن سے پیار، عوامی مصلحت، اتحاد و اتفاق، اپنی قیادت کی حمایت اور دھاک لگائے بیٹھے دشمن کو ذلیل و خوار کرنے کے ارادے سے کرنا چاہیے۔

اللہ تمام اسلامی ملکوں اور مسلمانوں کی حفاظت فرمائے۔ اسلام اور مسلمانوں کو عزت دے اور دشمنان اسلام کی سازشوں کو ان کے گلے کا ہار بنا دے۔ آمین!



بقیہ رسول اللہ کے متعلق..... اعتراضات

اور نامور ادیب اپنی کتاب ”ہیروز اینڈ ہیرو شپ“ میں نبی اکرم ﷺ کو انقلاب کے ہیروز اور بطل عظیم قرار دیتے ہوئے کہتا ہے کہ آپ ﷺ کا 23 سالہ دور نبوت ایک ”ہیروز“ کی تمام صفات اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔

○ مہاتما گاندھی آپ ﷺ کے متعلق کہتا ہے: ”اسلام دین باطل نہیں، ہندوؤں کو اس کا مطالعہ کرنا چاہیے تاکہ وہ بھی میری طرح اس کی تعظیم کرنا سیکھ جائیں۔ میں یقین سے کہتا ہوں کہ اسلام بزور شمشیر نہیں پھیلا بلکہ اس کی اشاعت کے ذمہ دار رسول عربی ﷺ کا ایمان، ایقان، ایثار اور اوصاف حمیدہ تھے۔ یورپی اقوام جنوبی افریقہ میں اسلام کو سرعت کے ساتھ پھیلتا دیکھ کر خوف زدہ ہیں۔“

○ امریکی مستشرق واشنگٹن ارونگ کہتا ہے: ”قرآن، تورات و انجیل سے کہیں زیادہ نافع، جامع اور مانع ہے، اس میں زندگی کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کیا گیا ہے۔ آپ ﷺ عظیم سپہ سالار اور شجاع تھے۔ آپ ﷺ نے اپنے عزیزوں کو دوسروں پر ترجیح نہیں دی بلکہ آپ ﷺ تو دین الہی کی بالادستی جانتے تھے۔“

بھی ضروری ہے۔ وہ شخص جو امن عامہ کو تباہ کرنا چاہے، مسلمانوں میں تفریق ڈالے، مسلمانوں کو قتل کرے تو اسے بزور بازو روکنا ضروری ہے۔ اس کا ہاتھ روکنا واجب ہے خواہ وہ کوئی بھی ہو۔ وہ شخص جو وطن کے ساتھ غداری کرتا ہے، اہل وطن کے ساتھ خیانت کرتا ہے۔ دشمنوں کی مدد کرتا ہے اور انہیں مسلمانوں کے خلاف بھڑکاتا ہے، ایسے شخص کے ساتھ سختی سے پیش آنا چاہیے۔ اس کے معاملے کو عوام کے سامنے رکھنا چاہیے۔ اس کے معاملے کو عوام کے سامنے رکھنا چاہیے۔ اس جیسے لوگوں کے ساتھ سختی سے پیش آنا چاہیے۔ اس کے معاملے کو عوام کے سامنے رکھنا چاہیے۔ اس جیسے لوگوں کے ساتھ سخت اقدامات کرنے چاہئیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خوارج سے کہا تھا:

”ہم تمہیں مال نفے سے تمہارے حق سے محروم نہیں کریں گے اپنی مساجد میں نماز پڑھنے سے بھی نہیں روکیں گے، اور جب تک تم ہم سے نہ لڑو، ہم تم سے لڑائی نہیں کریں گے۔“

پھر جب انہوں نے مسلمانوں کو قتل کرنا شروع کیا، ان کے مال لوٹے اور سیدنا عبداللہ بن خطاب رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا، مسلمانوں کے مویشی لوٹ لیے تو پھر سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ان کے خلاف جہاد کیا۔

خبردار! اللہ سے ڈر جاؤ، اللہ تم پر رحم کرے، مسلمانوں کا اتحاد اور اجتماع ہر وقت مطلوب ہے، یہ امت کی قوت کی علامت ہے۔ اسلامی ملکوں کی حفاظت کا راز ہے، لیکن موجودہ حالات میں خاص طور پر اتحاد و اتفاق کی اشد ضرورت ہے، کیونکہ اس وقت دشمن دھاک لگائے بیٹھا ہے۔ خواہشات کے اسیر لپٹائی نظروں سے دیکھ رہے ہیں اور غداروں کو جرأت ہونے لگی ہے۔

اس لیے ہر ذمہ دار پر واجب ہے کہ وہ اپنی ذمہ داری خوب نبھائے، خواہ وہ سیاستدان ہو، میڈیا کا نمائندہ ہو یا تعلیم و تعلم کا کارکن ہو۔ وہ کسی ادارے میں ہو یا عوامی نمائندہ ہو، ہر کسی کو موجودہ حالات کا جائزہ لینا چاہیے، وہ موجودہ حالات کو سمجھے، چاروں طرف سے نازل ہونے والی مصیبتوں کا ادراک کرے۔ خصوصاً اس مبارک ملک میں جہاں اللہ کی شریعت نافذ ہے، توحید کا علم سر بلند ہے۔ دنیا کو اس کی اہمیت کا علم ہے، وہ اس کے قومی اتحاد کو بخوبی جانتی ہے اندرونی اتفاق سے باخبر ہے، باہمی تعلقات کی مضبوطی سے واقف ہے، اسی لیے اس ملک پر لوگوں کو پورا

○ انگریز مصنف بیکارڈ کہتا ہے: کسی ایسی کے لیے یہ ناممکن ہے کہ وہ ابتداء ہی میں مسلمہ حقائق ایسے علمی انداز سے بیان کرے کہ اس زمانے کا ہر فرد ان حقائق کے ادراک اور بیان سے عاجز ہو، یقیناً وحی کے بغیر معجزے کا کوئی امکان نہیں۔ (شام رسول کی شرعی سزا)

○ ایچ جوبلز کہتا ہے: اگرچہ انسانی اخوت، مساوات اور حریت کے وعظ تو دنیا میں پہلے بھی کیے گئے تھے لیکن یہ تسلیم کیے بغیر چارہ نہیں کہ یہ محمد ہی تھے جنہوں نے تاریخ انسانی میں پہلی بار ان اصولوں پر معاشرہ قائم کیا۔

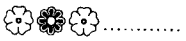
○ مائیکل ہارٹ نے تاریخ انسانیت کی 100 موثر شخصیات کے عنوان سے ایک کتاب لکھی ہے: The Hundred اس نے نبی ﷺ کو ان عہد ساز 100 شخصیتوں میں سب سے پہلے نمبر پر ذکر کیا ہے اور اس کی وجہ یہ بتائی ہے کہ آپ ﷺ کے مقابلے کا دوسرا کوئی تھا ہی نہیں جسے پہلے نمبر پر لانا۔ کیونکہ آپ ﷺ تو دین الہی کی بالادستی چاہتے تھے۔

○ ای ڈی منگم کہتا ہے: آپ ﷺ دنیا کے سب سے کامیاب ترین پیغمبر تھے، جتنے اذہان و قلوب آپ ﷺ نے مسخر کیے کسی اور نے نہیں کیے۔

○ ایل دی وگلنری کہتا ہے: تعصب اور لاعلمی کی وجہ سے اگر دنیا محمد ﷺ کو ایک مذہبی راہنما قبول کرنے سے کتراتے ہے تو میں بھی پورے یقین سے دعویٰ کرتا ہوں کہ آپ ﷺ کو ایک نہ ایک دن سب سے بڑے سماجی مصلح کی حیثیت سے دنیا کو تسلیم کرنا پڑے گا۔

○ پروفیسر کسپ کہتے ہیں: محمد کے دین کا تمام نسل انسانی پر بڑا احسان ہے، یہ حقیقت ہے کہ محمد ﷺ بہت بڑے اور عظیم انسان تھے، ان کے علاوہ کوئی اور ہوتا تو خدائی کا دعویٰ کر دیتا۔

○ آکسفورڈ کے ایک عالم کا بیان: محمد ﷺ کے سوانح نگاروں کا ایک وسیع سلسلہ ہے جس کا ختم ہونا ناممکن ہے لیکن اس کے سوانح نگاروں میں جگہ پانا قابل فخر ہے۔ (شام رسول کی شرعی سزا پیر زادہ شفیق الرحمان شاہ، مکتبہ قدوسیہ) دنیا کا کوئی ایسا انسان نہیں جو نبی کریم ﷺ پر دلائل کے ساتھ انگلی اٹھا سکے، کیونکہ آپ کے دشمنوں سے اللہ خود بدلہ لے لیتا ہے۔



رسول اللہ ﷺ کے متعلق غیر مسلموں کے اعترافات

جناب مولانا لیاقت علی باجوہ

ترجمہ

پوری دنیا میں ایسے لوگوں کی کمی نہیں جنہوں نے اگرچہ اسلام قبول نہیں کیا لیکن اسلام کی حقانیت اور عظمت کا اعتراف ضرور کرتے ہیں۔ مکہ کے کافر نبی کریم ﷺ کو صادق اور امین کہتے تھے، اپنی امانتیں نبی کریم ﷺ کے پاس رکھتے تھے لیکن قسمت میں ایمان نہیں تھا۔ نبی کریم ﷺ کی سیرت پر مسلمانوں نے ہی نہیں لکھا بلکہ غیر مسلموں نے بھی بہت زیادہ لکھا ہے۔ لیکن غیر مسلم لوگ اس لیے زیادہ پریشان ہیں کہ یورپ میں اسلام تیزی سے پھیل رہا ہے جو بھی اسلام کا مطالعہ کرتا ہے وہ اسلام قبول کیے بغیر نہیں رہتا۔ اسلام کی حقانیت اور عظمت کا اعتراف موجودہ دور میں جن یورپین اور دیگر غیر مسلم فلاسفروں یا دانشمندوں نے کیا ان کے اقوال درج ذیل ہیں:

○ ہونا پارٹ اعتراف کرتا ہے

کہ محمدؐ دراصل سردار اعظم تھے، آپ ﷺ نے عرب کو اتحاد کا درس دیا۔ (سیرت امام الانبیاء)

○ جرمن شاعر گوئٹے کہتا ہے:

میں ارادہ رکھتا ہوں کہ وہ رات عقیدت و احترام کے ساتھ مناؤں جس رات میں محمدؐ پر قرآن نازل ہونے کی تکمیل ہوئی تھی۔

○ فلافر نالٹائی کہتا ہے: اس میں کوئی شک نہیں کہ محمدؐ ان جلیل القدر مصلحین اور اصلاح کاروں میں سے ہیں جنہوں نے عالم اسلام کے لیے بڑی خدمات سرانجام دیں۔

○ مسٹر چارلز میزمر کہتا ہے: میں بغور مطالعہ کرنے کے بعد پورے وقوق کے ساتھ کہہ رہا ہوں کہ اگر دین اسلام، مگر اہل مذاہب اور فرقہ وارانہ دور میں ایسے مقتدر مبلغین کو پالے جو نصرانی علماء سے باہمی مفاہمت اور مذاکرہ پر قادر ہوں تو لوگ اسلام لے آئیں گے۔

○ مسٹر ہنگری کہتا ہے: میرا عقیدہ ہے کہ

مسلمانوں کے نظام اور دین اسلام کی روح نے ہی انہیں زندہ رکھا اور وہی امن اور سلامتی کا ضامن ہے۔

○ فرانسیسی وزیر ڈوڈیانوس کہتا ہے: اسلام ایسے بہت سے ادیان کی مخالفت کے لیے آیا جن کی حقیقتیں مٹ چکی تھیں، اس نے تمام فتنہ کے خرافات سے نفوس انسانی کا تزکیہ کیا اور مسیح علیہ السلام کی بشریت میں مسیحوں کے عقیدہ کی مخالفت کی اور ثابت کیا کہ مسیح بشر ہیں جو اپنے لیے بھی بغیر اللہ کے نعم کے کسی نفع نقصان کے مالک نہیں۔ مسلمانوں کی تنزیل کا واحد سبب یہ ہے کہ انہوں نے اسلامی اصولوں کو بھلا دیا اور غیر اسلامی طریقے اختیار کر لیے۔

○ جارج سبیل کہتا ہے: محمدؐ (کامل طور پر فطری قابلیتوں سے آراستہ تھے۔

نبی کریم ﷺ کی سیرت پر مسلمانوں نے ہی نہیں لکھا بلکہ غیر مسلموں نے بھی بہت زیادہ لکھا ہے۔ لیکن غیر مسلم لوگ اس لیے زیادہ پریشان ہیں کہ یورپ میں اسلام تیزی سے پھیل رہا ہے جو بھی اسلام کا مطالعہ کرتا ہے وہ اسلام قبول کیے بغیر نہیں رہتا۔

○ فرانسیسی دانشور پروفیسر سبیل کہتا ہے کہ: محمدؐ خندہ اور ملنسار، خاموش طبع، کم گو، بکثرت ذکر الہی کرنے والے، لغویات سے دور، بیہودہ بین سے شعور، بہترین رائے اور بہترین عقل کے مالک تھے۔

○ فلاسفر برنارڈ شاہ کہتا ہے: عنقریب ایسا دن آئے گا کہ اہل مغرب اسلام قبول کریں گے، اسلام ہی ایسا منفرد دین ہے جو دین اور دنیا دونوں کے معاملات پر یکساں نظر رکھتا ہے۔ آئندہ سو سال میں ہماری دنیا کا مذہب اسلام ہوگا، آپؐ انسانیت کے نجات دہندہ ہیں۔ آپ ﷺ امن و سلامتی کے پیامبر ہیں، آپ ﷺ کی تعلیمات عیسائی علیہ السلام کی مخالفت سے بہت ہی دور ہیں۔ (جارج برنارڈ شاہ، رحمت محمد اخص ۹۱)

○ پادری دال رملین بی ڈی کہتا ہے: مسلمانوں کا مذہب جو قرآن کا مذہب ہے، ایک امن اور سلامتی کا مذہب ہے۔

○ جان ولیم ڈریپر کہتا ہے: بنی نوع انسان پر جس شخص کی زندگی سب سے زیادہ اثر انداز ہوئی وہ محمدؐ کی ذات گرامی ہے۔

○ مغربی دانشور روسو کہتا ہے: کاش! میں اس وقت زندہ ہوتا جب آپ ﷺ انسانیت کو بلند یوں پر پہنچانے کے لیے عرب کے لوق و دوق صحرا میں عظیم انقلاب کا آغاز کر چکے تھے، آپ ﷺ بہت اعلیٰ مرتبہ والے سیاسی مدبر تھے، آپ ﷺ کا لایا ہوا نظام شاندار تھا۔

○ دائرۃ المعارف کا اعتراف: برطانیہ کا دائرہ المعارف اپنی گیارہویں طباعت میں لکھتا ہے کہ محمدؐ کی شخصیت تمام دینی شخصیتوں میں سب سے اہم اور کامیاب شخصیت تھی، آپؐ کا ظہور ایسے وقت میں ہوا جب پوری عرب دنیا ذلت کے گڑھوں میں جاگری تھی۔ محمدؐ ہادی عالم نے نبوت سے سرفراز ہوتے ہی چند سالوں میں جزیرہ عرب کی تمام غلط حرکات و امور کا قلع قمع کر دیا، انہیں بت پرستی چھڑا کر دین حنیف پر لا کھڑا کیا اور عرب کی غیر متدن نسل کو رشد و ہدایت سے آشنا کر دیا۔

○ ڈرنکھم فرانسیسی کہتا ہے کہ قرآن مجید نے عیسائی علیہ السلام کے بلند و بالا مرتبے کا تذکرہ کیا ہے۔ قرآن عیسائیت کے تمام ملحدانہ عقائد کا رد کرتا ہے۔

○ ایڈورڈ جارج کہتا ہے کہ رسالت اور دعوت دین کی صداقت کی وجہ سے محمدؐ کے ایمان میں تزلزل پیدا نہیں ہو سکا اور تاریخ کے صفحات میں ان کی حیثیت نمایاں ہے۔

○ مغربی مصنف کوسٹن لایون کہتا ہے: دین محمدؐ کی تاثیر باقی ادیان سے کہیں زیادہ ہے۔ اس کی ہر بات دل میں اتر جاتی ہے۔ اس کا یہ خاصہ بھی ہے کہ حوادث زمانہ کے باوجود صدیاں بیت جانے کے بعد بھی قرآن کے عالمین کا طرز عمل ایک ہی رہا ہے۔

○ تھومس کارلائل: نوبل انعام یافتہ انگریز فلسفی

رسول ﷺ سے قریب تھے۔ وہ اسلام لانے سے قبل بھی رسول اللہ ﷺ کے قریبی دوستوں میں سے تھے۔ انہوں نے ہی سب سے پہلے اللہ کے رسول ﷺ کی رسالت کا اقرار کیا تھا۔ سیدنا عمر فاروق کو آپ ﷺ سے اس قدر عقیدت و محبت ہو گئی کہ جب اللہ کے رسول ﷺ اس دنیا سے رخصت ہوتے ہیں تو عمر فاروق اس خبر کو تسلیم کرنے کی بجائے تلوار لے کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ مسجد نبوی میں لوگوں کے درمیان اعلان کر رہے ہیں: جس نے کہا محمد ﷺ وفات پا گئے ہیں میں اس کی گردن اڑا دوں گا۔

ہر شخص کی ایک تمنا اور خواہش ہوتی ہے۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اسلام لانے سے قبل اپنے ایک ساتھی کو کہہ رہے ہیں: میری زندگی کی سب سے بڑی تمنا اور خواہش یہ ہے کہ میرے پاس سوا اونٹوں کا ریوڑ ہو۔ میں ان کو چراؤں، اوفسنیوں کا دودھ پیوں، اونٹوں کی اون سے خیمہ بناؤں۔ اس خیمہ میں پوری زندگی گزار دوں۔ پھر ایک وقت آیا کہ وہ امیر المؤمنین بن گئے۔ وسیع و عریض اسلامی حکومت کے حکمران اور خلیفہ ہیں۔ کسی نے پوچھا: امیر المؤمنین! اسلام لانے سے قبل آپ کی خواہش ایک سو اونٹ کی ملکیت تھی۔ آج آپ مملکت

اسلامیہ کے حکمران ہیں۔ 27 لاکھ مربع میل پر آپ کی حکومت ہے۔ بتائیں کہ اب آپ کی سب سے بڑی خواہش کیا ہے؟

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: آج میری تمنا ہے کہ کائنات کا کوئی حصہ باقی نہ

بچے جہاں محمد ﷺ کا پرچم نہ لہرا رہا ہو۔ دنیا میں کوئی جگہ ایسی نہ بچے جہاں اللہ کا دین پہنچ نہ جائے۔ سیدنا عمر فاروق کی تربیت قدرے سختی کے ماحول میں ہوئی تھی۔ اسلام قبول کیا تو ہر وقت آخرت کا خوف طاری رہتا تھا۔ اسی لیے بہت کم ہنستے تھے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے کتنے ہی مواقع پر انہیں جنت کی بشارت دی تھی۔ یہ ان دس خوش قسمت صحابہ کرام میں سے ایک تھے جن کو ایک ہی مجلس میں اللہ کے رسول ﷺ نے جنت کی خوشخبری سنائی تھی۔

ہم تاریخ کے صفحات پلٹتے ہیں: اللہ کے رسول ﷺ نے جب نبوت کا دعویٰ کیا تو مکہ میں ظلم و تشدد کا دور شروع ہوا۔ مکہ مکرمہ میں فحش کا عالم ہے۔ جو شخص مسلمان ہو جاتا ہے اس کا جینا دوہرا کر دیا جاتا ہے۔ مصلحت اسی میں



بھی اور آج بھی خاندانی شرف اور حسب نسب کا بڑا خیال رکھا جاتا ہے۔ سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور آپ ﷺ کی ایک زوجہ محترمہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا تعلق بھی بنو مخزوم سے تھا۔ ابو جہل رشتے میں سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ماموں تھا۔ نوجوانی کے عہد میں سیدنا عمر فاروق اپنی خالہ اور والد خطاب کے اونٹ چرایا کرتے تھے۔ ہر چند کہ بچپن سے ہی وہ بڑے جفاکش اور بہادر تھے مگر اپنے والد سے ڈرتے خوب تھے۔

تاریخ کا مسافر انہیں عکاظ کے میلہ میں پہلوانی کے جوہر دکھاتے اور کشتی لڑتے ہوئے دیکھ رہا ہے۔ وہ بہت زیادہ قوت اور طاقت کے مالک تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں فن خطابت سے بھی خوب نواز رکھا تھا۔ عربوں نے کہیں کوئی سفارتی مشن بھجوانا ہوتا تو انہی کا انتخاب کرتے۔

سیدنا عمر فاروق کی تربیت قدرے سختی کے ماحول میں ہوئی تھی۔ اسلام قبول کیا تو ہر وقت آخرت کا خوف طاری رہتا تھا۔ اسی لیے بہت کم ہنستے تھے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے کتنے ہی مواقع پر انہیں جنت کی بشارت دی تھی۔

اسلام لانے سے پہلے وہ اسلام کے شدید دشمن تھے۔ دراصل وہ اللہ کے رسول ﷺ کی پہچان نہ کر سکے حتیٰ کہ معاذ اللہ انہیں قتل کرنے پر تلے ہوئے تھے، مگر جب اسلام قبول کر لیا اور اللہ کے رسول ﷺ کی صحیح معرفت حاصل ہو گئی تو پھر اللہ کے رسول ﷺ سے بے پناہ محبت کرنے والے بن گئے۔ اس محبت میں ان کا مقام و مرتبہ اس قدر بلند تھا کہ کسی نے اگر ذرہ برابر بھی اللہ کے رسول ﷺ کی گستاخی کی یا ان کی شان میں ہرزہ سرائی کی تو ان کی تلوار فوراً حرکت میں آ جاتی۔ فوراً اجازت طلب کرتے: اللہ کے رسول! مجھے اجازت دیجیے میں اللہ کے اس دشمن کی گردن تن سے جدا کر دوں۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ یقیناً امت میں سب سے بڑھ کر اللہ کے

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی زندگی کے کتنے ہی روشن اور سنہرے پہلو ہیں۔ تاریخ کا مسافر اس غیر معمولی قد و قامت رکھنے والی اس عظیم شخصیت کو دیکھ رہا ہے۔ عام آدمی کے مقابلے میں نمایاں قد اور شخصیت، یہ زمین پر بیٹھے ہوں اور عام لوگ کھڑے ہوں تو ایسا محسوس ہوتا کہ یہ بیٹھے ہوئے بھی کھڑے لوگوں کے برابر ہیں۔ عام لوگ سواری پر ہیں اور یہ پیدل تو یوں محسوس ہوتا کہ وہ بھی سوار ہیں۔ قوت اور طاقت کا یہ عالم کہ کچھ لوگوں نے پروگرام بنایا کہ دیکھیں عمر کی طاقت کا کیا عالم ہے۔ انہوں نے چمڑے کا ایک بڑا سا ٹکڑا لیا اسے پانی میں بھگو کر زمین پر بچھا دیا۔ عمر نے اپنی ایڑی اس چمڑے کے ٹکڑے کے درمیان میں رکھ دی۔ سات آدمی اس چمڑے کو اپنی طرف کھینچ رہے ہیں۔ چمڑا پھٹ جاتا ہے مگر وہ عمر کے پاؤں کے نیچے سے باہر نہ نکل سکا۔

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا تعلق قریش کے ممتاز گھرانے بنو عدی سے تھا۔ یہ لوگ بیت اللہ شریف کے جنوب مغرب میں رہتے تھے۔ اس علاقے کا نام جبل عمر ہے۔ یہ جگہ بیت اللہ شریف سے بالکل قریب ہے۔ سعودی حکومت نے جبل عمر کو کئی سال کی محنت شاقہ کے بعد زمین کے برابر کر دیا ہے۔ اب یہاں بڑے بڑے ہوٹل اور مارکیٹیں بن رہی ہیں۔

ان کی والدہ کا تعلق بنو مخزوم سے تھا جو اس وقت مکہ پر عملاً حاکم تھے۔ اللہ کے رسول ﷺ کا سب سے بڑا دشمن ابو جہل اسی قبیلہ سے تعلق رکھتا تھا۔ یہ امت محمدیہ کا فرعون تھا۔ اتنی بات ضرور ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے جن دو بڑی شخصیتوں کو بارے میں اللہ سے دعا کی تھی کہ ان کے ذریعے اسلام کو عزت اور وقار عطا فرما، ان میں ایک سیدنا عمر بن خطاب مخزومی تھے جبکہ دوسرا شخص ابو جہل بن شہام مخزومی تھا۔ عربوں میں اس زمانے میں

تھی کہ خاموشی اور حکمت سے اللہ کا پیغام پہنچایا جائے۔ اللہ کے رسول ﷺ بنو مخزوم ہی کے ایک فرزند ارقم بن ارقم کے گھر کو مرکز قیادت اور مرکز تربیت بنا چکے ہیں۔ مشرکین مکہ کے وہم و گمان میں بھی نہیں آ سکتا تھا کہ ابو جہل کے قبیلے کا ایک نوجوان ہی اپنے گھر کو اللہ کے رسول ﷺ اور مسلمانوں کے لیے وقف کر دے گا۔ مسلمان چھپ چھپا کر دار ارقم میں آتے ہیں، سید المرسلین ﷺ ان کا تزکیہ فرما رہے ہیں ان کی تربیت ہو رہی ہے، انہیں توحید کا سبق دیا جا رہا ہے۔ غیر اللہ کی عبادت سے منع کیا جا رہا ہے، شرک کی بیخ کنی ہو رہی ہے۔

دوسری طرف مسلمانوں پر مظالم جاری ہیں اور ان میں دن بدن اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے کہ ایک دن بڑا زبردست دھماکہ خیز واقعہ ہوتا ہے۔ مکہ کی گلیاں بلند آواز سے ”نعرہ تکبیر، اللہ اکبر“ کی صداؤں سے گونج اٹھتی ہیں۔ یہ آواز بڑی دور تک پہنچ گئی ہے۔ مکہ کی گلیوں میں اس طرح سرعام اللہ کا نام لیا جاتا؟! کافر سوچ میں پڑ گئے کہ یہ کوئی غیر معمولی واقعہ ہے جس کی بازگشت مکہ کی گلیوں اور بازاروں میں ہے۔ مشرکین گھروں سے باہر نکل پڑتے ہیں۔

قارئین کرام! ذرا تاریخ کے الفاظ کو پلٹیں، یہ وہ دن ہے جب سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا ہے۔ صرف ایک روز ہی پہلے جمعرات کے روز اللہ کے رسول ﷺ نے ایک دعا کی تھی:

”اللَّهُمَّ أَيِّدِ الْإِسْلَامَ بِأَحَبِّ الرَّجُلَيْنِ إِلَيْكَ
عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَأَوْعَمَرَ بْنَ هِشَامٍ“
”اے اللہ! تیرے نزدیک عمر بن خطاب یا عمرو بن ہشام میں سے جو تجھے زیادہ محبوب ہو اس کے ذریعے اسلام کو قوت پہنچا۔“

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کی دعا قبول فرمائی۔ اگلے ہی روز جمعہ المبارک کا عظیم دن تھا جب عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو ان دونوں میں سے چن لیا گیا۔ مکہ میں اللہ کے رسول ﷺ کی دعوت کا چرچا عام ہو چکا تھا۔ ہر خاندان میں کشمکش اور چپقلش شروع ہو چکی تھی، کیونکہ قریش کے ہر بڑے قبیلے کا کوئی نہ کوئی فرد مسلمان ہو چکا تھا۔ یہ دعوت آہستہ آہستہ مگر بڑے منظم انداز میں آگے بڑھ رہی تھی۔ عمر بن خطاب نوجوان ہیں۔ اپنی طاقت پر سبھروں سے خاندانی روایات پر سختی سے کاربند، بتوں سے محبت

اور ان کی پوجا کرنے والا عمر ایک عجیب و غریب فیصلہ کرتا ہے۔ ایک حیران کن فیصلہ۔ وہ اس فیصلہ کے انجام سے بے خبر تھا۔ کیوں نہ میں صاحب نبوت کو معاذ اللہ ختم کر ڈالوں۔ یہ سوچتے ہی گھر سے تلوار لی اور اس نہایت خطرناک ارادے سے نکل کھڑا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تو نہایت علیم وخبیر ہے۔ سازشوں کو ناکام کرنا اور اپنے نبی ﷺ کی حفاظت کرنا اس کے لیے کوئی مشکل تو نہیں تھا۔

گلی میں تیزی سے گزرتے ہوئے عمر کی آواز آ رہی ہے کہ وہ اپنے غیر معمولی قد کاٹھ کی وجہ سے جب چلتا ہے تو آنے والوں کو دوسرے پتہ چل جاتا ہے کہ کوئی آ رہا ہے۔ گلی ہی میں ان کے قبیلہ کا ایک فرد نعیم بن عبد اللہ العدوی مل جاتا ہے۔ نعیم بھی اسلام قبول کر چکا ہے، مگر مصلحتاً اسے چھپائے ہوئے ہے۔ عمر کے چہرے مہرے کو دیکھا تو خشکی اور غصے کے آثار نمایاں نظر آئے۔ تلوار ہے جو گلے میں نیام سے باہر لٹک رہی ہے۔ بھانپ گئے کہ کوئی غیر معمولی بات ہے۔ پوچھا: عمر! کدھر کا ارادہ ہے آج ذرا تیور بدلے ہوئے نظر آ رہے ہیں؟ جواب ملتا ہے:

”اے اللہ! تیرے نزدیک عمر بن خطاب یا عمرو بن ہشام میں سے جو تجھے زیادہ محبوب ہو اس کے ذریعے اسلام کو قوت پہنچا۔“

میں محمد کی طرف جا رہا ہوں۔ وہ ہمارے معبودوں کو برا بھلا کہتے ہیں میں ان کے خاتمے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ مسلمان ہر جگہ ہر مقام پر عقل و دانش اور فراست کا پیکر ہوتا ہے۔ سیدنا نعیم کی فراست کو ہزار بار داد دیجیے کہ انہوں نے فوراً ہی بات کا رخ ایک دوسری طرف موڑ دیا۔ فرمانے لگے: سیدنا عمر ذرا یہ تو بتاؤ کہ اگر تم (معاذ اللہ) محمد ﷺ کو قتل کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہو تو پھر بنو ہاشم سے کیسے بچ سکو گے؟ اور ہاں! ذرا یہ بھی بتانا کہ اللہ کے رسول ﷺ کے انھیال بنو زہرہ سے کیسے بچ سکو گے؟ اس دور کے معاشرہ میں یہ ممکن ہی نہ تھا کہ کسی شخص کو قتل کر دیا جائے اور اس کے دوھیال اور انھیال خاموش رہیں۔ قتل کا بدلہ لیا جاتا تھا، جاہلیت کے اس معاشرہ میں اپنے عزیزوں کا انتقام فرض عین سمجھا جاتا تھا۔ سیدنا عمر کے پاس اس سوال کا کوئی جواب نہ تھا۔ سیدنا نعیم کی بات

تو بڑی معقول تھی، مگر سیدنا عمر نے اس بات کا جواب دینے کے بجائے کہا: لگتا ہے کہ تم بھی اپنا پچھلا دین چھوڑ کر بے دین ہو چکے ہو! یہاں ایک بار پھر سیدنا نعیم العدوی کی فراست کو داد دیجیے۔ اگر وہ کہتے: میں مسلمان نہیں ہوں تو اس سے صحابی کی صداقت متاثر ہوتی اور اگر کہہ دیتے: ہاں! میں مسلمان ہوں تو ممکن ہے حالات کچھ اور رخ اختیار کر جاتے۔ مؤمن کی فراست دیکھیے، سبحان اللہ! انہوں نے لمحہ بھر کو سوچا اور کہا: عمر! کیا تمہیں ایک تعجب خیز بات نہ بتاؤں؟ پھر سیدنا عمر کے جواب کا انتظار کیے بغیر بلاتا خیر کہنے لگے: پہلے اپنے گھر کی خبر کیوں نہیں لیتے؟ تمہاری بہن فاطمہ اور بہنوئی سعید اسلام قبول کر چکے ہیں۔ انہوں نے بھی اپنے آباء و اجداد کا دین چھوڑ دیا ہے اور محمد ﷺ کے وفادار بن چکے ہیں۔

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے بہنوئی سیدنا سعید کا تعلق بھی بنو عدی سے تھا۔ رشتہ میں ان کے بھیجے گئے تھے۔ سیدنا سعید کے والد زید بن عمرو بن نفیل زمانہ جاہلیت میں ان گنے پنے افراد میں سے تھے جو علانیہ بتوں سے براءت کا

اظہار کرتے تھے۔ انہوں نے بت پرستی سے دین ابراہیمی کی طرف رجوع کر لیا تھا۔ جہاں تک سیدنا سعید فاطمہ کا تعلق ہے تو وہ اپنے بھائی سیدنا عمر سے چھوٹی تھیں۔ بہنیں بھائیوں کو پیاری تو ہوتی ہیں مگر آج سیدنا عمر پر جاہلیت کی روایات کا جنون طاری تھا۔ سیدنا عمر نے سیدنا نعیم سے اپنی بہن اور بہنوئی کے اسلام لانے کی خبر سنی تو غصے سے بے قابو ہو گئے۔ سیدنا نعیم کا راستہ چھوڑا اور بہن کے گھر کی طرف چل ویے۔ آپ پڑھ چکے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ جب چلتے تو دور تک معلوم ہو جاتا تھا کہ کوئی آ رہا ہے۔ بہن کا گھر زیادہ دور نہ تھا جب گھر کے قریب پہنچے تو اندر سے دھیمی دھیمی پیاری پیاری آوازیں آرہی تھیں۔ ایک بہت ہی عظیم اور عالی ہمت شخصیت سیدنا فاطمہ اور سیدنا سعید بن زید کو قرآن کریم پڑھا رہے تھے۔ اس نوجوان کا نام خباب بن ارت تھا۔ پیٹے کے اعتبار سے لوہار تھے۔ کبھی ایک قریشی عورت ام انمار کے غلام تھے اور اب اس سے مکاتبت کر کے آزاد ہو کر بھی ”موئی“ کی زندگی گزار رہے تھے۔ یہ تلواریں بناتے بڑی ہی عمدہ تلواریں، مکہ میں ان کی چھوٹی سی دکان تھی مگر تلواریں

معاون ثابت ہوا۔

مسلمان کی اپنی ہی شان ہوتی ہے۔ اسے جتنا دبا یا جاتا ہے، ستایا جاتا ہے وہ اتنا ہی مضبوط ہو کر ابھرتا ہے۔ یہ بھی تو اسی ماں اور باپ کی بیٹی تھی جس کی اولاد سیدنا عمرؓ تھے۔ جس ماں کا دودھ سیدنا عمرؓ نے پیا تھا، اسی ماں نے سیدہ فاطمہؓ کو گود میں لے کر لوریاں دی تھیں۔ بہن کی آنکھوں میں آنسو ہیں، مگر شجاعت و عزیمت کی پیکر یہ عظیم خاتون اپنے بھائی کو بڑے پر عزم لہجے میں بتا رہی ہے: ابن خطاب! جوجی میں آتا ہے کروں ہاں میں مسلمان ہوگی ہوں۔ ہاں ہاں! میں نے محمد رسول اللہؐ کا دین قبول کر لیا ہے۔ پھر سیدہ فاطمہؓ نے بھی اپنے خاوند سیدنا سعیدؓ کے الفاظ دہرا دیے: «إِنْ كَانَ الْحَقُّ فِي غَيْرِ دِينِكَ؟» ”اگر تمہارے دین کے بجائے دوسرا دین ہی برحق ہو تو پھر؟“..... ہاں میں شہادت دیتی ہوں: «أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ» سیدہ فاطمہ! آپ کی عظمت کو سلام! آپ کتنی جرأت والی عظیم خاتون ہیں کہ کسی جبر و تشدد کو خاطر میں لائے بغیر آپ نے حق اور سچ

بنانے میں مہارت لا جواب تھی۔ بڑے بڑے سرداران سے تلواریں بنواتے تھے۔ اسلام قبول کیا تو اپنی سابقہ مالکن ام انمار کے ہاتھوں بے حد ستائے گئے۔ ان پر بڑا ظلم کیا گیا مگر اس عظیم المرتبت شخصیت کی عالی ہمتی کو داد دیجیے اور دیکھیے کہ وہ مکہ کے شدید گرم موسم میں آگ کی بھی پردن بھر شدید محنت کرنے کے بعد لوگوں کو قرآن کریم بھی پڑھاتے ہیں۔ اس وقت وہ سیدہ فاطمہؓ بنت خطاب کے گھر میں میاں بیوی کو قرآن پڑھا رہے ہیں۔ سیدنا عمرؓ کے قدموں کی آواز آئی تو سیدنا خبابؓ کو اشارہ ہوا کہ کسی جگہ چھپ جاؤ۔ سیدنا عمرؓ زور سے دروازہ کھٹکھٹاتے ہیں..... اندر سے آواز آئی: کون؟ جواب ملا: ابن خطاب..... بہن نے آکر دروازہ کھولا، سیدنا عمرؓ نے سخت غصے کے عالم میں کہا: اپنی جان کی دشمن! میں نے سنا ہے کہ تم اپنے آبائی دین سے منحرف ہو گئی ہو؟..... سامنے خاموشی ہے..... اور ہاں میں نے ابھی کچھ آواز سنی ہے وہ کیا اور کیسی تھی؟ جواب ملا: کوئی خاص نہیں بس بات چیت ہو رہی تھی..... اب سیدنا عمرؓ نے سیدھی اور صاف بات

لگاتے ہیں۔ بھائی! تم ناپاک ہو اور اس کتاب کو صرف پاک لوگ ہی چھو سکتے ہیں۔ اٹھو غسل یا وضو کرو۔ سیدنا عمرؓ اپنے جسم کو پانی سے پاک کیا۔ صحیفہ کو تھاما اور اسے پڑھنے لگے۔ شروع میں بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھا ہوا تھا۔ اسے پڑھا اس جملے کی فصاحت و بلاغت تو اہل عرب اور اہل زبان ہی جانتے ہیں..... بے اختیار زبان سے نکلا یہ تو بڑے پاکیزہ نام ہیں۔ بلاشبہ رحمن اور رحیم بڑے عمدہ نام ہیں۔ انہی ایام میں سورۃ طہ کی ابتدائی آیات نازل ہوئی تھیں۔ ان کی بصارت ان آسمانی الفاظ کی سیر کرنے لگی: ﴿طه مَا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لِتَشْقَى﴾ سیدنا عمرؓ قرآن پڑھتے جا رہے ہیں۔ ان کے دل کی کیفیت اور حالت بدلتی جا رہی ہے۔ وہ پہلے بھی مسلمانوں کی اپنے ایمان اور عقیدے پر پختگی دیکھ کر خوشگوار حیرت اور مسرت کے طے جلے جذبات محسوس کرتے تھے۔ بہن کا زخمی ہونا، اس کے باوجود ان کی استقامت اور نہایت جرأت سے بھائی کو جواب دینا، بہنوں کی استقامت، قرآن کریم کو خود پڑھنا، یہ تمام باتیں ان پر اثر انداز ہو رہی ہیں اور ان سب سے بڑھ کر یہ کہ

ایک ہی دن پہلے تو اللہ کے رسول نے ان کے لیے دعا فرمائی تھی۔ سیدنا عمرؓ نے تنہا ذال دیے۔ ایمان ان کے دل میں جگہ بنا چکا ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ کی دعا ان کے حق میں قبول ہو چکی ہے۔ بے اختیار کہنے لگے:

یہ تو بڑا عمدہ اور پاکیزہ کلام ہے۔ میں محمد ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونا چاہتا ہوں۔ مجھے ان کا پتہ بتاؤ۔

سیدنا خبابؓ بن ارت بھی ایک کونے میں چھپے ساری باتیں سن رہے ہیں۔ وہ یہ سن کر باہر نکل آئے اللہ کے رسول ﷺ کی دعا کا ذکر کیا اور کہا کہ میں اللہ سے امید کرتا ہوں کہ آپ ہی دعائے مصطفیٰ ﷺ کا مصداق ہو آپ ہی مراد مصطفیٰ ﷺ ہو۔

سیدنا خبابؓ نے سیدنا عمرؓ سے گفتگو کے دوران جب اس بات کا اچھی طرح سے یقین کر لیا کہ کفر و شرک کی آلودگیاں سیدنا عمرؓ کے دل سے نکل چکی ہیں اب ان سے کوئی خطرہ نہیں تو انہیں دار ارقم کا راستہ بتا دیا۔

دار ارقم کوئی آٹھ دس منٹ کے پیدل راستے پر ہو گا۔ دار ارقم پہنچنے دروازے پر دستک دی۔ دروازے کی جھری سے ایک صحابی نے دیکھا کہ سیدنا عمرؓ دروازے پر

سیدنا عمرؓ قرآن پڑھتے جا رہے ہیں۔ ان کے دل کی کیفیت اور حالت بدلتی جا رہی ہے۔ وہ پہلے بھی مسلمانوں کی اپنے ایمان اور عقیدے پر پختگی دیکھ کر خوشگوار حیرت اور مسرت کے طے جلے جذبات محسوس کرتے تھے۔

عمر بن خطاب کے منہ پر کہہ دیا۔ آپ ڈری نہیں، خوف زدہ نہیں ہونیں۔ سیدنا عمرؓ کے کانوں میں گونج رہے ہیں آپ کے یہ الفاظ..... کتنے پاکیزہ ہیں یہ کلمات! ان کے اندر کتنی زبردست کشش، قوت اور خوبصورتی ہے! روتی ہوئی بہن جس کے چہرے سے خون بہہ رہا ہے وہ کس عزم سے، کیسے دلولے سے، کیسے حوصلے اور کتنے یقین کے ساتھ کلمہ طیبہ پڑھ رہی ہے۔ بہن کی یہ جرأت اور صلاحیت دیکھ کر کیا ایک سیدنا عمرؓ کا دل بیچ گیا۔ سارا غم و غصہ ماند پڑ گیا۔ بہن کے خون آلود چہرے پر نظر پڑی تو شرم محسوس ہوئی وہ اب تک کھڑے تھے زمین پر بیٹھ گئے۔ کہنے لگے: وہ کتاب جو تمہارے پاس ہے جس کی تم لوگ تلاوت کر رہے ہو وہ مجھے بھی پڑھنے کے لیے دو۔

سیدہ فاطمہؓ اس حالت میں بھی کتنے مضبوط ایمان والی ہیں! جواب دیتی ہیں: قرآن کو پاکیزہ لوگ ہی ہاتھ

کہتے ہوئے کہا: مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم دونوں بے دین ہو چکے ہو۔ بہنوں سیدنا سعیدؓ نے بھی تمام مصلحتوں کو پس پشت ڈال کر نہایت صاف گوئی سے کام لیتے ہوئے سیدنا عمرؓ سے ایک

سوال پوچھا: کہا: عمر! ذرا یہ تو بتاؤ اگر حق تمہارے دین کی بجائے کسی اور دین میں ہو تو پھر؟..... بس! ان الفاظ کا سننا تھا کہ سیدنا عمرؓ نے آؤ دیکھا نہ تاؤ، جھٹ سے بہنوں کو گریبان سے پکڑ لیا اور مارنا شروع کر دیا۔

قارئین کرام! عرب کہتے ہیں: «رُبَّ ضَائِرَةٍ نَافِعَةٍ» ”بہت سی بظاہر نقصان دہ نظر آنے والی چیزیں بالآخر نفع بخش ثابت ہوتی ہیں۔“ سیدہ فاطمہؓ نے اپنے خاوند کو پختہ دیکھا تو پوری جرأت اور بے خوفی سے آگے بڑھیں۔ سیدنا عمرؓ کی بھاری بھر کم شخصیت سے مرعوب ہوئے بغیر اپنے خاوند کو چھڑانے کی کوشش کرتی ہیں۔ سیدنا عمرؓ اس وقت غصے میں تھے، بہن کو بھی پوری قوت سے ایک تھپڑ جڑ دیا..... بہن کا چہرہ خون آلود ہو گیا۔ ایک بہت بڑے سیرت نگار ابن اسحاق کے مطابق سر میں چوٹ لگی۔ سیدنا عمرؓ کا یہی تشدد ان کی زندگی کا رخ موڑنے میں

مرد و زن کی مساوات

فطرت کے معنائی

جناب عطاء محمد جنجوعہ

اچھے ہوں۔“ (ترمذی کتاب الرضا)

اسلام دین فطرت ہے جس کے اصول و ضوابط معاشرہ کی فلاح و بہبود اور خیر خواہی کی ضمانت فراہم کرتے ہیں۔

مغربی معاشرہ میں اولاد سن بلوغت کو پہنچ جائے تو اس وقت والدین ان کی پرورش و نگہداشت کی ذمہ داری سے سبکدوش ہو جاتے ہیں کہ وہ خود کمائے کھائے اور اپنا جیون ساتھی تلاش کرے ان پر کوئی قدغن نہیں۔

مغربی عورت جذبات کی رو میں غلط فیصلہ کرتی ہے۔ عموماً طلاق تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ ہندی معاشرہ میں لڑکی مجبور و بے بس ہوتی ہے اس کے نکاح کے لیے والد کی اجازت ضروری ہے لڑکی کی رضا مندی ضروری نہیں۔ اسلام اعتدال پسند مذہب ہے جہاں بچی کی دلچسپی و رضا مندی ضروری ہوتی ہے۔ والد کے تجربے اور بیٹی کی

اہل مغرب آزادی کے علمبردار بن کر دنیا بھر میں نسوانی حقوق کا پرچار کر رہے ہیں۔ اہل علم غور کریں کہ حقائق کے آئینہ میں وہ عورتوں کے حقوق کے محافظ ہیں یا لیرے؟ اسلام سے قبل عورت مظلومی کی زندگی بسر کر رہی تھی اسے کسی قسم کا کوئی حق حاصل نہ تھا۔ وہ مردوں کے رحم و کرم پر تھی اس کی بازاروں میں جانوروں کی طرح خرید و فروخت ہوتی تھی۔ ایک مرد کی ملکیت میں کئی عورتیں ہوتی تھیں جس کے مرنے کے بعد وراثت اس کی بیویوں کو آپس میں تقسیم کرتے تھے۔ اسلام نے بیٹی کو باپ کی ماں کو بیٹے کی بیوی کو خاوند کی میراث میں حق دار بنایا۔ بلاشبہ جائیداد میں بیٹی کو بھائی کی نسبت نصف حصہ ملتا ہے۔ حکمت کا راز یہ ہے کہ شادی کے بعد نان و نفقہ کی ذمہ داری اس کے خاوند کی ہوتی ہے۔ حق مہر بھی خالص عورت کی ملکیت ہوتا ہے

اس کے تصرف میں شوہر کا کوئی حق نہیں۔ خدا خواستہ ناچاکی کی صورت میں طلاق تک نوبت پہنچ جائے تو عدت گزارنے تک خرچہ کی ذمہ داری مرد پر عائد ہوتی ہے۔ نابالغ اولاد کے نان و نفقہ کا بوجھ والد پر ہوتا ہے۔ اسلام نے

زکوٰۃ کے مصارف میں بیوہ عورت کو فاقہ رکھا ہے۔ اسلام نے عورت کو عزت و احترام دے کر گھر کی مالک بنادیا۔

اسلام نے ماں کی عظمت، بہن سے شفقت اور بیوی کے حقوق کا درس دیا ہے۔ محسن انسانیت ﷺ نے بیٹیوں کی عمدہ پرورش و تربیت کرنے والے کو جنت کا حقدار ٹھہرایا ہے۔ ماں سے حسن سلوک کو قرب الہی کا ذریعہ کہا اور جنت کو ماں کے قدموں تلے فرمایا۔ رحمت عالم ﷺ نے بیوی سے حسن سلوک کرنے والے شوہر کو اعزاز دیا۔ اور فرمایا:

”کامل ایمان والے مومن وہ ہیں جو اپنے اخلاق میں سب سے اچھے ہوں اور تم میں سب سے اچھے وہ لوگ ہیں جو اپنی بیویوں کے حق میں سب سے

اسلام نے ماں کی عظمت، بہن سے شفقت اور بیوی کے حقوق کا درس دیا ہے۔ محسن انسانیت ﷺ نے بیٹیوں کی عمدہ پرورش و تربیت کرنے والے کو جنت کا حقدار ٹھہرایا ہے۔ ماں سے حسن سلوک کو قرب الہی کا ذریعہ کہا اور جنت کو ماں کے قدموں تلے فرمایا۔

دلچسپی کے احتیاج سے فیصلہ معقول ہوتا ہے۔ شادی شدہ جوڑا خوش مزاجی سے زندگی بسر کرتا ہے اور طلاق تک نوبت کم ہی آتی ہے۔ البتہ بیوہ یا مطلقہ عورت دوسری دفعہ نکاح کرنا چاہے تو وہ اپنے خاوند کے انتخاب میں خود مختار ہے کیونکہ وہ ازدواجی مراحل کے تجربات سے گزر چکی ہوتی ہے۔ البتہ اس کا نکاح بھی ولی کے زیر نگرانی ہی ہو گا۔ دین اسلام حکمت کا خزینہ ہے۔

روئے کائنات پر جن و انس درند چرند پرند اور حشرات الارض اللہ کی مخلوق ہیں لیکن امتیازی اوصاف کی وجہ سے انسان اشرف المخلوقات ہے۔ اللہ نے انسان کو دیگر مخلوقات سے ممتاز و نمایاں حیثیت دینے کے لیے عقل کی نعمت سے نوازا ہے۔ وہاں اسے پردہ کرنے کا حکم دیا ہے۔

اگر انسان بے پردہ ہو کر آوارگی کا مظاہرہ کرے تو انسان اور حیوان میں کیا فرق رہ جاتا ہے؟ اللہ نے مرد کی ساخت اور بیرونی ذمہ داریوں کو مد نظر رکھ کر ناف سے گھٹنوں تک پردہ کرنے کا حکم دیا ہے لیکن صنف نازک کے خد و خال اور محدود فرائض کی وجہ سے پورے جسم کو ستر قرار دیا ہے۔ اللہ نے عورت کے فطری جذبہ کی تسکین کے لیے قیمتی زیورات پہننے کی اجازت دی لیکن کھلے عام نمود و نمائش کرنے سے منع کیا ہے جبکہ مرد پر سونے کا استعمال ممنوع قرار دیا ہے۔

مرد و عورت بحیثیت تخلیق انسانی برابر ہیں وہ زہد و تقویٰ کی مسابقت میں منفرد مقام حاصل کر سکتے ہیں۔ وہ دونوں اپنے افعال و کردار کے معاملہ میں اللہ کے سامنے جواب دہ ہیں۔ البتہ طبعی ساخت کے لحاظ سے عورت اور مرد مختلف ہیں۔ دونوں کے فطری اوصاف اور دائرہ کار جدا ہیں۔ اس بنا پر ان کے حقوق و فرائض مختلف ہیں۔

مرد فطری طور پر جفاکش، قوی، توانا اور تناور ہوتا ہے۔ اللہ نے بھاری بھر کم کام مرد پر ڈالے ہیں۔ وہ معیشت، زراعت و تجارت، صنعت و حرفت اور دفاعی امور کا ذمہ دار ہے۔ جبکہ عورت نرم و نازک ہوتی ہے اس کو محبت و شفقت الفت و مامتا کے اوصاف سے نوازا ہے۔ اس بنا پر

نسل نو کی پرورش و تربیت کی ذمہ داری عورت پر عائد کی ہے۔ اسلام میں عورت اپنے خاوند کے گھر کی نگران و ملکہ ہے۔ امتیازی فرق کے باوجود نسل انسانی کی ترقی و فلاح و بہبود کے لیے مرد و عورت کا کردار

لازم و ملزوم ہے تاہم نوعیت مختلف ہے۔

عورت کو ایام ماہواری، حمل، رضاعت کے دشوار مراحل سے گزرتا پڑتا ہے اگر اسے مذکورہ مدت میں معاشی ضروریات پورا کرنے کے لیے گھر سے باہر جانا پڑے تو اسے آزادی نصیب ہوئی یا مجبوری حاصل ہوئی؟

اسلام نے اہل و عیال کی کفالت کی ذمہ داری مرد پر عائد کی ہے عورت پر نہیں مرد اپنی جان کو خطرہ میں ڈال کر محنت و مشقت کرتا ہے۔ بھٹی میں پکھلتے لوہے کو سانپے میں ڈھالنا، پہاڑ کھود کر معدنیات نکالنا، سمندر کی عمیق گہرائی تک جا کر ہیرے جواہرات تلاش کرنا، فلک بوس پلازوں کی تعمیر و زیبائش کرنا، ٹینکوں میں بیٹھ کر دشمن کے علاقوں میں گولے برسانا، کرکٹ ڈھوپ کے دوران کھیتوں میں ہل چلانا وغیرہ۔

پر بلند آواز میں ”نعرہ تکبیر اللہ اکبر“ کے کلمات ہیں۔ ہاں وہی اللہ جس سے بڑا کوئی نہیں۔

سیدنا عمر فاروقؓ

بیتہ

گائے کا گوشت

بیتہ

”الثقات“ میں ذکر کیا ہے لیکن اکیلے امام ابن حبان کی توثیق اہل علم کے ہاں معتبر نہیں ہوتی۔

⑤ عبد الحمید بن زیاد بن صفی بن صہیب کا اپنے باپ سے اور اس کے باپ کا اپنے باپ سے سماع معلوم نہیں۔

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

[لَا يُعْرَفُ سَمَاعُ بَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ]

(الضعفاء الكبير للعقيلي: 47/3)

”ان کا باہم سماع معلوم نہیں۔“

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

[وَلَا يَثْبُتُ مَا فِي هَذَا الْإِسْنَادِ] (زاد المعاد: 298/4)

”اس سند سے مروی روایت ثابت نہیں۔“

الحاصل

قرآن کریم و احادیث صحیحہ کی روشنی میں گائے کا گوشت کھانا جائز ہے اس میں کوئی بیماری نہیں۔ جن روایات میں بیماری کا ذکر ہے، ان میں سے کوئی ایک بھی باسند صحیح، رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں۔ واللہ اعلم

فضلاء جامعہ حرمین کا اجتماع

⑥ مؤرخہ 21 فروری بروز اتوار بعد نماز ظہر فضلاء جامعہ حرمین ظفر وال کا دوسرا سالانہ اجتماع زیر صدارت حافظ عبد الغفار ریحان امیر تحصیل ظفر وال منعقد ہوا جس میں تقریباً ستر فضلاء جامعہ شریک ہوئے۔ اجتماع کی غرض دعایت فضلاء کی اپنے اساتذہ سے ملاقات آپس میں تعارف جامعہ سے تعاون اور ترقی کی راہوں کے متعلق مشاورت تھی۔ حاضری اور مقصد کے لحاظ سے اجتماع انتہائی کامیاب رہا۔

نوٹ: جامعہ حرمین کے فضلاء اندرون و بیرون ملک مختلف شعبہ ہائے زندگی میں سرکاری و غیر سرکاری طور پر خدمات انجام دے رہے ہیں۔ اللہم زدو! شعبہ نشر و اشاعت جامعہ حرمین ظفر وال ضلع نارووال فون 0542538028

غور کریں! کیا یہ امور صنف نازک بآسانی سرانجام دے سکتی ہے؟ ہرگز نہیں! یہ صنف نازک کے بس کا روگ نہیں۔ اللہ نے جنکشی و جرات کے اوصاف مرد میں ودیعت کیے ہیں جسے وہ بطریق احسن انجام دے سکتا ہے۔ اگر عورت روزگار کے سلسلہ میں دفتر یا فیکٹری جائے مرد بچن میں کھانا تیار کرنے ماں کی عدم موجودگی میں بچے کو بازاری دودھ پلائے۔ روئے تو جھولے میں ڈال کر دل بہلائے۔ سو جائے تو گھر کی صفائی کرنے کپڑے دھوئے۔ بیوی کے لیے دوپہر کا کھانا تیار کرنے ہوم ورک ختم ہو جائے تو جا کر بیوی کو لے آئے۔ کیا یہ نظام فطرت کے عین مطابق ہے...؟ اگر دونوں میاں بیوی روزگار کے سلسلہ میں گھر سے باہر جائیں تو روٹی ہوئی سے کھالیں گے لیکن بچوں کی نگہداشت کون کرے گا؟ تنخواہ پر کسی آیا کا انتظام کر لیں تو بیوی کی کمائی کی بچت حاصل کیا ہوگی؟ دوسری بات یہ ہے کہ بچوں کی پرورش اور اخلاقی تربیت جو حقیقی ماں کر سکتی ہے وہ آیا نہیں کر سکتی۔ ایک عورت گھر میں نسوانی فرائض انجام دے سکتی ہے بچوں کی تربیت کر سکتی ہے لیکن وہ امور مرد انجام نہیں دے سکتا۔

اگر عورت امور خانہ داری اور بچوں کی پرورش کے ساتھ ساتھ معاشی ترقی کی دوڑ میں چند نکلوں کی خاطر گھر سے باہر نکل کر مخلوط ماحول میں ذہنی و جسمانی مشقت طلب کام کرنے لگے تو کیا اس میں عورت کی فلاح و بہبود کی ضمانت ہے یا اس پر ظلم و زیادتی؟

عورت کا خاندان سے خورد نوش بود و باش یا زیب و زینت کے لیے فرمائش کرنا عزت افزائی ہے یا رسوائی؟ اسلامی معاشرہ میں عورت گھر کی مالکہ بن کر خانگی فرائض انجام دیتی ہے جبکہ مرد شرعی طور پر بیوی بچوں کی کفالت کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ مرد غفلت سے کام لے تو اس کی بیوی قانونی چارہ جوئی کا حق رکھتی ہے۔

افزائش نسل کے لیے جو امور عورت کی طبعی ساخت کرتی ہے وہ مرد انجام نہیں دے سکتا، اسی طرح جو کام مرد انجام دے سکتا ہے سب عورتیں مل کر افزائش نسل کا سبب نہیں بن سکتیں۔ یہ نظام فطرت کے سراسر منافی ہے۔

مرد وزن کی مساوات کے علیرہ دار صاحبان کے پاس اس کا معقول جواب کیا ہے؟ اسلام اللہ کا نازل کردہ نظام ہے جس کے ضابطے مرد و عورت کی فطرت کے عین مطابق ہیں۔

اللہ کے رسول ﷺ فرما رہے ہیں: عمر بن خطاب کے لیے دروازہ کھول دو۔ سیدنا عمرؓ اندر داخل ہوئے، وہ لمحات کتنے تاریخ ساز اور پاکیزہ تھے! سیدنا عمرؓ آگے بڑھے بارگاہ رسالت مآب میں حاضر ہوئے۔ آج نگاہیں جھکی ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے نعر اور شرک کی دیر تہوں کو پاش پاش کر دیا ہے۔ عقیدہ توحید بہن کے گھر میں ہی نصیب ہو چکا ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ ان کے کپڑوں کو پکڑ کر اپنی طرف کھینچ رہے ہیں اور لسان نبوت سے فرما رہے ہیں:

عمر! کیا تم اس وقت تک باز نہیں آؤ گے جب تک اللہ تعالیٰ تم پر بھی ویسی ہی ذلت و رسوائی اور عبرتاک سزا نازل نہ فرما دے جیسی ولید بن مغیرہ پر نازل فرمائی تھی۔ آپ ﷺ سیدنا عمرؓ کے لیے دعا فرما رہے ہیں: اللہ! اسے ہدایت نصیب فرما، اس کے ذریعہ اسلام کو قوت اور طاقت عطا فرما۔۔۔۔۔۔ سیدنا عمر فاروقؓ کی آواز بلند ہو رہی ہے۔

”أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ“ دار ارقم میں صحابہ کرام بڑے شوق و محبت سے اس خوبصورت منظر کو دیکھ رہے ہیں۔ آج سیدنا عمرؓ جیسی عبقری شخصیت بھی مسلمان ہو گئی ہے۔ پھر ان کی زبانوں

علامہ احسان الہی ظہیر شہید

جناب رانا محمد راشد

بھی حاصل کر لی تھی اور ۱۹۶۱ء میں آپ نے ایم اے فارسی اور ایم اے اردو کی ڈگریاں بھی حاصل کر لیں۔ اس کے بعد مدینہ یونیورسٹی میں داخلہ حاصل کر کے سعودی عرب چلے گئے۔

آپ نے چار سال کا عرصہ جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں گزارا اور مدینہ یونیورسٹی میں جو وقت گزارا وہ بڑا بھرپور تھا۔ آپ یونیورسٹی کے نمایاں ترین طالب علم کی حیثیت کے حامل تھے۔ مدینہ یونیورسٹی میں آپ نے صرف پڑھا ہی نہیں بلکہ طالب علم ہونے کے باوجود اپنے اساتذہ کی جگہ پڑھایا اور آپ کے ان لیکچرز میں آپ کے اساتذہ بھی شریک ہوئے جو ایک اعزاز کی بات ہے۔

آپ مدینہ یونیورسٹی سے اعلیٰ اعزاز کے ساتھ فارغ ہوئے۔ آپ نے ۹۳.۵ فیصد نمبر حاصل کر کے پہلی پوزیشن حاصل کی۔ پاکستان واپس آ کر آپ نے چند مضامین میں ایم اے کی ڈگریاں حاصل کیں اور کراچی یونیورسٹی سے ایل ایل بی کی ڈگری حاصل کی۔

سعودی عرب سے واپسی کے بعد ہفت روزہ الاعتصام کی ادارت آپ کے سپرد کر دی گئی اور آپ چھپانوالی مسجد میں خطیب مقرر ہوئے۔ اس سلسلہ میں آپ کی شیخ محمد اشرف مرحوم سے پہلی ملاقات میاں عبدالعزیز مالواڑہ کی کوشی میں ہوئی۔ مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ نے شیخ اشرف صاحب کو بتایا کہ علامہ صاحب مسجد میں خطبہ کے فرائض انجام دیں گے۔ لیکن شیخ صاحب نے علامہ صاحب کی موجودگی میں ہی تردد اور اپنی ہچکچاہٹ کا اظہار کر دیا کہ مجھے یقین نہیں کہ اس نو آموز نوجوان کی وجہ سے جامع چھپانوالی کی رونق رفتہ واپس آ سکے گی۔ لیکن مولانا سلفی کے اصرار پر شیخ اشرف صاحب علامہ صاحب کو دو تین ہفتے برداشت کرنے کو تیار ہو گئے۔ پھر وہ دو تین ہفتے ختم نہ ہوئے حتیٰ کہ علامہ احسان الہی ظہیر شہادت کے رتبے پر فائز ہو گئے۔

میدان سیاست میں آمد:

بچپن سے ہی آپ کو سیاست میں دلچسپی تھی لیکن عملی

تاریخ انسانی بڑے بڑے دانشوروں مبلغوں اور مقررین سے بھری پڑی ہے جو سب اپنے طور پر ٹیکنوں کی حیثیت رکھتے ہیں۔ انہی ٹیکنوں میں ایک جو ہر نایاب علامہ احسان الہی شہید ہیں جن کا نام آسمان پر ستاروں کی مانند چمکتا رہے گا۔ آپ کی خدمت کے اپنے پرانے سب معترف ہیں۔ آج میں علامہ صاحب کے ابتدائی حالات اور تعلیم کے چند واقعات آپ کی نذر کرنے جا رہا ہوں۔

ابتدائی حالات اور تعلیم

امام العصر حضرت علامہ احسان الہی ظہیر شہید ۳۱ مئی ۱۹۳۵ء کو جمعرات کے دن پیدا ہوئے۔ آپ کی ولادت سیالکوٹ کے محلہ احمد پورہ میں ہوئی۔ اس محلے کا نام آپ کے دادا احمد دین کے نام پر رکھا گیا۔ اس زمانے میں مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی کے علم و فضل کا بڑا شہرہ تھا۔ اس لیے آپ کے والد حاجی ظہور الہی صاحب بھی مولانا ابراہیم میر سیالکوٹی کے علم و فضل کے گرویدہ ہو گئے۔ نہ صرف گرویدہ ہوئے بلکہ ان کے دروس اور ہند و نصائح سے متاثر ہو کر اپنے دل میں پختہ ارادہ کر لیا کہ اگر اللہ نے بیٹا دیا تو اس کو نبی آخر الزماں ﷺ کے دین کا طالب بناؤں گا۔

چنانچہ اس سوچ کے نتیجہ میں حضرت علامہ احسان الہی ظہیر کو قریباً ساڑھے سات سال کی عمر میں پرائمری کلاس سے فراغت کے بعد مسجد بازار پنساریاں سیالکوٹ میں حفظ کے لیے داخل کروا دیا گیا۔ اس طرح آپ نے ۹ برس کی عمر میں حفظ قرآن کا دشوار مرحلہ طے کر لیا۔ اسی سال آپ نے کم عمری کے باوجود رمضان المبارک میں قرآن پاک سنایا۔ اس کے بعد آپ نے مختلف دینی مدارس سے ابتدائی علوم سے آگہی حاصل کی۔ جامعہ اسلامیہ گوبرانوالہ سے آپ نے مختلف کتب وحدیث کی فراغت حاصل کی، جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں مولانا شریف اللہ سے فلسفہ اور منطق کی تعلیم حاصل کی۔

اسی طرح ۱۹۶۰ء تک آپ دینی تعلیم مکمل کر چکے تھے۔ اسی سال پنجاب یونیورسٹی سے عربی میں بی اے آنرز کی ڈگری

طور پر ایوب خان کے دور میں سیاست میں آئے جب اس کے خلاف تحریک چل رہی تھی۔ آپ نے آغاز عید کے ایک سحر انگیز خطبے سے کیا۔ یہ آپ کی پہلی سیاسی تقریر تھی اور اس ایک تقریر نے ہی آپ کو صف اول کے خطیبوں میں کھڑا کر دیا۔ اس کے بعد آپ نے باقاعدہ سیاست میں حصہ لینا شروع کر دیا۔ ایوب خاں کے بعد آپ نے جنرل یحییٰ خان کی بد اعمالیوں کی بھی گرفت کی، آپ پر کئی سیاسی مقدمات بنائے گئے جو آپ کے ارادوں میں لرزش پیدا نہ کر سکے بلکہ آپ اور قوت ایمانی سے سرشار ہو گئے اور باطل قوتوں کے سامنے سیدسہ پلائی ہوئی دیوار بن گئے۔

جب ذوالفقار علی بھٹو نے بنگلہ دیش منظور کرنے کا اعلان کیا تو آپ نے حب الوطنی کے جذبہ سے سرشار ہو کر بنگلہ دیش نامنظر کی تحریک میں بڑی شدت سے حصہ لیا۔ آپ نے اپنی خطابت کی صلاحیت کو خوب استعمال کیا۔ آپ کی خطابت نے جلسوں میں عجیب ہی رنگ بھر دیا۔ آپ کی خطابت کی وجہ سے آپ پر متعدد مقدمات بنائے گئے اور آپ کو پابند سلاسل کر دیا گیا۔ آپ نے جریدہ الاعتصام کو اپنے لہو سے سینچا تھا مگر جب بھٹو نے آپ پر عرصہ حیات تنگ کر دیا تو ہر مذہبی جریدے نے آپ کی گرفتاری پر احتجاج کیا۔

آغا شورش کاشمیری خود بلا کے مقرر تھے۔ منٹو پارک لاہور میں عید کے اجتماع میں علامہ احسان الہی ظہیر کا خطبہ سن کر آغا شورش کاشمیری نے تاریخی کلمات کہے۔ آغا شورش نے کہا کہ میں خود بھی بہت بڑا مقرر ہوں، فن خطابت میں خوب دسترس رکھتا ہوں مگر میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ اگر علامہ احسان الہی آئندہ خطابت چھوڑ بھی دیں تو ان کو اس ایک تقریر کی بدولت برصغیر پاک و ہند کے بڑے خطیبوں میں شمار کیا جائے گا۔ میاں عبدالعزیز مالواڑہ نے علامہ کے کندھے پر تھمکی دیتے ہوئے کہا کہ اگر ہندوستان کے بڑے بڑے خطیبوں اور سیاستدانوں کی معرکہ آراء تقاریر اکٹھی کی جائیں تو ان میں جو تقریر سر فہرست رکھی جائے گی وہ یہی ہوگی۔ علامہ صاحب کی خدمات لکھنے کے لیے سالوں چاہئیں لیکن یہ صفحات اتنی طوالت کا تحمل نہیں ہو سکتے۔ مختصراً یہ کہ علامہ صاحب آسمان پر چمکتے ہوئے آفتاب کی مانند ہیں جس کی روشنی کبھی ختم نہیں ہوگی۔

گائے کا گوشت

حدیثی دلائل

رسول اللہ ﷺ کا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو گائے کا گوشت بھیجا:

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

[فَدَخَلَ عَلَيْنَا يَوْمَ النَّحْرِ بِلَحْمٍ بَقَرٍ، فَقُلْتُ: مَا هَذَا؟ قَالَ: نَحَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَزْوَاجِهِ.] (البخاري: 1709)

”عید الاضحیٰ کے دن ہمارے پاس گائے کا گوشت بھیجا گیا“ میں نے کہا یہ گوشت کہاں سے؟ لانے والے نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں کی طرف سے قربانی کی ہے۔“

گائے کا گوشت کھانے کا حکم دینا:

[أَتَى النَّبِيَّ ﷺ بِلَحْمٍ بَقَرٍ فَقِيلَ: هَذَا مَا نَصَدَّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ، فَقَالَ: "هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ."] (مسلم: 1075)

”نبی اکرم ﷺ کے پاس گائے کا گوشت لایا گیا، آپ ﷺ سے کہا گیا کہ یہ بریرہ پر صدقہ کیا گیا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ اس کے لیے صدقہ اور ہمارے لیے تحفہ ہے۔“

صحیح مسلم میں اسی واقعہ سے متعلق آپ ﷺ کے یہ بھی الفاظ ہیں:

[فَكُلُوا] (مسلم: 1075)

”آپ سب اسے (گائے کا گوشت) کھائیے۔“

رسول اللہ ﷺ نے گائے کا گوشت کھانے کی خواہش کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا:

[أَوْ صَنَعْتُمْ لَنَا مِنْ هَذَا اللَّحْمِ] (مسلم: 1504)

”کتنا اچھا تھا کہ آپ ہمارے لیے اس گوشت

میں سے کچھ تیار کر دیتے۔“

ظاہر ہے کہ آپ ﷺ نے گائے کا گوشت کھایا بھی

ہوگا، اگرچہ کسی روایت میں ایسے الفاظ ہمیں نہیں ملے۔

قرآن مجید و احادیث صحیحہ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ گائے کا گوشت کھانا جائز و مباح ہے اور اس میں کسی قسم کی کوئی بیماری نہیں۔ دلائل ملاحظہ فرمائیں:

قرآنی دلائل

فرمان باری تعالیٰ ہے:

[وَالْأَنْعَامَ خَلَقْنَا لَكُمْ فِيهَا دِفْءٌ وَمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ] ﴿١٦٦﴾ (النحل)

”اور اسی نے چوپائے پیدا کیے جن میں تمہارے لیے گرم لباس اور کئی فوائد ہیں اور ان میں سے بعض کا تم گوشت کھاتے ہو۔“

ایک اور مقام پر فرمایا

[فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطِيعُوا أَمْرَ الْفَقِيرِ] ﴿١٦٧﴾ (الحج)

”ان (چوپاؤں) کا گوشت خود بھی کھاؤ اور بھوکے فقیر کو کھاؤ۔“

نیز ایک اور مقام پر فرمایا:

[اللَّهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمْ الْأَنْعَامَ لِتَكُونُوا مِنْهَا] ﴿١٦٨﴾ (الزمر)

”اللہ وہ ہے جس نے بعض چوپائے تمہاری سواری اور بعض تمہاری خوراک کے لیے پیدا کیے۔“

جناب انور شاہ کشمیری دیوبندی صاحب لکھتے ہیں:

[وَكَذَلِكَ مَا اشتهر من أن النبي ﷺ لم يثبت عنه أكل لحم البقر، ففاسد أيضاً، فإنه ثبت عنه أكله في قصة بَرِيرَةَ، وكذلك في قصة أخرى.] (فيض الباري)

”اور اسی طرح جو یہ بات مشہور کر دی گئی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے گائے کا گوشت نہیں کھایا تو یہ بھی صحیح نہیں کیوں کہ بریرہ رضی اللہ عنہا کے اور ایک دوسرے واقعہ میں آپ ﷺ سے گائے کا گوشت کھانا ثابت ہے۔“

مذکورہ دلائل شریعہ سے ثابت ہوا کہ گائے کے گوشت میں کوئی بیماری نہیں، ورنہ قرآن و سنت میں اس کے کھانے کی اجازت نہ ہوتی۔ اللہ رب العالمین نے اپنے بندوں کے لیے بیماری سے پاک چیزوں کو پسند کیا ہے نہ کہ بیماری والی چیزوں کو۔ کیا یہ ہو سکتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ ایسے جانور کی قربانی سے اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کریں اور اپنے اہل و عیال کو کھانے کا حکم فرمائیں، نیز خود کھانے کی خواہش ظاہر کریں جس کے گوشت میں بیماری ہو؟ ایسا ہرگز ممکن نہیں۔

گائے کے گوشت میں بیماری والی روایات:

جن روایات میں بیماری کا ذکر آیا ہے ان میں سے ایک بھی بسند صحیح ثابت نہیں۔ دلائل ملاحظہ فرمائیں:

کلی روایت:

رسول اللہ ﷺ سے منسوب ہے:

[ألبانها شفاء، وسمنها دواء، ولحمها

داء.] [المراسل لأبي داود، مسند علي بن الجعد، المعجم الكبير

للطبراني، مكتبة ابن تيمية، شعب الإيمان للبيهقي]

”گائے کا گوشت شفاء، اس کا گھی دوا، اور اس کا

گوشت بیماری ہے۔“

تبصرہ:

یہ روایت ”ضعیف“ ہے کیوں کہ:

① اس کی سند میں ایک نامعلوم ”مبہم“ راویہ ہے لہذا اس

کی بیان کردہ روایت کا کوئی اعتبار نہیں۔

حافظ دمشقی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

[والمرأة لمر تسم، وبقية رجاله ثقات.]

(مجمع الزوائد: 90/5)

”اس کی سند میں ”امراة“ مبہم ہے اور باقی راویہ

ثقفہ ہیں۔“

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

[وفي السند امرأة مبهم.] [الامتناع بالأربعين

المتباينة السماع: 100/1]

”اس کی سند میں ایک مبہم راویہ ہے۔“

تنبیہ:

اس روایت کے ایک راوی زہیر اس مبہم راویہ

کے بارے میں کہتے ہیں:

[صُدُوْقَة] (مسند علی بن الجعد: 393/1)
”جی ہے۔“

جب کہ احمد حدیث ایسی توثیق کو قبول نہیں کرتے۔
حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ ایسی صورت کے بارے میں
لکھتے ہیں:

اوْكَذَا لَا يُقْبَلُ خَبَرُهُ وَلَوْ أَنَّهُمْ بَلَفِظَ
التَّعْدِيلَ، كَأَن يَقُولَ الرَّاوي عَنْهُ:
أَخْبَرَنِي الثَّقَّةُ؛ لِأَنَّهُ قَدْ يَكُونُ ثَقَّةً عِنْدَهُ
مَجْرُوحاً عِنْدَ غَيْرِهِ. وَهَذَا عَلَى الْأَصَحِّ فِي
الْمَسْأَلَةِ. [نزعة النظر في توضيح نخبة الفكر: 125/1]
”اسی طرح ”مبہم راوی“ کی روایت قبول نہیں کی
جائے گی خواہ اس کو لفظ تعدیل سے مبہم
رکھا جائے۔ مثلاً راوی اس طرح کہہ دے: مجھے
ثقة نے خبر دی، کیوں کہ کبھی ایک راوی مروی عنہ
کو اپنے نزدیک ثقة سمجھتا ہے لیکن وہ دوسروں کے
ز نزدیک مجروح ہوتا ہے۔ اس بارے میں صحیح ترین
قول یہی ہے۔“

لہذا زہیر کا مبہم راویہ کو ”صدوقہ“ کہنے سے ابہام
دور نہ ہوگا۔

① دوسری علت اس میں ارسال ہے۔ اسی لیے امام ابو
داؤد نے اس روایت کو اپنی کتاب ”المراسل“ میں
ذکر کیا ہے۔

شعب الایمان بیہقی میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطہ
سے یہ سند متصل ہو جاتی ہے، لیکن اس کی سند میں وہی
”امراۃ“ والی علت ہے۔ یعنی سند کا اتصال بسند ضعیف
ہے، صحیح سند کے ساتھ سند کا اتصال ہوتا تو قابل قبول ہوتا۔
یوں امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ کا فیصلہ ہی راجح معلوم
ہوتا ہے۔

علامہ سخاوی اور علامہ مناوی نے بھی اس روایت کو
”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ (الاجوبۃ المرضیۃ للسخاوی: 22/1؛
فیض القدیر للذہبی: 155/2)

دوسری روایت:

رسول اللہ ﷺ سے منسوب ہے:
[عَلَيْكُمْ بِالْبَاقَانِ الْبَقَرِ وَسُمْنَانِهَا، وَإِيَّاكُمْ
وَلَحُومَهَا فَإِنَّ الْبَاقَانِ وَسُمْنَانِهَا دَوَاءٌ]

وَشِفَاءٌ وَلَحُومُهَا دَاءٌ. [المستدرک: 8232]
”گائے کا دودھ، گھی استعمال کرو اور اس کے
گوشت سے پرہیز کرو کیوں کہ اس کا دودھ اور گھی
شفا اور اس کا گوشت بیماری ہے۔“

تبصرہ:

یہ روایت سخت ”ضعیف“ ہے کیوں کہ:
① اس کو بیان کرنے والا راوی سیف بن مسکین محدثین
کرام کے ہاں ضعیف و مجروح ہے۔

حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ اسی روایت کے بارے میں لکھتے ہیں:
[فی سیف بن مسکین، وہاہ ابن حبان۔]
[تلخیص الذہبی علی مستدرک الحاکم: 1074]
”اس میں سیف بن مسکین ہے۔ اس پر ابن حبان
نے جرح کی ہے۔“

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ ”سیف بن مسکین“ کے
بارے میں فرماتے ہیں:

[يَأْتِي بِالْمَقْلُوبَاتِ وَالْأَشْيَاءِ الْمَوْضِعَاتِ لَا
يَحِلُّ الْإِحْتِجَاجُ بِهِ. [المجروحین لابن حبان: 446]
”یہ راوی سندیں بدل دیتا تھا اور موضوع
روایات بیان کرتا تھا۔ اس کی روایات کو دلیل
بنانا جائز نہیں۔“

① اس سند میں عبد الرحمن بن عبد اللہ بن عتبہ بن عبد اللہ
بن مسعود ”مسعودی“ راوی ہے جس کا حافظہ آخری عمر
میں خراب ہو گیا تھا۔ اس سند میں ان سے بیان
کرنے والا شاگرد سیف بن مسکین ہے۔ یہ ضعیف
و مجروح ہونے کے ساتھ ساتھ ان لوگوں میں سے بھی
نہیں جنہوں نے مسعودی سے حافظے کی خرابی سے
پہلے روایات سنی تھیں۔

صرف یہی نہیں کہ سیف بن مسکین کا شمار محدثین
نے مسعودی کے اختلاط سے پہلے روایات لینے والے
لوگوں میں نہیں کیا بل کہ سیف بن مسکین بصری تھا۔
بصریوں اور کوفیوں کے بارے میں امام احمد بن
حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

[ومن سمع منه بالبصرة والكوفة
فسماعه جيد. [تاریخ بغداد: 480/11]
”جس نے مسعودی سے بصرہ اور کوفہ میں روایت

سنی اس کا سماع درست ہے۔“

② اس روایت میں عبد الرحمن بن عبد اللہ بن مسعود کا
اپنے والد گرامی، سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے
سماع ثابت نہیں۔

تیسری روایت:

رسول اللہ ﷺ سے منسوب ہے:
[سَمْنُ الْبَقَرِ وَالْبَاقَانِ شِفَاءٌ وَلَحُومُهَا دَاءٌ]
[الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدي: 300/7]

تبصرہ:

یہ روایت موضوع (جھوٹی) ہے کیوں کہ اس کی
سند میں محمد بن زیاد، طحان، میمون ”کذاب“ ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اس کے بارے میں فرماتے ہیں
[كَذَّابٌ حَبِيبٌ أَغْوَرَ يَضَعُ الْحَدِيثَ]
[العلل ومعرفۃ الرجال: 297/3]

”یہ بہت جھوٹا، خبیث، کانٹا اور حدیث گھڑ کر رسول
اللہ ﷺ کی طرف منسوب کرنے والا شخص تھا۔“

چوتھی روایت:

رسول اللہ ﷺ سے منسوب ہے:

[عَلَيْكُمْ بِالْبَاقَانِ الْبَقَرِ فَإِنَّهَا شِفَاءٌ وَسُمْنَانِهَا
دَوَاءٌ وَلَحُومُهَا دَاءٌ. [الطب النبوی لأبي نعيم
الأصفهاني: 383/1]

”گائے کا دودھ استعمال کیا کرو، کیوں کہ وہ شفا
ہے، اس کا گھی دوا ہے اور اس کا گوشت بیماری کا
باعث ہے۔“

تبصرہ:

یہ روایت بھی ”ضعیف“ ہے، کیوں کہ:

① اس کے راوی موسیٰ بن محمد نسائی کے حالات زندگی
نہیں مل سکے۔

② دفاع بن غفل سدی، بصری ”ضعیف الحدیث“ ہے۔
امام ابو حاتم رازی رحمۃ اللہ علیہ اس کے بارے میں
فرماتے ہیں:

[ضعيف الحديث] [الجرح والتعديل لابن أبي
حاتم: 445/3]

”اس کی روایت ضعیف ہوتی ہے۔“

اگرچہ امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو اپنی

رد قادیانیت پر

(قلم نمبر ۹)

علمائے اہل تشدد کی خدمات

جناب مہدار شہد مرانی

مولانا صوفی نذیر احمد کاشمیری

بہت بڑے مقالہ نگار، کئی کتابوں کے مصنف تھے۔ ادیان باطلہ پر ان کا مطالعہ وسیع تھا۔ ۱۹۸۵ء میں وفات پائی، قادیانی فتنہ کی تردید میں ایک کتاب لکھی۔

۱۱۸۔ اصل ثابت:

اس کتاب میں سلوک الی اللہ کی جتنی ایجابی صورتیں ہیں ان کو قلمبند کیا ہے اور مرزا غلام قادیانی کی کذب بیانی کا پردہ چاک کرتے ہوئے اس سے بچنے کی تاکید کی ہے۔ نیز مولانا سید مودودی کے بعض افکار کا بھی جائزہ لیا ہے۔ (صفحات: ۲۸۸، سن اشاعت: ۱۹۵۳ء)

مولانا محمد اسماعیل علی گڑھی

ان کا شمار علمائے فحول میں ہوتا ہے۔ حضرت شاہ عبدالجلیل کے فرزند ارجمند تھے۔ شاہ عبدالجلیل کو ۱۹۵۷ء کی جنگ آزادی کی علم برداری نصیب ہوئی اور ۱۲۷۳ھ میں شہادت سے سرفراز ہوئے۔ مولانا محمد اسماعیل علم و فضل کے اعتبار سے جامع الکملات تھے۔ قادیانی تحریک کے خلاف آپ کی خدمات قابل قدر ہیں۔ ۱۳۱۱ھ میں وفات پائی۔ تردید قادیانیت میں ان کی ایک کتاب ہے۔

۱۱۹۔ القول الصریح فی مذهب مثل السج:

اس کتاب میں مرزا قادیانی کے اس اشتہار کا جواب دیا گیا ہے جس میں انہوں نے اپنے آپ کو سچ موعود ہونے کا دعویٰ کیا تھا اور آیات قرآن مجید میں بھی تحریف کی تھی۔ (صفحات: ۲۴، سن اشاعت: ۱۳۰۹ھ)

مولانا محمد عثمان علی گڑھی

مولانا محمد اسماعیل کے فرزند تھے ان کا شمار معروف علماء میں ہوتا تھا۔ پہلے جامع مسجد عید گاہ علی گڑھ کے امام و خطیب رہے بعد میں موتی مسجد اہل حدیث کے خطیب ہو گئے۔ قادیانی فتنہ کی تردید میں ایک کتاب لکھی۔

۱۲۰۔ قول الحق معروف بہ اسح الموعود:

اس کتاب میں مرزا قادیانی کے دعویٰ مسیحیت اور نبوت کا ابطال کیا ہے۔

مولانا عبدالجبار سوہدروی

نامور عالم و اعظم، مقرر، مصنف، طیب حاذق اور صحافی تھے۔ علوی خاندان سوہدرہ کے چشم و چراغ تھے۔ ۶ نومبر ۱۹۵۹ء کو سوہدرہ میں انتقال کیا۔ فتنہ قادیانیت کی تردید میں ایک کتاب لکھی۔

۱۲۱۔ داستان مرزا:

اس کتاب میں مرزا قادیانی کے عقائد کفریہ کو بڑے اچھے انداز میں پیش کیا گیا ہے اور ہر بات کو مدلل اور حوالہ سے درج کیا ہے۔ (صفحات: ۹۰، سن اشاعت: ۱۹۳۳ء)

مولانا عبدالستار صدیقی دہلوی

معروف عالم دین، محدث، مفسر قرآن اور نامور مصنف تھے۔ تمام زندگی قرآن و حدیث کی تدریس میں بسر ہوئی۔ بڑے خوش اخلاق، لمناور اور متواضع عالم دین تھے۔ ۱۹۶۶ء میں کراچی میں انتقال کیا۔ قادیانیت کی تردید میں ایک کتاب لکھی۔

۱۲۲۔ القول السج فی اثبات السج:

اس کتاب میں سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے رفع الی السماء پر قرآن و حدیث کی روشنی میں مدلل بحث کی ہے اور اس کے ساتھ مرزا قادیانی کے دعویٰ مسیحیت و نبوت کا رد کیا ہے۔

علامہ حسین بن حسن انصاری الیمانی

شیخ العرب و اجم، بلند پایہ محدث، مجتہد العصر اور نامور عالم دین تھے۔ امام محمد بن علی شوکانی کے یہ ایک واسطہ سے شاگرد تھے۔ برصغیر کے نامور علمائے اہل حدیث ان کے شاگرد تھے۔ ۱۳۲۷ھ میں بھوپال میں وفات پائی۔ قادیانیت کی تردید میں ان کی ایک کتاب ہے۔

۱۲۳۔ الفتح الربانی فی الرد علی القادیانی (عربی اردو):

اس کتاب میں حیات عیسیٰ علیہ السلام سے متعلق مرزا قادیانی کے ادہام و شبہات باطلہ کا رد کیا گیا ہے۔ (صفحات: ۲۰، سن اشاعت: ۱۳۱۱ھ)

مولانا الہی بخش لاہوری

یہ پہلے مرزا قادیانی کے رفیق تھے جب مرزا نے دعویٰ مسیحیت اور نبوت کیا تو ان سے علیحدہ ہو گئے۔ ۱۳۳۳ھ میں وفات پائی۔ مرزا کی تردید میں ایک کتاب لکھی۔

۱۲۴۔ عصائے موسیٰ:

اس کتاب میں مصنف نے مرزا قادیانی کو خوب رسوا کیا ہے اور مرزا قادیانی کے سب خرافات اس میں جمع کر دیئے ہیں۔ یہ کتاب مرزا قادیانی کی زندگی میں (۱۸۹۹ء) میں شائع ہوئی۔ مگر مرزا سوائے گالیوں کے اس کا جواب نہ لکھ پایا۔ (صفحات: ۳۶۰، سن اشاعت: ۱۸۹۹ء)

مولانا ابوالکلام آزاد

مولانا ظفر علی خاں فرماتے ہیں: جہان اجتہاد میں سلف کی راہ گم ہو گئی ہے تجھ کو اس میں جستجو تو پوچھ ابوالکلام سے مولانا حسرت موہانی فرماتے ہیں: جب سے دیکھی ابوالکلام کی نثر نظم حسرت میں کچھ مزا نہ رہا اپنے دور کے مجتہد العصر، امام الہند اور نامور سیاستدان تھے۔ ترجمان القرآن ان کی شاہکار تصنیف ہے۔ فروری ۱۹۵۸ء میں دہلی میں انتقال کیا۔ فتنہ قادیانیت کی تردید میں ایک کتاب لکھی۔

۱۲۵۔ عقیدہ ختم نبوت:

مولانا ابوالکلام آزاد کے بارے میں یہ مشہور کیا گیا کہ آپ نزول عیسیٰ علیہ السلام کے قائل نہیں۔ چنانچہ آپ نے ایمان باللہ، ایمان بالرسول اور نئے ظہور پر ایمان ان عنوانات پر مولانا غلام رسول مہر، حکیم سعد اللہ، مولانا ثناء اللہ امرتسری اور مولانا محمد ابراہیم میریا لکھنوی سے آپ کی مراسلت ہوئی۔ یہ کل آپ کے سات خطوط ہیں جنہیں عقیدہ ختم نبوت کے عنوان سے شائع کیا گیا ہے۔ مولانا کے قلم سے مرزاہیت کی تردید میں بہت اہم مباحث کا اجمالی ذکر آیا ہے۔ (صفحات: ۹۰، سن اشاعت: ۱۹۷۷ء)



بے بس نظر آ رہی تھی۔ اس وقت سب سے پہلے آرمی نے ایمرضی میں کام کیا بعد ازاں غیر سرکاری تنظیمیں میدان عمل میں آئیں جن میں جمعیتہ الہدیٰ الخیریہ بلوچستان کے سربراہ سید عبدالحنان شاہ صاحب رحمہ اللہ کا کردار سب سے نمایاں ہے۔ میرپور خاص سے تھر پارک تک ایک سمندر تھا جہاں ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں افراد ہر لمحے موت کے منتظر تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی زندگی میں اب بھی دانہ پانی لکھا تھا اور ان کی خوش قسمتی تھی کہ وہاں سب سے پہلے سید عبدالحنان شاہ صاحب رحمہ اللہ اپنی پوری ٹیم کے ساتھ پہنچے، خیمہ بستیاں قائم کیں، کھلے آسمان تلے پڑے ہوئے افراد کو سائبان دیا اور انہیں خشک راشن بھیج کر بھوکے پیاسے افراد کے منہ میں لقمہ ڈالا۔ پھر ان کے علاج معالجہ کے لیے ساجد میر فری موبائل میڈیکل سروس کے ذریعے

دینی و جماعتی حلقوں میں یہ خبر انتہائی افسوس کے ساتھ سنی جائیگی کہ ابھی جماعت مایہ ناز علمی شخصیتوں مولانا عبد الحمید ازہر اور مولانا محمد اسحاق بھٹی رحمت کے یکے بعد دیگرے داغ مفارقت دینے کے صدمہ سے پار ہی نہ ہو پائی تھی کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث بلوچستان کے نائب امیر، جمعیتہ الہدیٰ الخیریہ کے سربراہ سید عبدالحنان شاہ صاحب مختصر علالت کے بعد اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

آپ کی نماز جنازہ شیخ الحدیث حافظ مسعود عالم رحمہ اللہ نے پڑھائی۔ جنازہ میں علماء و مشائخ کا ایک جم غفیر شریک ہوا۔ مولانا مبشر احمد مدنی، میاں محمد جمیل، حافظ عبدالقادر روپڑی، شیخ ابراہیم میر محمدی، پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی، حافظ احمد شاکر رحمہ اللہ جیسی شخصیات سمیت لوگوں کی کثیر تعداد نے جنازہ میں شرکت کی۔

قاری عزیز صاحب نے نماز جنازہ سے پہلے آپ کی دینی، سماجی و رفاہی خدمات کا تذکرہ کیا اور آپ کو خراج تحسین پیش کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کی دینی و رفاہی

خدمات کو اپنی بارگاہ میں قبول و منظور فرمائے اور ان کی بشری خطاؤں کو معاف کرے اور انہیں اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق نصیب فرمائے۔

میری شاہ صاحب رحمہ اللہ سے ۲۰۱۱ میں اس وقت ملاقات ہوئی جب آپ سندھ میں طوفانی بارشوں سے ہونے والے نقصان اور تباہی کی داستانیں سن کر ان علاقوں میں خدمت و علاج لیکر حاضر ہوئے۔ طوفانی بارشوں کے باعث سندھ کے تمام بڑے شہر تالاب بنے ہوئے تھے۔ میرپور خاص اور ساگھڑ سے تھر پارک کے ٹیلوں تک خشک جگہ ڈھونڈنے کو نہ ملتی تھی۔ لوگ کھلے آسمان تلے بے سہارا دن و رات بسر کرنے پر مجبور تھے۔ کسی کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کرے؟ حکومت بھی

شاہ صاحب رحمہ اللہ ذاتی طور پر اپنی ٹیم کے ساتھ پانی کے کنوؤں کی کھدائی، روٹر پمپ، پینڈ پمپ کی تنصیب و مختلف امراض میں مبتلا مریضوں کے علاج اور بھوک مٹانے کے لیے راشن تقسیم کرنے کی خود نگرانی کرتے رہے۔

کیپ لگائے۔ سید عبدالحنان شاہ صاحب رحمہ اللہ ایک طلسماتی شخصیت کے مالک تھے جس نے خود کو اللہ کے بندوں سے پیار کرنے کی دولت حاصل کرنے کے لیے وقف کر دیا تھا۔ شاہ صاحب رحمہ اللہ کی جمعیت الہدیٰ بلوچستان بھی مخلوق خدا کے درد غم سے رستے زخموں کو اپنائیت اور خلوص کے مرہم سے مندل کرنے کے لیے سیلاب اور قحط زدگان کے لیے راشن و پینے کے صاف پانی اور عبادت خدا کے لیے مساجد کا بندوبست کرتی رہی۔ تھر پارک کے دروازہ دیہاتوں کی غریب بستیوں میں جا جا کر مفت خدمت، علاج و معالجہ کا بندوبست کرنا ان کی اولین ترجیح تھی۔ میں شاہ صاحب رحمہ اللہ کے بالخصوص تھر پارک کے لیے کیے گئے اقدامات کا تذکرہ کروں گا۔

شاہ صاحب رحمہ اللہ ذاتی طور پر اپنی ٹیم کے ساتھ پانی کے کنوؤں کی کھدائی، روٹر پمپ، پینڈ پمپ کی تنصیب و مختلف امراض میں مبتلا مریضوں کے علاج اور بھوک مٹانے کے لیے راشن تقسیم کرنے کی خود نگرانی کرتے رہے۔ شاہ صاحب رحمہ اللہ نے تھر پارک میں مرکزی جمعیت اہل حدیث تھر پارک کے امیر مولانا محمد حسن سول حفظہ اللہ کے ساتھ مل کر یہاں پر پینے کے صاف پانی کے پروجیکٹس شروع کیے۔ سیلاب سے متاثرہ احباب کو مساجد کی تعمیر میں کافی دقت تھی، شاہ صاحب رحمہ اللہ نے احباب کی ان مشکلات کو سامنے رکھتے ہوئے تھر پارک میں کافی ساری مساجد تعمیر کرائیں۔ رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

[مَنْ بَنَى لِلَّهِ مَسْجِدًا بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ]

یقیناً شاہ صاحب رحمہ اللہ کے لیے یہ صدقہ جاریہ ہیں جب تک مساجد سے اذانیں بلند ہوتی رہیں گی، جب تک مصلین نماز ادا کرتے رہیں گے شاہ صاحب رحمہ اللہ کے اکاونٹ میں نیکیاں جمع ہوتی رہیں گی۔ ان شاء اللہ!

نوٹ: تھر پارک میں مرکزی جمعیت اہل حدیث کا ایک مثالی ادارہ جامعہ دارالعلوم السلفیہ ایک وسیع پلاٹ پر تعمیرات کی توجہ کا مرکز رہا۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے شاہ صاحب رحمہ اللہ کو جنہوں نے انتظامیہ کی درخواست پر ایک بہترین مرکز تعمیر کر کے طلبہ و اساتذہ و احباب کی دعاؤں کے مستحق

تھہرے۔ تھر پارک کے ضلعی ہیڈ کوارٹر مٹھی میں بھی ایک مرکز تعمیر کروایا۔ یقیناً یہ تمام کام شاہ صاحب کے میزان حسنات میں ہیں، صرف یہی نہیں بلکہ شاہ صاحب مرحوم تھر پارک کے احباب سے محبت بھی کیا کرتے تھے کیونکہ یہ علاقہ حضرت سید علامہ بدیع الدین شاہ الراشدی کی دعوت کا مرکز رہا۔ ان کے بیٹے سید نور اللہ شاہ الراشدی سید عبدالحنان شاہ صاحب کے کلاس فیلو تھے اللہ تعالیٰ نے علاقہ تھر پارک کو شاہ بدیع الدین کے بعد سید عبدالحنان شاہ صاحب عطا کیا۔ آپ رحمہ اللہ نے عوام کی خدمت کے ساتھ ساتھ مسلک اہل حدیث کا بھی بڑا تعارف کرایا۔ آپ نے مختلف گاؤں میں مسجدیں، پینڈ پمپ، روٹرز، اظفار الصائم، عید الاضحیٰ کے موقع پر قربانی، محض رضاء الہی کے حصول

اس طرح یہ باریک ذرے (بیرونی مادے) سانس کے ذریعے سے پھیپھڑوں میں پہنچ کر سوزش اور درم پیدا کرتے ہیں جس سے سانس کی نالیاں تنگ ہونے سے سانس گزرنے میں دقت ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ موسم کا سرد خشک ہونا بھی اس کا سبب بن جاتا ہے۔ اس طرح سے بیرونی مادوں سے ہونے والے دے کو الرجک دمہ کہتے ہیں جو یہ موسم ختم ہونے اور فضا کے صاف ہونے سے ٹھیک ہو جاتا ہے۔

احتیاطی تدابیر: صبح نماز فجر کے بعد کھلے میدان میں آدھے گھنٹے تک لمبے لمبے سانس لیجئے۔ گھر کی صفائی پر خصوصی توجہ دیں، گردوغبار سے محفوظ رہیں، کھٹی اور تیل والی اشیاء سے احتیاط کریں۔ مقوی غذاؤں کا استعمال زیادہ کریں۔

دوائی تدبیر: شہید پاکستان حکیم حافظ محمد سعیدؒ نے کافی مریضوں کو یہ نسخہ تجویز کیا اور راقم نے بھی اسے معمول مطب بنا رکھا ہے، یہ کافی مؤثر ثابت ہوتا ہے: تخم میٹھی (میٹھی دانے) چھ گرام، خولجان چھ گرام، برگ تلخی چھ گرام، تینوں چیزیں آدھے گلاس پانی میں جوش دے کر چھان کر نہار منہ پندرہ بوم لی لیں۔

خط و کتابت پتہ: حکیم راحت نسیم سوہدرویؒ مطب ہمدرد

حکیم مؤثر علامہ اقبال ناؤں۔ لاہور فون 042-37803520

ضروری وضاحت

⊗ ہفت روزہ اہل حدیث کے شمارہ نمبر 10 سال 2016ء میں شائع ہونے والا مضمون ”پردہ..... عفت وغیرہ کا محافظ“ جناب رانا محمد شفیق خاں پسروری کا تحریر کردہ ہے۔ چونکہ ان کے نام سے ایک اور مضمون اسی شمارے میں تھا اس لیے یہ مضمون (ان کے بیٹے کے نام کی مناسبت سے) ”ابو احسان الہی پسروری“ کے نام کے ساتھ شائع کیا گیا۔ عام لوگوں کی کنفیوژن دور کرنے کے لیے وضاحت کی جا رہی ہے۔ (ادارہ)

سالانہ امتحانات

⊗ جامعہ تعلیمات اسلامیہ سے ملحقہ مدارس کے تعلیمی سال برائے 1437ھ کے سالانہ امتحانات مؤرخہ 21 تا 26 مئی 2016ء کو منعقد ہوں گے۔ ان شاء اللہ! تفصیلی ڈیٹ شیٹ عنقریب ارسال کر دی جائے گی۔

جامعہ سٹریٹ (بالقابل ستارہ ٹیکسٹائل) سرگودھا روڈ فیصل آباد
0321-9667350-041-8847910-11

طب و صحت

موسم بہار کے امراض

جناب حکیم راحت نسیم سوہدروی

موسم سرما اختتام پذیر ہونے کے بعد موسم بہار پوری آب و تاب کے ساتھ جلوہ گر ہوتا ہے۔ یہ موسم ہمارے ہاں مارچ اپریل میں ہوتا ہے۔ دن اور رات برابر ہیں۔ ہر سو پھولوں کی مہک ہے۔ باغوں میں چہل پہل نظر آتی ہے اور ایک عجیب خوشگوار کا احساس ہوتا ہے مگر اس کے باوجود بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کے لیے موسم تبدیل ہونے کے ایام اور خصوصاً موسم بہار بڑا اذیت ناک ہوتا ہے، الرجک دمہ کے مریض ایسے ہی لوگوں میں شامل ہیں۔

دنیا میں اس وقت ایک سے ڈیڑھ کروڑ افراد دمہ جیسے موسمی امراض کا شکار ہیں اور ان کی تعداد میں آئے دن اضافہ ہو رہا ہے۔ مگر جن لوگوں کو الرجک دمہ ہے ان کے لیے یہ خوشگوار موسم ناخوشگوار کا پیغام لے آتا ہے کیونکہ بہار کے ایام ان کے لیے دہال بن جاتے ہیں۔ سانس لیتے وقت شدید مشکل پیش آتی ہے، دم گھٹنا ہے اور سینے میں جکڑن محسوس ہوتی ہے۔ کبھی کھانسی ہوتی ہے اور زور لگا کر سانس خارج کرنا پڑتا ہے۔ جوں جوں موسم بہار ختم ہوتا اور گرمی اپنا اثر دکھانا شروع کرتی ہے ایسے لوگوں کی طبیعت بحال ہوتی جاتی ہے۔

الرجک دمہ: الرجک دمہ ہر عمر کے افراد کو ہو سکتا ہے، الرجک دمہ کسی خاص چیز کی الرجی سے ہوتا ہے۔ جس چیز سے الرجی ہو کر دمہ ہوتا ہے اسے حساسیت یا الرجن (Allergen) کہتے ہیں۔ مثلاً گائے کا گوشت، دودھ، چاول وغیرہ کیونکہ بعض افراد کو ان کے باعث الرجک دمہ ہو جاتا ہے۔ دودھ پیتے بچے کو گھر کے اندر کی اشیاء سے الرجی ہو جاتی ہے۔ مثلاً بستر، درپوں، قالین، صوفوں کے گردوغبار، جانوروں کے پر وغیرہ۔ اسی طرح سرد ہوا، خشک موسم، ماحولیاتی اور فضائی آلودگی، فضا میں دھوئیں، گیسوں، اور مرطوب آب و ہوا سے بھی حساس افراد کو الرجک دمہ ہو جاتا ہے۔

موسم بہار میں الرجک دمہ: موسم بہار میں پھولوں، گھاس اور پودوں کا زیرہ فضا میں شامل ہو جاتا ہے۔

کے لیے کیے۔ رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے جب آدمی فوت ہوتا ہے تو اس کے اعمال کا سلسلہ رک جاتا ہے مگر تین کام ایسے ہیں جن کا ثواب فوتگی کے بعد بھی ملتا رہتا ہے: صدقہ جاریہ، نیک اولاد، علم۔ حدیث نبوی ﷺ کے حکم کے مطابق جب تک یہ مساجد و محراب قائم ہیں، ائمہ و خطباء و قراء توحید و سنت کا پیغام سناتے رہیں گے اور جب تک جی علی الصلوٰۃ جی علی الفلاح کی نڈا بلند ہوتی رہے گی، جب تک مساجد و مدارس کا وجود برقرار رہے گا، ان سے قرآن و حدیث کی ندائیں بلند ہوتی رہیں گی، ان سے علماء و حفاظ و قراء کرام پیدا ہوتے رہیں گے، جب تک لگائے گئے کنویں، پینڈ پپ سے مخلوق خدا فیضیاب ہوتی رہے گی تب تک اللہ تعالیٰ شاہ صاحبؒ کے اس نیک عمل کے بدلے ثواب بے حساب دیتا رہے گا۔ ان شاء اللہ!

دوام صرف جی و قیوم کی صفت ہے ہر ذی روح کو موت کا کڑوا ذائقہ بادلِ نخواستہ ایک نہ ایک دن چکھنا ہے۔ فحایت کا ازل سے اصول رہا ہے کہ اس سرزمین سے کتنے انبیاء و رسلؑ ولی اللہ و مشائخ موت کی آغوش میں آتے رہے، ہر شخص اپنے ذمہ لگے کام مکمل کر کے سفر آخرت کا راہی بن جاتا ہے۔ اسی سفر آخرت پر سفر کرتے ہوئے ۵ فروری ۲۰۱۲ء ہفتہ کی شام قضاء الہی کے آگے سر تسلیم خم کرتے ہوئے اپنے حقیقی اور روحانی اولاد کو الوداع کر کے ﴿يَا أَيُّهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً فَادْخُلِي فِي عِبَادِي وَادْخُلِي جَنَّتِي﴾

کی آواز پر لبیک کہہ کر چل دیئے انا للہ وانا الیہ راجعون، اللھم اغفرلہ وارحمہ۔

اس طرح جمیعۃ الھدی الخیریۃ بلوچستان کو آگے بڑھانے کی ذمہ داری اپنے بیٹوں اور شاگردوں کے حوالے کر دی۔ اللہ رب العزت سے پر غلوص دعا ہے کہ شاہ صاحب کا لگایا ہوا پودا اسی آب و تاب سے شاہ صاحب رحمہ اللہ کی خدمات کو آگے بڑھائے اور ان کے بیٹے سید اسد اللہ و سید عبدالرحمن اور ان کے داماد سید نعمان شاہ صاحب اور سید فہد شاہ صاحب، سید عتیق الرحمن شاہ صاحب و دیگر لواحقین کو اللہ تعالیٰ صبر جمیل کی توفیق نصیب فرمائے آمین یا رب العالمین!



شعائر اللہ کا مفہوم و مقصد

جناب ڈاکٹر عبدالرزاق ثار

گرد طواف کر کے اپنی نمازوں اور اپنے تمام سجدوں کا اس کو قبلہ قرار دے کر ہم اس حقیقت کا اظہار کرتے ہیں کہ جس خدا واحد کی عبادت کے لیے یہ گھر تعمیر ہوا ہم اسی کے بندے اسی کی طرف رخ کرنے والے اسی کی عبادت گاہ اور اسی کی شمع توحید پر پروانہ دار بنائے ہیں۔

اسی طرح صفا اور مروہ بھی اللہ تعالیٰ کے شعائر میں سے ہیں۔ ان کے شعائر میں سے ہونے کی وجہ یہ ہے کہ ابھی دونوں پہاڑوں کے درمیان سیدہ ہاجرہ رضی اللہ عنہا نے سیدنا اسماعیل علیہ السلام کے لیے بانی کی تلاش میں تنگ و دو اور جدوجہد کی تھی۔ چنانچہ ارشاد باری ہے:

﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ﴾

”بیشک صفا اور مروہ اللہ کے شعائر میں سے ہیں۔“
انہی شعائر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿وَمَنْ يُعْظَمْ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ﴾ (الحج: ۲۲)

اب مسئلہ یہ ہے کہ ان شعائر کے ذریعے سے شرک کے دروازے کیسے کھلے؟ لہذا ان شعائر کے متعلق تین اصولی باتیں ملاحظہ فرمائیں:

① یہ شعائر اللہ اور رسول اللہ ﷺ کے مقرر کردہ ہیں کسی دوسرے کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ اپنے طور پر کسی چیز کو دین کے شعائر میں سے قرار دے یا جو چیز شعائر میں شامل ہے اس کو شعائر کی فہرست سے خارج کر دے۔ دین میں اس قسم کے من مانے تصرفات سے شرک و بدعت کی راہیں کھلتی ہیں۔ جن قوموں نے اپنی مرضی سے شعائر قرار دیے تاریخ گواہ ہے کہ انہوں نے اسی طرح شرک و بدعت اور بت پرستی کی راہیں کھول دیں۔ مثلاً تفسیر نور العرفان میں مفتی احمد یار خاں نعیمی گجراتی شعائر اللہ کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ”مزرگوں کی قبریں بھی شعائر اللہ ہیں اور جن لوگوں کو اللہ کے پیاروں سے نسبت ہو جائے وہ سب شعائر اللہ ہیں۔“

﴿وَمَنْ يُعْظَمْ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ﴾ (الحج: ۲۲)

”اور جو اللہ کی مقرر کردہ نشانیوں کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کی پرہیزگاری سے ہے۔“

شعائر..... یہ لفظ شعیروہ کی جمع ہے اور اس کا معنی علامت، نشانی، مظہر یعنی جو کسی حقیقت کا احساس دلانے والی اور اس کا مظہر اور نشان ہو۔ اصطلاح دین میں اس سے مراد شریعت کے وہ مظاہر ہیں جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف سے کسی معنوی حقیقت کا شعور پیدا کرنے کے لیے بطور ایک نشان اور علامت کے مقرر کیے ہوئے ہوتے ہیں۔ اس وجہ سے ان کے حقائق کے تعلق سے یہ مظاہر بھی تقدیس کا درجہ حاصل کر لیتے ہیں۔ مثلاً قربانی حقیقت اسلام کا ایک مظہر ہے۔ اسلام کی حقیقت یہ ہے کہ بندہ اپنے آپ کو بالکل اپنے رب کے حوالے کر دے اپنی کسی محبوب سے محبوب چیز سے بھی دریغ نہ کرے۔ اس حقیقت کا عملی مظاہرہ جس طرح سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے بیٹے کی قربانی کر کے فرمایا وہ تاریخ انسانی کا ایک بے نظیر واقعہ ہے۔ اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس کی یادگار میں جانوروں کی قربانی کو ایک شعیروہ کے طور پر مقرر فرمادیا تاکہ اس کے ذریعے سے لوگوں کے اندر اسلام کی اصل حقیقت برابر تازہ ہوتی رہے۔

اسی طرح حجر اسود بھی ایک شعیروہ ہے۔ یہ بھر سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے عہد سے اس روایت کا ایک نشان ہے کہ اس کو بوسہ دے کر یا اس کو ہاتھ لگا کر بندہ اپنے رب کے ساتھ اپنے عہد بندگی اور اپنے یشاق اطاعت کی تجدید کرتا ہے۔

اسی طرح حجرات بھی شعائر اللہ ہیں یہ نشانات اس لیے قائم کیے گئے ہیں کہ حجاج ان پر کنگریاں مار کر اپنے اس عزم کا اظہار کرتے ہیں کہ وہ بیت اللہ کے دشمنوں اور اسلام کے دشمنوں پر خواہ وہ ابلیس کی اولاد سے تعلق رکھنے والے ہوں یا انسانوں کے کسی گروہ سے ان کے خلاف جہاد کے لیے ہر وقت مستعد ہیں۔

علیٰ ہذا القیاس بیت اللہ بھی ایک شعیروہ ہے بلکہ سب سے بڑا شعیروہ ہے جو پوری امت کا قبلہ ہے۔ اس کے ارد

② دوسری بات جس طرح شعائر اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ ہیں اسی طرح اسلام میں ان شعائر کی تعظیم کی حدود بھی خدا اور رسول کی مقرر کردہ ہیں جس شعیروہ کی تعظیم کی جو شکل شریعت میں ٹھہرا دی گئی ہے وہ ہی اس حقیقت کے اظہار کی واحد شکل ہے جو اس شعیروہ کے اندر مضمر ہے اس سے سرمو انحراف نہ صرف اس شعیروہ کی حقیقت سے انسان کو محروم کر دینے والی بات ہے بلکہ اس سے شرک و بدعت کے دروازے بھی کھل سکتے ہیں۔ مثلاً حجر اسود ایک شعیروہ ہے اس کی تعظیم کے لیے حالت طواف میں بوسہ دینے یا اس کو ہاتھ لگا کر یا اشارہ کرنے کی صورتیں اسلام نے خود مقرر کی ہیں۔ اگر کوئی آدمی تعظیم کا طریقہ نیا نکالے۔ مثلاً حجر اسود کو سجدہ کرے نذر و نیاز پیش کرے پھول نچھاور کرے ایسا کرنے سے شرک و بدعت میں مبتلا ہو جائے گا۔

③ ان شعائر میں اصل مطیع نظر وہ حقیقتیں ہوا کرتی ہیں جو ان کے اندر پوشیدہ ہوا کرتی ہیں ان حقیقتوں کے اظہار کے لیے یہ شعائر گویا قالب کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اس وجہ سے ملت کی زندگی کے لیے سب سے زیادہ ضروری کام یہ ہوتا ہے کہ لوگوں کے دلوں اور دماغوں میں یہ حقائق برابر زندہ اور تازہ رکھے جائیں۔ اگر یہ اہتمام سرد پڑ جائے تو دین کی اصل روح نکل جاتی ہے صرف قالب باقی رہ جاتا ہے۔ پھر آہستہ آہستہ لوگوں کی اصل توجہ صرف قالب پر مرکوز ہو جاتی ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دین صرف ایک مجموعہ رسوم بن کے رہ جاتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ حافظ ابن کثیر فرماتے ہیں کہ حاجی طواف کے دوران نہایت خشوع و خضوع سے اپنی فقیری اللہ کے سامنے رکھے اور اپنے دل کی صلاحیت اور اپنے حال کی ہدایت اور اپنے گناہوں کی بخشش طلب کرے۔ ثابت قدی نیکی فلاح اور بہبودی کی دعا مانگے کہ اللہ اسے گناہوں اور برائیوں کی تنکیوں سے ہٹا کر غفران اور نیکی کی توفیق بخشے جس طرح اللہ تعالیٰ کے سامنے ماں ہاجرہ نے التجا کی اور اللہ نے قبول فرمائی اور ہمیشہ کے لیے آب زمزم کا فیض جاری کر دیا۔ (ابن کثیر، ۲/۲ ص ۲۱۳)

اللہ تعالیٰ ہمیں شعائر اللہ کی حرمت اور مقصود سمجھ کر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!



مصطفیٰ کمال کی پریس کانفرنس الطاف حسین کے خلاف FIR ہے۔ پروفیسر ساجد میر

الزامات پر تحقیقات ہونی چاہئیں۔ انہیں اتنے سال سچ چھپانے پر قوم نے معافی مانگنی چاہیے۔ امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ مصطفیٰ کمال کی پریس کانفرنس الطاف حسین کے خلاف ایف آئی آر ہے۔ الزامات پر تحقیقات ہونی چاہئیں۔ انہیں اتنے سال سچ چھپانے پر قوم سے معافی مانگنی چاہیے۔ جامعہ ابراہیمیہ میں جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے ان کا کہنا تھا کہ ایم کیو ایم کے باقی ارکان بھی ہمت دکھائیں اور سچ بول دیں۔ کراچی کے امن کو تار تار کرنے والوں کو نشانِ عبرت بنادینا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ مصطفیٰ کمال کی پریس کانفرنس سے کراچی آپریشن پر مثبت اثرات مرتب ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ افسوس کا مقام یہ بھی ہے کہ سیاسی جماعتیں ایم کیو ایم کے ہاتھوں بلیک میل بھی ہوتی رہیں۔ کراچی کے امن پر سمجھوتے ہوتے رہے۔ تاریخ میں پہلی بار کراچی کو سنجیدہ لیا گیا ہے۔ سیاسی و عسکری قیادت ایک صفحے پر نہ ہوتے تو آج کراچی میں امن بحال نہ ہوتا۔ پروفیسر ساجد میر نے کہا کہ مستقل قیام امن کے لیے کراچی آپریشن جاری رہنا چاہیے۔

اہل حدیث نے تحفظ خواتین بل کو مسترد کر دیا۔ علامہ عبدالعزیز حنیف

علمائے اہلحدیث نے متفقہ طور پر تحفظ خواتین بل کو مسترد کرتے ہوئے اسے خلاف شریعت قرار دیا ہے۔ اجلاس میں حافظ مقصود احمد، علامہ عبدالعزیز حنیف، ڈاکٹر فضل الہی، ڈاکٹر سہیل حسن، مولانا عبدالرؤف، قاری عبدالرحمن حامد، حافظ سجاد الہی، قاری عبداللطیف ساجد، صاحبزادہ ابوبکر صدیق عزیز، مولانا حفیظ الرحمن، حافظ عابد رشید، ڈاکٹر امجد حیات، پروفیسر عنایت اللہ مدنی، سید ارشد شاہ، خالد سیال، ڈاکٹر عبدالغفار شاہ بخاری، چوہدری محمد یوسف سلفی، حافظ محمد الیاس چوہدری، قاری ظہیر احمد ہزاروی، ڈاکٹر حماد الہی اور ایم این اے سلفی نے شرکت کی۔ انہوں نے تشویش کا اظہار کیا کہ مسلم لیگ ن غلط راستے کی طرف چل نکلی ہے۔ اللہ اور رسول ﷺ سے جنگ حکومت کے لیے نقصان دہ ثابت ہوگی۔ یہ بل خواتین کے تحفظ کا نہیں بلکہ مغربی افکار و ثقافت کے تحفظ کا ہے۔ مسلم لیگ ن ایک طرف اسلام کا نام لیتی ہے اور دوسری طرف اسلامی قوانین کا مذاق اڑا رہی ہے۔ علمائے کرام حکومت کی غلط پالیسیوں پر خاموش نہیں رہ سکتے۔ مسلم لیگ ن کو اپنے ماضی سے سبق سیکھنا چاہیے، ماضی کی غلطیوں کو دہرانا اور شریعت سے ٹکرانا عقلمندی نہیں۔ خواتین بل انارکی کا باعث ہے اور برائی کو قانونی تحفظ دینے کی کوشش ہے۔ علماء نے مطالبہ کیا کہ تحفظ خواتین بل فوراً واپس لیا جائے۔

وزیر اعظم نواز شریف کے دورہ سعودی عرب کا خیر مقدم

جج آرگنائزرز ایسوسی ایشن آف پاکستان (ہوپ) کے ریجنل چیئرمین حافظ شفیق کاشف نے وزیر اعظم نواز شریف کے دورہ سعودی عرب کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا ہے کہ وزیر اعظم نواز شریف کا دورہ دونوں برادر اسلامی ممالک کے درمیان معاشی و اقتصادی و عسکری تعاون میں سنگ میل ثابت ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم کو سعودی عرب میں موجود 2 ملین سے زائد پاکستانیوں کے مسائل کے حل کے لیے بھی سعودی حکام سے بات کرنی چاہیے۔ دو ہزار سے زائد پاکستانی شہری معمولی نوعیت کے الزامات کے تحت سعودی عرب کی جیلوں میں پڑے ہیں جس پر وزارت داخلہ و خارجہ کی خاموشی افسوس ناک ہے۔ وزیر اعظم ان پاکستانیوں کی وطن واپسی کے لیے اقدامات کریں اور پاکستان کے جج کوٹے میں اضافہ کا مطالبہ بھی کرنا چاہیے کیونکہ 2008 کے بعد پاکستان کے جج کوٹے میں اضافہ نہیں کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ سعودی عرب کی عمرہ کمپنیوں کی طرف سے پاکستانی عمرہ کمپنیوں کو جو مسائل درپیش ہیں ان سے ہر سال عازمین عمرہ متاثر ہوتے ہیں اور یہ سارے مسائل وزیر اعظم کے علم میں ہیں اس پر بھی تحفظات کا اظہار کرنا چاہیے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ پاکستان اور سعودی عرب مشرق وسطیٰ میں دہشت گردی کے خاتمے، امن کے قیام اور اسلامی ممالک میں تعمیر و ترقی کے لیے مثبت کردار ادا کرنے پر متفق ہوں گے۔

دعوتِ تبلیغ کا ایمان افروز اجتماع

ﷻ اللہ پاک نے بڑا افضل فرمایا کہ دعوت و تبلیغ کی محنت کو امت مسلمہ اپنی زندگی کا مقصد بنالے اس مقصد کے حصول کے لیے مورخہ 24، 25، 26 فروری 2016ء بدھ جمعرات جمعہ کو تبلیغی مرکز مسجد رحمت رسول اللہ ٹبر مارکیٹ (نزد عالم چوک) گوجرانوالہ میں تین روزہ اجتماع منعقد ہوا۔ ☆ اجتماع میں بیانات فجر سے لے کر عشاء تک ہوتے رہے۔ ☆ تمام شرکاء اجتماع کو اللہ کا مہمان سمجھتے ہوئے ان کی 3 دن ضیافت کی گئی۔

شریک ہوئی۔ ☆ جن جماعتوں کا وقت چالیس دن دس دن پورا ہوا تھا ان کو اپنے گھروں میں واپسی سے پہلے اپنے مقام پر کام کرنے کی ضروری ہدایات دے کر روانہ کیا گیا۔ ☆ اجتماع کی آخری نشست خطبہ جمعہ المبارک کی نشست تھی۔ یہ خطبہ شیخ الحدیث مولانا حافظ محمد الیاس اثری نے ارشاد فرمایا۔
رپورٹ: سیف اللہ مغل حافظ آبادی

☆ 15 اضلاع اور 40 بستیوں کے لوگ اجتماع میں شریک ہوئے۔ ☆ اجتماع سے 2 جماعتیں عشرہ کی اور ایک سہ روزہ کی جماعت تیار ہوئی جن کی فیصل آباد، نارووال اور نارنگ منڈی کے علاقے میں تشکیل ہوئی۔ ☆ اجتماع میں شریک جمع دن کو دعوت الی اللہ، تعلیم دین، ذکر و عبادت اور خدمت کے اعمال میں شریک رہا اور رات کو تہجد دعا تلاوت اور ذکر میں اپنے اوقات کو قیمتی بناتا رہا۔ ☆ علماء کی ایک بہت بڑی تعداد اس اجتماع میں

چالیسویں سالانہ اہل حدیث کانفرنس

بتاریخ 8 اپریل 2016ء بروز جمعہ المبارک بمقام مرکزی جامع مسجد محمدی اہل حدیث (المعرف علامہ محمد یوسف ضیاء والی) قلعہ دیدار سنگھ، مقررین: حافظ عبدالعلیم یزدانی، قاری محمد حنیف ربانی، رانا محمد شفیق خاں، سرسروی ابوبکر سلطان یزدانی، خطبہ جمعہ المبارک: قاری سرفراز حیدر (جوہر آباد)

منجانب: صاحبزادہ داود ضیاء، خطیب جامع مسجد ہذا

مولانا محمد اسماعیل ساجد کی سعودی عرب روانگی

مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل جام پور کے ناظم جناب مولانا محمد اسماعیل ساجد مع فیملی سعادت عمرہ کے لیے سعودی عرب روانہ ہو گئے۔ ملتان ایئر پورٹ پر عزیز واقارب و احباب جماعت نے انہیں رخصت کیا۔ مکتہ المکتومہ اور مدینہ منورہ قیام کے دوران احباب و شیوخ سے ملاقاتیں بھی کریں گے۔ 20 مارچ کو واپسی ہوگی۔ ان شاء اللہ!

منجانب: محمد عثمان سیکرٹری اطلاعات، جام پور

جلسہ برائے خواتین

دلی کامل میاں محمد باقر رحمہ اللہ کی عظیم علمی یادگار المدارس جامعہ خادم القرآن والحدیث جھوک دادو کا جلسہ برائے خواتین بتاریخ 27 مارچ 2016ء اتوار صبح 8 بجے تا شام نماز جاری رہے گا جس میں ملک بھر سے مبلغات تشریف لائیں گے۔ خواتین جو حق و حقوق شرکت فرمائیں۔

حاجی محمد عبداللہ عتیق، ناظم جامعہ ہذا

ابوالاحشام حمزہ طور ناظم نشر و اشاعت جامعہ ہذا

0340-7741260

خطبہ جمعہ المبارک

مرکزی جامع مسجد اہل حدیث چک 112 علی آباد تحصیل سانگلہ بل ضلع ننکانہ میں مولانا قاری شفیق الرحمن نے 4 مارچ کا خطبہ جمعہ شان رسالت مآب ﷺ پر پڑھایا۔

دریں اثنا آپ نے نام نہاد خواتین بل کی پرزور الفاظ میں مذمت کی اور اسے مسترد کرنے کا مطالبہ کیا۔

منجانب: عبدالمنان والیہ، عبدالغفور والیہ چک ہذا

عمرہ پر روانگی

مولانا زبیر محمود مغل امیر ضلع بھکر عمرہ کی ادائیگی کے لیے سعودی عرب روانہ ہو گئے۔ وہ مناسک عمرہ کے ساتھ احباب سے ملاقاتیں کریں گے۔ ان کی عدم موجودگی میں ڈاکٹر محمد شفیق قاسم امیر ہوں گے۔

اخبار الجماعۃ

سکھر میں قرآن و سنت کانفرنس

مرکزی جمعیت اہل حدیث سکھر کے زیر اہتمام چار روزہ قرآن و سنت کانفرنس منعقد کی گئی۔ پہلا پروگرام 19 فروری 2016ء بروز جمعہ جامع مسجد الحمدیث بنوں عاقل میں مولانا محمد اسلم فانی امیر تحصیل بنوں عاقل کی زیر صدارت ہوا۔ مولانا محمد عثمان امیر ضلع سکھر نے اپنے خطاب میں مرکزی جمعیت اہل حدیث کی خدمات کو اجاگر کیا۔ مولانا عبدالرحمن ثاقب ناظم تبلیغ صوبہ سندھ نے دعوت اہل حدیث، غازی اسلام رانا محمد شفیق خاں سرسروی ایڈیشنل سیکرٹری مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان نے لقب اہل حدیث اور شیر اہل حدیث مولانا منظور احمد نے شان رسالت کے موضوع پر خطاب کیا۔ محمد صالح راجپوت کی طرف سے علماء کرام کے اعزاز میں ضیافت کا انتظام کیا گیا تھا۔

دوسرا پروگرام 20 فروری 2016ء بروز ہفتہ جامع مسجد رحمانیہ اہل حدیث شاہ خالد کالونی سکھر میں حاجی عبدالحمید بندھانی کی صدارت میں ہوا۔ ایڈج سیکرٹری کے فرائض مولانا محمد عثمان نے سرانجام دیئے۔ مولانا عبدالرحمن ثاقب نے شان رسالت، مولانا محمد ابراہیم طارق ناظم اعلیٰ صوبہ سندھ نے اہل حدیث کی خصوصیات، غازی اسلام رانا شفیق خاں سرسوری نے خلافت راشدہ کے موضوع پر بڑا شاندار خطاب فرمایا۔ آخر میں شیر اہل حدیث مولانا منظور احمد نے خطاب فرمایا اور دعا خیر کی۔ اس موقع پر علماء کرام کے اعزاز میں رانا عبدالغنیظ ناظم مالیات ضلع سکھر نے پرکلف عشائیہ دیا۔

تیسرا پروگرام 21 فروری 2016ء بروز اتوار جامع مسجد عمر بن خطاب اہل حدیث پٹنہ عیدین ضلع نوشہرہ فیروز میں ہوا۔ کانفرنس سے مولانا غلام نبی جلالانی، مولانا محمد عثمان، مولانا عبدالرحمن ثاقب، مولانا محمد ابراہیم طارق اور مولانا منظور احمد نے خطابات فرمائے۔

چوتھا پروگرام 22 فروری 2016ء بروز سوموار جامع مسجد محمدی اہل حدیث شہدادکوٹ میں ہوا۔ ایڈج سیکرٹری کے فرائض مولانا محمد اشفاق خطیب مسجد نے نبھائے، مولانا محمد عثمان، مولانا عبدالرحمن ثاقب اور مولانا منظور احمد نے خطاب کیا۔

رپورٹ: حافظ عمیر ثاقب، کارکن AYF پاکستان

سیرت ساقی کوثر کانفرنس

مرکزی جمعیت اہل حدیث والی حدیث یوتھ فورس

نبہ سلطان پور کے زیر اہتمام بتاریخ 26 مارچ بروز ہفتہ بعد نماز عشاء بمقام مرکز محمدیہ اہل حدیث مرکزی جامع مسجد حقانی نبہ سلطان پور سیرت ساقی کوثر کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ مقررین: علامہ طارق محمود یزدانی (گجرات) مولانا قاری سیف اللہ خالد چتر و گڑھی، حافظ محمد اقبال قصوری، مولانا قاری محمد اسماعیل عتیق و دیگر علماء کرام خطاب فرمائیں گے۔ (نوٹ) مستورات کے لیے پردے کا انتظام ہوگا۔

(مولانا) محمد اشرف غیور، مہتمم و انتظامیہ کمیٹی مسجد ہذا

سالانہ کانفرنس فیض پور

مرکز عثمان بن عفان اہل حدیث فیض پور تحصیل جتوئی ضلع مظفر گڑھ میں آٹھویں سالانہ کانفرنس بتاریخ 28 مارچ 2016ء بروز سوموار صبح دس بجے تا رات گئے خصوصی خطاب: پروفیسر علامہ محمد ابراہیم بھٹی، مفتی کفایت اللہ شاکر رانا خلیق خاں سرسروی، مولانا یوسف سرسروی، مولانا سیف اللہ خالد چتر و گڑھی، مولانا فیصل افضل شیخ جنرل سیکرٹری AYF اور دیگر علماء کرام تشریف لائیں گے۔ ان شاء اللہ!

خوجہ قاری عبدالغنیظ صدیقی، مہتمم مرکز ہذا قاری محمد وسیم مقبول جویہ

عظمت قرآن کانفرنس

بتاریخ 21 مارچ بروز سوموار بعد نماز عشاء بمقام جامع مسجد ابوبکر صدیق نزد سیرگاہ پاکپتن۔ مقررین: حضرت مولانا عبدالمنان راح، مولانا عبدالجبار سلفی، مولانا محی الدین کنگن پوری۔ منجانب: قاری محمد شکیل امیر شی پاکستان

خطبہ جمعہ المبارک

جامع مسجد عمر اہل حدیث فیروز وٹوال میں 4 مارچ کا خطبہ جمعہ المبارک مولانا راشد محمود آف نارنگ منڈی نے عقیدہ توحید پر پڑھایا۔ جمعہ حاضری اور انتظامات کے لحاظ سے کامیاب رہا۔ مسجد ہذا میں 18 مارچ کا خطبہ جمعہ المبارک مولانا ناصر عباسی ارشاد فرمائیں گے۔ ان شاء اللہ!

منجانب: (مولانا) عبدالوحید ربانی (ماناوالہ)

ضرورت رشتہ

شادی شدہ حافظ قرآن کے لیے کسوٹی مطلقہ حافظ عالمہ کا رشتہ مطلوب ہے جو مدرسہ کے انتظامی و تدریسی فرائض سرانجام دے سکے۔

رابطہ: ڈاکٹر عباس طور ندلیانوالہ 0340-1748782

اور اوجھن کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین!

دعا گو: ڈاکٹر عبدالسمیع، ناظم نشر و اشاعت تحصیل سیالکوٹ

محمد سلیمان رحمانی کو صدمہ

گلاشتہ دنوں جامع مسجد فاطمہ الزہراء اہل حدیث محلہ گوند پورہ ٹوبہ ٹیک سنگھ کے بانی و متولی جناب محمد سلیمان رحمانی اپنی والدہ محترمہ اور اپنی اہلیہ کے ہمراہ عمرہ کی ادائیگی کے لیے سعودی عرب گئے۔ عمرہ کی ادائیگی کے بعد مکہ مکرمہ میں ہی ان کی والدہ محترمہ وفات پا گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون! مرحومہ کو وہیں جنت الملعن میں دفن کیا گیا۔ مرحومہ کی غائبانہ نماز جنازہ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں بھی ادا کی گئی۔ مرحومہ انتہائی پارسا نیک دل اور تہجد گزار خاتون تھیں۔ قارئین کرام مرحومہ کی مغفرت تامہ کے لیے خصوصی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی بشری لغزشوں کو معاف فرما کر جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائے۔ آمین!

شریک غم: سعید ساجد ہفت روزہ اہل حدیث لاہور

ماہانہ درس قرآن

دارالعلوم تقویۃ الاسلام مدرسہ غزنویہ 4 شیش محل روڈ لاہور ماہانہ درس قرآن بتاریخ 21 مارچ بروز پیر بعد نماز مغرب جناب پروفیسر حافظ ثناء اللہ خاں (پونچھ روڈ لاہور) ارشاد فرمائیں گے۔ مستورات کے لیے پردہ اور شرکاء کے لیے ضیافت کا انتظام ہوگا۔ ان شاء اللہ!

منجانب: سید جنید غزنوی، مہتمم دارالعلوم ہذا

انتقال پر ملال

گذشتہ دنوں گول مسجد اہل حدیث کوٹلی لوہاراں مغربی کے منتظم امجد عزیز صاحب کے والد محترم رضائے الہی سے وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون! مرحوم سادہ طبیعت، خوش اخلاق اور صوم و صلوة کے پابند تھے۔ مرحوم کی نماز جنازہ میں احباب جماعت اور اہل علاقہ نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی بشری کوتاہیوں سے درگزر جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام

مرکزی جمعیت اہل حدیث و AYF عارفوالہ اجلاس

مؤرخہ 6 مارچ 2016ء بروز اتوار مرکزی جمعیت اہل حدیث و AYF کا مشترکہ اجلاس زیر صدارت امیر ضلع قاری بیگی صابر جامعہ صدیقیہ میں ہوا۔ نظامت کے فرائض ناظم تحصیل قاری حکیم محمد بلال شہزاد نے انجام دیئے اور قاری عرفان نے تلاوت فرمائی۔ نائب امیر ماسٹر علی اصغر اور ناظم تبلیغ حافظ عبدالعزیز ربانی نے جماعتی نظم و نسق اور فرائض تبلیغ کے موضوع پر انتہائی پرمغز گفتگو فرمائی اور کہا کہ جماعت اور سلف کا اصل مقصد ہی دعوت و تبلیغ ہے۔ قاری بلال شہزاد اور ثناء اللہ خاں نے کہا کہ اہل حدیث یوتھ فورس جماعت کی ذیلی تنظیم ہے اور جماعت کی قیادت پر بھرپور اعتماد کرتے ہوئے ہر طرح کے تعاون کا یقین دلاتی ہے۔ ☆ اجلاس میں تحفظ نسواں بل کی بھرپور مخالفت کی گئی اور امیر محترم کے اس بل کے خلاف جرات مندانہ بیان کو سراہا گیا۔ ☆ مارچ میں ہونے والے پروگرام حسب ذیل ہیں: (۱) مؤرخہ 12 مارچ بعد نماز عصر، مسجد اقصیٰ محلہ لطیف آباد عارف والد مقرر حافظ عبدالعزیز ربانی۔ (۲) مؤرخہ 26 مارچ بعد نماز مغرب 62/E.B مقرر مولانا علی اصغر۔ (۳) مؤرخہ 19 مارچ بعد نماز مغرب 123/E.B مقرر الشیخ ساجد الرحمن ایم اے۔ (۴) مؤرخہ 27 مارچ بعد نماز مغرب حسن آرائیں (لاہوریاں) مقرر مولانا عبداللہ شعبان۔ (۵) مؤرخہ 29 مارچ بعد نماز عشاء 105/E.B مقررین حافظ یوسف پسروری، رانا خلیق پسروری، مفتی کفایت اللہ۔ (۶) مؤرخہ 15 مارچ بعد نماز عشاء 359/E.B مقررین حافظ یوسف پسروری، مولانا نواز چیمہ۔

شعبہ نشر و اشاعت مرکزی جمعیت و AYF تحصیل عارفوالہ

اگرچہ بت ہیں جماعت کی استیجوں میں
مجھے ہے حکم اذان لا الہ الا اللہ



مدیر:
برق التوحیدی



جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود، ممتاز قادری کی سزائے موت
علامہ ہم شرمندہ ہیں
حنفی معاملات کا تجزیہ
امام ابو حنیفہؒ کی برتری اور
شہرت حقیقت کا جائزہ
قسط نمبر 4 ابن آمنہ
قسط نمبر 51 ابو حنیفہ المدنی

سالانہ ذر تعاون..... 500/- روپے فی پرچہ..... 50/- روپے

شور کوٹ روڈ ٹوبہ ٹیک سنگھ
0301-7297173
046-2510471 فون

دفتر: جامعہ شرعیہ

پروپرائیٹرز ایم اکرام مغل (ماہر ملک)

مساجد اور مدرسوں کیلئے خصوصی رعایت



ایمپلی فائیر لاؤڈ سپیکر
اینڈ سائونڈ سسٹم

سپر سٹار

0333-8294645
055-4237974
0312-7343693

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائیر آرڈر برتیا رکھے جاتے ہیں۔
یونٹ، مائیک ہارشیٹ اور متعلقہ سپیر پارٹس اور مرمت کا کام سلی بخش کیا جاتا ہے۔

حافظ آباد روڈ چوک نیائیں نزد فضل مارکیٹ گوجرانوالہ

جوہر نایاب

جدید طبی ریسرچ مایوس ہونا گناہ ہے۔

بے اولاد حضرات کے لئے قومی شفا خانہ
نے 30 سالہ طبی ریسرچ کے بعد ایک ٹانک
”جوہر نایاب“ تیار کیا ہے۔ اسے
استعمال کر کے اپنی تازہ رپورٹ کے ساتھ
ملیں۔ ان شاء اللہ رپورٹ اچھی ہوگی۔

قومی شفا خانہ نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ

0345-6213064

بالہ 12 کتابیں
مفت منگوائیں

ادارہ تبلیغ اسلام جام پور کی طرف سے اہم اعلان

ادارہ تبلیغ اسلام جام پور کی طرف سے دینی و اصلاحی درج ذیل 12 کتابیں مفت زیر تقسیم ہیں۔

پیارے نبی کی پیاری سنتیں	پیارے نبی کی پیاری نماز	شادی بیاہ کے مسنون طریقے
مسئلہ اہل حدیث پر ایک نظر	مسنون رکعت تراویح	طریقہ طہارت و صلوٰۃ
اثبات رفع الیدین	مسائل رمضان المبارک	آداب نماز
مسائل زکوٰۃ	قرآنی و مسنون دعائیں	حرز اعظم

خواہشمند حضرات مبلغ پچاس روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوائیں خود پڑھیں، دوسروں کو پڑھائیں اور تبلیغ دین کو عام کریں۔ ادارہ ہذا کی طرف سے مسلک الحمدیث کے امتیازی مسائل پر مشتمل سات اشتہارات کا مکمل فورکلمر مدلل سیٹ زیر تقسیم ہے۔ ملک کی تمام مساجد الحمدیث کے منتظمین حضرات مذکورہ سیٹ منگوائیں اور فریم کروا کر مساجد میں آویزاں کریں۔

مسائل حق کی ترویج کا یہ موثر ترین ذریعہ ہے۔ فریم کروا کر آویزاں کرنے کے وعدے پر مکمل سیٹ بالکل مفت بھیجا جائے گا۔ ان شاء اللہ!

نوٹ: دینی لٹریچر کی تقسیم 15 شعبان تک جاری رہے گی۔ رابطہ بذریعہ فون صبح 8 بجے سے 10 بجے تک۔

محمد یسین راہی مدیر ادارہ تبلیغ اسلام جام پور ضلع راجن پور پنجاب، پاکستان 0333-8556473

الکرم لاؤڈ سپیکر اینڈ ایمپلی فائر

نئے لاؤڈ سپیکر کی مکمل
ورائی دستیاب ہے۔

ایمپلی فائر جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ (نئی ورائی)

فضل مارکیٹ دوکان نمبر 2 چوک نیائیں گوجرانوالہ

055-4212804, 4226706-0300-6430029

محمد ریشان ربانی
0343-6007696

عرصہ 47 سال سے مسجدوں کی خدمت میں پیش پیش

گولڈن

ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر (درجہ 1)

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائر آڈیو ریکارڈر کیے جاتے ہیں۔

یونٹ، مائیک، ہارڈ ویئر اور متعلقہ چیزیں اور مرمت کا کام تملی بخش کیا جاتا ہے۔

چوک نیائیں نزد سٹی کالج گوجرانوالہ

0300-6430739
055-4213430

امپورٹڈ
بھی دستیاب ہیں۔

U.P.S

مکمل ایمپلی فائر
خود تیار کردہ
دستیاب ہیں۔

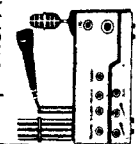
الفتح ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر

نئے ایمپلی فائر کی ورائی دستیاب ہے

ہمارے ہاں نئے و پرانے ایمپلی فائر، یونٹ، مائیک، ہارن، طوطی ہارن، سٹینڈ، U.P.S، کام لیٹر بازار سے رعایت خریدیں نیز مرمت

کو ایف ایف میکینک کے پاس تشریف لائیں۔

Al-Fatah
Loud Speaker Amplifier



بہار یئر محمد عثمان

Mob: 0321-7432246
Mob: 0334-7967107
Ph: 055-4230167

نیائیں چوک نزد سٹی کالج گوجرانوالہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث کے زیر اہتمام

بیت جامع مسجد تقویٰ H بلاک وفاقی کالونی لاہور

25 مارچ 2016

خطبہ
جمعة المبارک

مفسر قرآن
جناب مفتی
صالح الدین
لاہور
مونا حافظ

منجانب
حافظ حسنین
ممتازین

خطیب مرکز ہذا

نائب قائم
مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب

مہرڈ مرکز مساجد کھنسی لاہور

0321-2222574

بیت ان پرنس لاہور

12:40

دکھی انسانیت کے نام

آج بیمار انسانیت اتنی معاین کے ہاتھوں اپنا مرض بڑھا کر سسک سسک کر دم لے رہی ہے میرے بھائی! صحیح علاج کھلے دوا کے ساتھ ساتھ تدابیر اور غذائی موافقت بھی لازمی ہے یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ کوئی بیچٹ ہوں اور نیکے کباب روٹ روٹ وغیرہ کھائے جائیں اور پھر شفاء کی امید رکھی جائے اسی طرح یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ گوشت خوری بھی کی جائے اور ذرا بیت بھی نہ ہو دودھ اور پاول کھائے جائیں اور ذرا لڑکا کو فائدہ ہو جائے۔ میرے بھائی! حکمت بچوں کا مکمل نہیں یہ طویل ترین ریاضت جبرہ اور محنت کے ساتھ ساتھ قلب و نظر کی پاکیزگی اور توجہ الی اللہ کے بغیر حاصل نہیں ہوتی۔ بفضل تعالیٰ چالیس سالہ جبرہ کے دوران بے شمار ملکی و غیر ملکی مرینوں کا علاج کر چکا ہوں۔ طبیہ کالج کا سابقہ لیچرار ہوں اور دوا ایوڈ ایک گولڈ میڈل حاصل کر چکا ہوں خدا خواستہ آپ یا آپ کے جاننے والا کسی بھی مرض میں مبتلا ہے تو ایک مرتبہ مجھے علاج کا موقع ضرور دیں۔ انشاء اللہ شفا کے کاملہ و ماحلہ ہوگی۔ ہمارے تیار کردہ کورسز میں کوئی نشہ آور کوئی زہریلی کوئی ایلوپیتھک دوائی نہیں ہے جس لیبارٹری سے چاہیں چیک کروالیں۔ ہمارے 15 روزہ کورسز درج ذیل ہیں

عصابہ	حواس باختہ ہوتا	مذ کے ہمارے	پچی	خاموش جنون	تکسیر	بلڈ پریشر	السر
شقیقہ	سکتہ	منہ سے بدبو	شوگر	تخل جنون	کیرہ	دل کا ڈوبنا	اماس
بے خوابی	اندھراتا	رال بہنا	سوکڑا	امضاء کاس ہونا	دمہ	دل کا درد	وائی قبض
نسیان	نظری کمزوری	لکنت	بول بستری	سرسام	تپ دق	دل کا دورہ	آنسو کے دھم
سرچکراتا	بہرا پن	جلد کا پھٹنا	مرگی	فیشن	ٹی بی	دل کا دلو بند ہونا	سکر جینی
خواب میں ڈرنا	بند نزلہ	بھوک بند ہونا	رعشہ	کڑل پڑنا	کالی کھانسی	بھوک کی زیادتی	تولج

کورسز درج ذیل اک منگوانے کیلئے رقم پہلے بھیجیں
ملاقات کرنے کیلئے فون پر پہلے وقت لے لیں

یو بی ایل مکمل کرنٹ اکاؤنٹ نمبر
1084227875092

ایزی پیسہ اکاؤنٹ نمبر
034575451199

رابطہ نمبر

0345-7545119
0313-7545119

مرکزی جمعیت اہل تشدد و اہل حدیث و تہ فوس ضلع بہاولنگر کا ایک انقلابی اور مثالی قدم

2 روزہ تربیتی کیمپ

علماء و کارکنان کیلئے

(بمقام) مرکز صدر العلوم اسلامک ایجوکیشن سنٹر
جک حافظ والا خاؤن آباد روڈ بہاولنگر

2016 بروز 27/26 مارچ ہفتہ اتوار

شیڈول مورخہ 27 مارچ 2016ء بروز اتوار

ت	از	
10:00	09:30	چوتھا سیمینار (نوجوانوں کا کردار)
11:00	10:00	پانچواں سیمینار (اہداف و نظم)
11:50	11:00	تقریری مقابلہ
12:30	11:50	کوئز پروگرام + تقسیم انعامات
01:00	12:30	وقف نماز ظہر

الوداعی کھانا

ت	از	
05:00	04:30	نماز تہجد
05:40	05:00	وقف نماز فجر
06:20	5:40	شہدائے کربلا (روزمرہ معاملات)
06:50	06:20	یر
07:50	06:50	اشراق + ناشتہ
08:20	07:50	دوسرا سیمینار (اداریہ تنظیمات)
09:00	08:20	حلقہ جانی تعلیم بلحاظ تحصیل
09:30	09:00	تیسرا سیمینار (علوم دینی + دنیا)

شیڈول مورخہ 26 مارچ 2016ء بروز ہفتہ

ت	از	
06:00	05:00	ریفریچمنٹ / کھیل
06:50	06:00	وقف نماز مغرب
07:50	06:50	چوتھا سیمینار (تذکرہ کلمہ)
08:40	07:50	کھانا
09:15	08:40	وقف نماز عشاء
10:15	09:15	پانچواں سیمینار (معاہدہ سداہا)
		آخر میں سوال و جواب کی نشست
		چائے + سونا

ت	از	
12:00	11:00	آمد مہمانان
12:40	12:00	ریفریچمنٹ
01:50	12:40	وقف نماز ظہر
02:00	01:50	تعارفی نشست
03:00	02:00	شہدائے کربلا (نظام تعلیم)
03:50	03:00	دوسرا سیمینار (ریسک فیکٹ)
04:30	03:50	وقف نماز عصر
05:00	04:30	تیسرا سیمینار (مصدقہ زیست)

نوٹ:

- ☆ ضلع کی ہر تحصیل سے 15 تا 20 افراد شرکت کر سکتے ہیں۔ دیگر اضلاع سے شریک ہونے والے افراد پہلے رابطہ فرمائیں۔
- ☆ تقریری مقابلہ..... تقریر کا ٹائم 3 سے 4 منٹ ہوگا۔ اضافی ٹائم کے نمبر کاٹے جائیں گے۔ ہر مدرسہ سے 2 طالب علم حصہ لے سکتے ہیں۔
- ☆ مسابقتی کے موضوع: اصلاح معاشرہ میں مدارس کا کردار 23 مارچ 1947ء کے اہداف و نتائج
- ☆ کھیل..... پہلے ہر تحصیل کے درمیان مقابلہ ہوگا۔ پھر تحصیل سے پہلے تین پوزیشن لینے والوں کا ضلع میں مقابلہ ہوگا۔
- ☆ کھیل درج ذیل ہوں گے: ریس (200 میٹر) نیزہ بازی، لانگ جپ۔
- ☆ کوئز پروگرام..... ورکشاپ میں دیئے جانے والے دروس سے ہی سوال منتخب کیے جائیں گے اور وہی پوچھے جائیں گے۔ شرکاء درس نوٹ کرتے رہیں۔
- ☆ احباب سے انتظامی معاملات میں کسی بھی کی کوتاہی کے لیے پیشگی معذرت۔

ضلع بہاولنگر

0300-7922933
0301-6570300

(بمقام) مرکز جمعیت اہل تشدد و اہل حدیث یوتھ فوس

مجلس
محمد عثمان
ابن سہیل

اہل بیت یوتھ فورس گلشن پارک گریہ اہتمام

زیر سرپرستی

مدرسہ فضیلت
مجلس
محمد عثمان
ابن سہیل
مجلس
محمد عثمان
ابن سہیل
مجلس
محمد عثمان
ابن سہیل

سالانہ

زیر صدارت

مجلس
محمد عثمان
ابن سہیل
مجلس
محمد عثمان
ابن سہیل
مجلس
محمد عثمان
ابن سہیل

سیرت ابنی عظیم، صحت صحابہ اہلبیت

جامع مسجد عثمان غنی اہل بیت گلشن پارک 27 مارچ 2016 اتوار

مجلس
محمد عثمان
ابن سہیل
مجلس
محمد عثمان
ابن سہیل
مجلس
محمد عثمان
ابن سہیل

مجلس
محمد عثمان
ابن سہیل
مجلس
محمد عثمان
ابن سہیل
مجلس
محمد عثمان
ابن سہیل

مجلس
محمد عثمان
ابن سہیل
مجلس
محمد عثمان
ابن سہیل
مجلس
محمد عثمان
ابن سہیل

مجلس
محمد عثمان
ابن سہیل
مجلس
محمد عثمان
ابن سہیل
مجلس
محمد عثمان
ابن سہیل

مجلس
محمد عثمان
ابن سہیل
مجلس
محمد عثمان
ابن سہیل
مجلس
محمد عثمان
ابن سہیل

مجلس
محمد عثمان
ابن سہیل
مجلس
محمد عثمان
ابن سہیل
مجلس
محمد عثمان
ابن سہیل

انٹرنیشنل جامع مسجد عثمان غنی اہل بیت گلشن پارک
0300-4478611
0322-4655753
0332-4169170

Weekly **AHL- E - HADITH**

106, Ravi Road Lahore (54000)

E-Mail: weeklyahlehadith@yahoo.com

WEBSITE: www.ahlehadith.org

Head Office:

Tell: 042-37729933

Fax: 042-37725525

Weekly Ahl-e-Hadith

042-37720257

Paigham T.V:

042-37722876

CPL No
116

پیشانی

مرکزی جمعیت اہلحدیث و اہلحدیث یوتھ فورس حبیب آباد کے زیر اہتمام

تاریخ ساز

تیسرا سالانہ

25

مارچ 2016ء کا

عظیم شان

خطبہ جمعہ کا آغاز
12:30 بجے ہوگا

فقید الممال

اختتامی خطبہ جمعہ المبارک

بمقام

ریلوے گراؤنڈ نئی منڈی حبیب آباد

ذکرِ برکتی
مبلغ اسلام، داعی شریعت دینان
قاری
محمد زبیر مجاہد
امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث و اہلحدیث یوتھ فورس

Designing By:
SAJJD ISMAIL
0346-4503270

حضرت مولانا
طفہ اللہ خان صاحب
بقیۃ السلف ولی کامل
عظیم مذہبی سرکار
سینئر نائب
امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث
پنجاب
ارشاد فرمائیں گے

اہل اسلام سے
شرکت کی پرزور
اپیل کی جاتی ہے

خواتین
کیلئے پیادہ
انتظام ہوگا

اللہ تعالیٰ

0345 7504296
مرکزی جمعیت اہلحدیث و اہلحدیث یوتھ فورس حبیب آباد